

تَسْهِيلُ النُّحُو



www.KitaboSunnat.com

حَافِظُ مُحَمَّدِ خَانَ صَاحِبِ نَوْرِي

فَاسِلُ دَارِ الْعُلُومِ مَدِينَةِ مُنِيرَةِ مَدِينَةِ شَرِيفِ

ضِيَاءُ آيَاتِ رَبِّكَ
لاہور - کراچی
پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی اربنہ
محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

تشیخ الخو



www.kitabosunnat.com
نظر ثانی شدہ ایڈیشن

حافظ محمد خان صاحب نورمی
فاضل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف



ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی ۰ پاکستان

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	تسہیل الحقو (نظر ثانی شدہ ایڈیشن)
مصنف	شیخ الفییر مولانا حافظ محمد خان نوری ابدالوی
تاریخ اشاعت	اگست 2009ء
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
تعداد	دو ہزار
کمپیوٹر کوڈ	DR01
قیمت	75/- روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلسٹی کنٹینر

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:- 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-2212011-2630411۔ فیکس:- 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انتساب

..... اس عہد آفریں شخصیت کے نام جن کے قول و عمل سے ہزاروں در ماندہ راہ منزل آشنا ہوئے۔

..... جن کے فکری انقلاب نے نوجوانان امت کو ذوق تحقیق و جستجو عطا کیا۔

..... جن کے مرتب کردہ تعلیمی نصاب نے ملت اسلامیہ کو زندگی کی نئی راہیں بخشیں۔

..... جن کی زبان قلم میں نشتر کی چھن نہیں، احساسِ ازیاں کی مرہم ہے، مایوسی کے طعنے نہیں امید افزا نعمات ہیں۔

..... یعنی سیدی، مرشدی و استاذی، ضیاء الامت حضرت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری

..... دامت برکاتہم العالیہ جن کی نظر کیمیا اثر نے اس مشت خاک کو اس قابل بنایا کہ یہ

..... حقیر سی کوشش دین کے طلبہ کی نذر کر سکے۔

احقر

حافظ محمد خان ابدالوی نوری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عرض مصنف

۱۹۶۷ء میں جب میں نے مرکزی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف ضلع سرگودھا سے دس سالہ نصاب تعلیم مکمل کر کے سند فراغت حاصل کی تو سیدی و مرشدی حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری دامت برکاتہم العالیہ پرنسپل دارالعلوم ہذا کے حسب ارشاد میں نے اسی درسگاہ میں اپنی تدریسی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ تعلیمی دنیا میں اگرچہ مجھے بیضاوی شریف اور حدیث شریف کے بعض اسباق پڑھانے کا شرف حاصل رہا لیکن بنیادی طور پر علم صرف اور علم نحو ہی میری توجہ کا مرکز رہے۔ یہ وہ علوم ہیں، جن کے بغیر علوم عربیہ میں مہارت حاصل نہیں کی جاسکتی۔

علمائے اسلام نے ان علوم (صرف و نحو) کی خدمت کا حق ادا کیا ہے اور عربی کے ساتھ ساتھ اردو، فارسی، پنجابی اور دوسری تمام مروجہ علمی زبانوں میں کتابوں کے انبار لگادیئے ہیں۔ چونکہ مملکت خداداد پاکستان میں ذریعہ تعلیم اردو ہے اس لئے یہاں کے قابل ذکر دینی مدارس میں اکثر اردو اور فارسی میں لکھی ہوئی کتب شامل نصاب ہیں۔

میں نے تدریسی دنیا میں قدم رکھتے ہی ان کتب و رسائل کا جائزہ لینا شروع کر دیا جو مختلف مدارس میں شامل نصاب ہیں۔ بے شک ان میں سے بعض کتب بے حد مفید ہیں لیکن ان میں جامعیت کا عنصر کافی حد تک مفقود ہے کیونکہ ان میں چند مخصوص مباحث ہی کو زیادہ توجہ کے قابل سمجھا گیا ہے اور قواعد کے اجراء کی طرف بہت کم توجہ دی گئی ہے، اس لئے مبتدی طلبہ کو پڑھاتے ہوئے کسی ایک کتاب پر انحصار کرنا میرے لئے مشکل ہو گیا۔ چنانچہ میں نے عربی گرامر کی مختلف زبانوں میں لکھی ہوئی کتب سے مباحث کو پڑھنے کے بعد اپنے طلباء کو نوٹس لکھوانے شروع کر دیئے، اس لحاظ سے میری یہ کوشش خاصی کامیاب رہی۔ جوں جوں مطالعہ میں وسعت پیدا ہوتی گئی یہ نوٹس بھی زیادہ جامع اور واضح ہوتے گئے، احباب نے بارہا اصرار کیا کہ ان کو طباعت کے لئے پیش کروں لیکن۔

ارادے باندھتا ہوں سوچتا ہوں توڑ دیتا ہوں
کہیں ایسا نہ ہو جائے کہیں ویسا نہ ہو جائے
کے مصداق اس ذہنی کشمکش کا شکار رہا کہ عربی گرامر کا میدان بہت وسیع ہے اور میں یہ
یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ میں نے تمام قواعد کا احاطہ کر لیا ہے۔

آج جبکہ اس میدان میں قدم رکھے مجھے تقریباً بیس برس ہو چکے ہیں، تعلیمی سال
کے اختتام پر احباب نے مجھے یہ حکم فرمایا کہ میں علم نحو اور صرف کے ان قواعد کو، جو میں نے
نوش کی صورت میں اپنے طلباء کو کاپیوں پر لکھوا رکھے ہیں، کتابی صورت میں ترتیب
دوں۔ ذہنی طور پر میں نے دوستوں کے اس فیصلہ کو تسلیم کر لیا اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی بے
پایاں توفیق کا سہارا لیتے ہوئے اور اس کی بارگاہ میں قبولیت کی التجا کرتے ہوئے اس کام کا
آغاز کر دیا اور طباعت کے سلسلہ میں ضیاء القرآن پبلی کیشنز کے جنرل منیجر جناب
صاحبزادہ الحاج محمد حفیظ البرکات شاہ صاحب مدظلہ العالی سے بات کی تو میری
عرضداشت سنتے ہی حضرت صاحبزادہ صاحب کا سدا بہار چہرہ خوشی سے کھل اٹھا اور مجھے
اپنی ہانہوں میں لیتے ہوئے ارشاد فرمایا: جلدی کریں، دیر کیسی.....؟ ہم طباعت کی جملہ
رعنائیوں کے ساتھ آپ کی اس کاوش کو مدارس عربیہ کے طلباء کی خدمت میں بطور مرغماں
پیش کریں گے۔

آپ کی اس حوصلہ افزائی سے میری ہمت بندھی اور میں نے رات دن ایک کر
کے ان قواعد کو ترتیب دے کر کتابی صورت میں مفکر اسلام، مصنف ضیاء القرآن اور دور
حاضر کے عظیم ترین ماہر تعلیم جناب حضرت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری مدظلہ العالی کی
خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اپنی بے شمار مصروفیات سے اپنا قیمتی وقت نکال کر اس
مسودہ کو ملاحظہ فرمایا اور انتہائی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اپنی عجز و نیاز میں ڈوبی ہوئی
دعاؤں سے نوازا اور زبان کی سلاست اور آسان انداز بیان کے پیش نظر اس کا نام
”تسهیل النحو“ تجویز فرمایا۔

اب یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے، اپنے مفید مشوروں اور دعاؤں سے اس ناچیز کو محروم نہ فرمائیں۔ اگر آپ حضرات کی حوصلہ افزائی میرے شامل حال رہی تو انشاء اللہ العزیز آئندہ سال قواعد صرف کو بھی جمع کر کے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

میں اس سلسلہ میں ان تمام احباب (قبلہ حضرت صاحب اور دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے اساتذہ) کا شکر گزار ہوں جنہوں نے میری توجہ اس جانب مبذول کرائی اور اپنے مفید مشوروں سے نوازا، خصوصاً عزیز محترم ملک محمد بوستان صاحب مدرس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف اور افتخار علی چشتی صاحب مدرس دارالعلوم ریاض المدینہ گوجرانوالہ میری دعاؤں کے بہت زیادہ مستحق ہیں جنہوں نے اس کتاب کی ہر بحث کو بنظر غائر پڑھا اور اپنی قیمتی آراء دیتے رہے، وہ طلباء، جنہوں نے اس مسودہ کی ترتیب میں میری معاونت کی، ان کے لئے دلی دعا ہے کہ خداوند قدوس انہیں اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین متین کی خدمت کے لئے قبول فرمائے اور ان کے علم و عمل میں برکت فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ حبیبہ الکریم علیہ ازکی التّحیات واطہر التّسلیمات

ربنا فاطر السموات والارض انت ولی فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین

خاکسار

حافظ محمد خان ابدالوی نوری غفی عنہ

مدرس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

ضلع سرگودھا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

علم صرف و علم نحو علوم عربیہ اسلامیہ کے قصر رفیع کے لئے بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں، جب تک کوئی طالب علم ان دو علوم میں کامل دسترس حاصل نہیں کر لیتا اس وقت تک اس کے لئے اسلامی علوم و فنون میں پیش رفت ممکن نہیں۔

جب ۱۹۵۷ء میں دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہوا تو اس کے لئے ایک جامع نصاب کی ترتیب کا مرحلہ پیش آیا۔ میں نے کوشش کی کہ صرف و نحو کی ابتدائی تعلیم کے لئے ایسی کتب نصاب میں داخل کی جائیں جو مبتدی طلبہ کے لئے آسان اور عام فہم ہونے کے ساتھ ساتھ ان علوم کے قواعد و ضوابط کی جامع بھی ہوں تاکہ مبتدی طلبہ ان علوم کے پیچیدہ مسائل کو باسانی سمجھ سکیں اور انہیں دلچسپی کے ساتھ ازبر کر سکیں۔ میں نے مقدور بھر کوشش کی لیکن بے سود، بامر مجبوری متداول کتب میں سے جو کتب میرے نقطہ نظر کے زیادہ قریب تھیں، ان کو نصاب میں داخل کیا اور تدریس کا آغاز کر دیا۔ دس سال کے بعد ۱۹۶۷ء میں طلبہ کا پہلا دستہ جو فارغ التحصیل ہوا، میں نے انہیں تدریسی ذمہ داریاں سونپیں اور ہر نوجوان فاضل کے لئے دو دو تین تین مضمون مخصوص کر دیئے جو اس کے ذوق سے زیادہ مناسبت رکھتے تھے تاکہ وہ ان مضامین کی تدریس کا فریضہ انجام دے۔ مقصد یہ تھا کہ ان مجوزہ مضامین کی مسلسل تدریس اور کثرت مطالعہ سے ان فنون میں انہیں مہارت و بصیرت حاصل ہو جائے اور رفتہ رفتہ وہ ان مضامین کی تدریس کا حق ادا کر سکیں۔

یہ فقیر اللہ تعالیٰ کے اس لطف خاص کا شکر یہ ادا کرنے سے قاصر ہے جس نے اس تجویز کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ ہمارے اساتذہ مخصوص علوم میں مسلسل محنت، طویل مطالعہ اور شوق تحقیق کے باعث اس منزل کے قریب پہنچ گئے جس پر یہ فقیر انہیں دیکھنا چاہتا ہے۔ سالہا سال کی جدوجہد کا اولین ثمر ”تسهیل النحو“ کی صورت میں ہم علوم عربیہ

کے طلبہ کی خدمت میں، توفیقہ تعالیٰ پیش کر رہے ہیں۔ عزیز القدر مولانا حافظ محمد خان صاحب نوری جو ۱۹۵۷ء میں دارالعلوم میں داخل ہونے والے پہلے طالب علم تھے، انہوں نے ۱۹۶۷ء میں سند فضیلت حاصل کی، میں نے ان کو صرف و نحو جیسے ادق اور غیر دلچسپ علوم کی تدریس کی ذمہ داری تفویض کی، اسلام کے اس جاں نثار سپاہی، علوم دینیہ کے اس جانباز خادم نے ان علوم کی تدریس کا حق ادا کر دیا۔ جن طلباء نے یہ علوم ان سے پڑھے ہیں ان کی اپنی ایک امتیازی شان ہے۔ ان کی اس شبانہ روز سعی ۱۰ہم کاشیریں شمر ان کے کثیر تلامذہ بھی ہیں، جو ان سے فیضیاب ہوئے اور ان کی یہ تالیف ”تسهیل النحو“ بھی ہے، جو علم نحو کے طلبہ کے لئے انہوں نے مرتب کی ہے۔ ادارہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور بصد شوق و ذوق طبع کر کے طلبہ کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔

علم نحو کے ادق اور پیچیدہ مسائل کو جس مہارت اور جامعیت کے ساتھ انتہائی دلکش اور دلآویز انداز میں پیش کیا گیا ہے، میری دانست کے مطابق اردو زبان میں اس پایہ کی کوئی دوسری کتاب نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد کوئی طالب علم یہ شکایت نہیں کرے گا: یہ علم بہت مشکل ہے اور انداز بیاں کی بیوست نے اسے ناقابل فہم بنا دیا ہے۔ اس ایک کتاب کے سمجھ کر پڑھنے اور سمجھ کر ازبر کر لینے سے طلبہ کو اس فن میں نہ صرف مہارت حاصل ہو جائے گی بلکہ اس علم سے ان کو قلبی انس بھی پیدا ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

اللہ تعالیٰ عزیزم نوری صاحب کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ عالی میں شرف قبولیت ارزانی فرمادے اور قرآن کریم اور سنت نبی رؤف و رحیم کی زبان میں کمال بصیرت حاصل کرنے کا ذریعہ بنا دے اور عزیزم حافظ صاحب کو توفیق بخشے کہ وہ اسی پایہ اور انہی خوبیوں سے مزین ایک کتاب علم صرف کے طالب علموں کے لئے بھی تصنیف فرمادیں اور ان کے رفقاء اساتذہ کرام کو بھی اپنے اپنے مخصوص میدان عمل میں ایسے علمی کارنامے انجام دینے کی ہمت بخشے جن کی تابانیوں سے جہالت کے اندھیرے کا فور ہوتے رہیں۔

الہی! یہ تیرا از حد تاجیز بندہ تیری بارگاہ بے کس پناہ میں بصد عجز و نیاز عرض کرتا ہے کہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ، اس کے ساتھ ملحق مدارس کوشد و ہدایت کا مرکز بنا اور اس گلستان علم و حکمت میں ایسے پھول کھلا جن کی روح پرور خوشبو اور دلنواز شادابی اور نظر افروز رنگینیاں سدا بہار ہوں، اسے اپنے دین کے مخلص سپاہیوں کی بے مثال تربیت گاہ بنا۔ علم کے آب زلال اور عشق مصطفوی کے بادۂ لالہ فام سے ان کو سیرابیاں عطا فرماتا کہ یہ تیرے مخلص بندے دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو کر تیری توحید اور تیرے محبوب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی رفعت ذکر کا علم بلند رکھیں۔ آمین ثم آمین بجاہ طہ و یس صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

خادم العلم والعلماء

محمد کرم شاہ الازہری

سجادہ نشین

عمید دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف

بج سپریم کورٹ پاکستان

یوم پنجیس

۳۰ ذیقعدہ ۱۴۰۶ھ

۷ اگست ۱۹۸۶ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 اَحْمَدُ اللّٰهُ جَلَّ وَ عَلَا عَلٰی جَزِیْلِ نَعْمَانِهٖ وَ اَشْكُرُهُ شُكْرَ الْمُعْتَرِفِ
 بِمِنِّهِ وَ الْاٰیَةِ وَ اَصْلٰی وَ اَسْلَمُ وَ اُبَارِكُ عَلٰی صَفْوَةِ اَنْبِیَآئِهٖ مُحَمَّدِنِ
 الْمُصْطَفٰی وَ رَسُوْلِهٖ الْمُجْتَبٰی وَ عَلٰی اِلٰهِ الْهَادِیْنَ الْمَهْدِیْنَ وَ اَصْحَابِهٖ
 الرَّاشِدِیْنَ الْمُسَيِّدِیْنَ دِیْنَهُ وَ عَلٰی اَوْلِیَآئِهٖ الْوٰصِلِیْنَ الْمُقْرَبِیْنَ اِلٰی یَوْمِ
 الدِّیْنِ۔

اَمَّا بَعْدُ

اُرِيْدُ اَنْ اُرْتَبَ قَوَاعِدَ النُّحُوِّ وَ اَصُوْلَهُ عَلٰی مَنْهَجِ جَدِيْدِ سَهْلِ وَ
 تَرْتِيْبِ اَنْبِیِّ فَاَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰی اَنْ يُوفِّقَنِيْ اَتَمَّ التَّوْفِیْقِ وَ یَسِّرْ لِيْ تَرْتِيْبَهَا
 وَ اَذْعُوْ اللّٰهَ تَعَالٰی اَنْ یَنْفَعَ بِهَا الطَّالِبِیْنَ الْمُبْتَدِیْنَ وَ یُدَلِّلَ لَهُمْ طُرُقَ
 الْخَيْرَاتِ وَ سُبُلَهَا اِنَّهُ جَوَادٌ كَرِيْمٌ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ وَ مَا تَوْفِیْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ
 عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْهِ اُنِيْبُ۔

الحافظ محمد خان الابدالوی النوری عفی عنہ

بھیرہ، سر جو دھا

سبق: ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ علم نحو

تعریف

نحو کا لغوی معنی طرف، کنارہ یا قصد کرنا ہے۔

اور اصطلاح میں اس سے مراد وہ علم ہے جس میں ایسے اصول اور قوانین بیان کئے جائیں جن کے ذریعہ معرب اور مبنی ہونے کے اعتبار سے اسم، فعل اور حرف کے آخر کے حالات جاننے اور انہیں ایک دوسرے کے ساتھ ترکیب دینے کی کیفیت معلوم ہو۔

وجہ تسمیہ

۱- چونکہ نحو کا لغوی معنی طرف، کنارہ یا قصد کرنا ہے اور اس علم میں کلمہ کے آخری حرف کے بارے میں ہی بحث ہوتی ہے۔

۲- اس علم کے ذریعہ متکلم، مفرد اور مرکب ہونے کے اعتبار سے کلمہ اور کلام ہی کا قصد کرتا ہے۔

۳- جس نے سب سے پہلے اس علم کے قواعد مرتب کرنے کا ارادہ کیا اس نے ”نَحْوٌ“ کا لفظ استعمال کیا، جس کا معنی ہے ”میں نے قصد کیا“ اس لئے اس علم کا نام نحو پڑ گیا۔

موضوع

اس علم کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔

فائدہ

فائدہ اس علم کا یہ ہے کہ انسان عربی عبارات لکھنے اور گفتگو کرنے میں ہر قسم کی ترکیبی غلطیوں سے محفوظ رہے۔

۱- موضوع وہ ہوتا ہے جس کے عوارض ذاتیہ کے متعلق کسی علم میں بحث کی جائے۔

لفظ کا بیان

اس کا لغوی معنی ”پھینکنا“ ہے اور اصطلاح میں اس سے مراد وہ بات ہے جو انسان کے منہ سے نکلے، لفظ کی دو قسمیں ہیں: (۱) بے معنی (۲) با معنی۔

- ۱- بے معنی: جیسے دیزل، وانی، دام، ودٹی وغیرہ۔ اسے مہمل بھی کہتے ہیں۔
- ۲- با معنی: جیسے رَجُلٌ (آدمی)، مَاءٌ (پانی)، یَلْمِیْذٌ (طالب علم) اسے موضوع بھی کہتے ہیں۔

با معنی لفظ کی اقسام

اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) مفرد (۲) مرکب

مفرد

وہ اکیلا لفظ ہے جو اپنا معنی ظاہر کرے، اسے کلمہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے بُسْتَانٌ (باغ)، ذَهَبٌ (وہ گیا)، مِنْ (سے) کلمہ کی تقسیم

اس کی تین قسمیں ہیں: ۱- اسم ۲- فعل ۳- حرف

۱- اسم

اس کا لغوی معنی نشانی یا بلندی ہے۔ اور اصطلاح میں اس سے مراد وہ لفظ ہے جو اپنا معنی ظاہر کرے اور تینوں زمانوں یعنی ماضی، حال اور مستقبل میں سے کوئی زمانہ اس کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو۔ جیسے خُبْرٌ (روٹی)، حَدِیْقَةٌ (باغیچہ)، نَجْمٌ (ستارہ)

۲- فعل

اس کا لغوی معنی کام کرنا ہے اور اس سے مراد وہ کلمہ ہے جو اکیلا اپنا معنی بتائے اور تینوں زمانوں میں سے کسی ایک زمانہ میں اس کا کرنا یا واقع ہونا سمجھا جائے۔ جیسے

لے زیاد کا مقلوب ہے۔

دَخَلَ (وہ داخل ہوا)، قَرَأَ (اس نے پڑھا)، يَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا)

۳- حرف

حرف کا معنی ”طرف“ ہے اور اس سے مراد وہ کلمہ ہے جو دوسرے کلمہ کے ساتھ ملے بغیر اپنا معنی ظاہر نہ کرے اور کلام کی طرف میں واقع ہو۔ جیسے مِنْ (سے) عَلِيّ

(پر)، اِلَى (تک)

KitaboSunnat.Com

مرکب

دو یا دو سے زیادہ کلمات کے مجموعہ کو مرکب کہتے ہیں۔ جیسے كِتَابُ اللّٰهِ (اللہ کی کتاب)، الصَّلٰوةُ فَرَضَ مِنَ اللّٰهِ (نماز اللہ کا فرض ہے)

مرکب کی اقسام

اس کی دو قسمیں ہیں: ۱- مرکب مفید ۲- مرکب غیر مفید

مرکب مفید

دو یا دو سے زیادہ کلمات کا وہ مجموعہ، جسے سننے کے بعد سننے والے کو کسی چیز کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو اور اس میں فائدہ بخش نسبت پائی جائے۔ اس ضمن میں سننے کی مزید خواہش باقی نہ ہو۔ اس کو مرکب تام، جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔

جیسے اَلْبَسْتَانُ جَمِيْلٌ (باغ خوبصورت ہے)، اِقْرَأُ الْقُرْآنَ (تو قرآن پڑھ) اسے مرکب اسنادی بھی کہتے ہیں۔

جملہ کی اقسام

اس کی دو قسمیں ہیں: ۱- جملہ اسمیہ ۲- جملہ فعلیہ

۱- جملہ اسمیہ

وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز مُسْنَدٌ اِلَيْهِ (جس کی طرف نسبت کی جائے) ہو، اسے مبتدا کہتے ہیں اور دوسرا جز مُسْنَدٌ (جس کو منسوب کیا جائے) ہو، اسے خبر کہتے ہیں۔ مبتدا اور خبر دونوں کے آخر میں رفع ہوتا ہے۔ جیسے اَلْمُجْتَهِدُ فَايِزٌ (مختی کامیاب

(ہے)، الطالب جالس (طالب علم بیٹھا ہے)۔ ان مثالوں میں اَلْمُجْتَهِدُ اور الطالب مبتدأ ہیں اور فائِزُ اور جالسُ خبر ہیں۔

۲۔ جملہ فعلیہ

وہ جملہ ہے، جو فعل اور فاعل سے مل کر بنے، فعل کو مسند اور فاعل کو مسند الیہ کہتے ہیں جیسے ذَهَبَ التِّلْمِيذُ (شاگرد گیا)، يَحْرُسُ الْحَارِسُ (چوکیدار حفاظت کرتا ہے) ان مثالوں میں ذَهَبَ اور يَحْرُسُ فعل ہیں اور التِّلْمِيذُ اور الْحَارِسُ فاعل ہیں۔

مرکب غیر مفید

دو یا دو سے زیادہ کلمات کا وہ مجموعہ، جسے سننے کے بعد سامع کو پوری بات سمجھ نہ آئے بلکہ مزید سننے کا خواہشمند ہو، جیسے رِيْشُ قَلَمٍ (پین کی نب)، وَرَقٌ كِتَابٍ (کتاب کا کاغذ) اسے مرکب ناقص اور جملہ ناقصہ بھی کہتے ہیں، اس کی پانچ قسمیں ہیں: ۱۔ مرکب اضافی ۲۔ مرکب توصلی ۳۔ مرکب تعدادی ۴۔ مرکب مزجی ۵۔ مرکب صوتی۔

۱۔ مرکب اضافی

یہ وہ مرکب ہے، جس میں ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کے ساتھ بتقدیر حرف جر ملایا جائے اور اس کے اردو ترجمہ میں کا، کے، کی آجائے، پہلے کلمہ کو مضاف اور دوسرے کو مضاف الیہ کہتے ہیں، مضاف الیہ کا آخر ہمیشہ مجرد ہوتا ہے۔ جیسے رَسُوْلُ اللّٰهِ (اللہ کا رسول)، بَيْتُ اللّٰهِ (اللہ کا گھر) ان مثالوں میں رَسُوْلُ اور بَيْتُ مضاف اور لفظ اللّٰهُ مضاف الیہ ہے۔

۲۔ مرکب توصلی

وہ مرکب ہے، جس میں دوسرا کلمہ پہلے کلمہ کی اچھی یا بری صفت بیان کرے اور اس

یعنی لفظوں میں حرف موجود نہیں ہوتا بلکہ معنی متصور ہوتا ہے۔

کے معنی کی وضاحت کرے، پہلے کلمہ کو موصوف اور دوسرے کو صفت کہتے ہیں، موصوف اور صفت کے آخر میں ایک ہی قسم کا اعراب ہوتا ہے۔ جیسے اَلْفُضْنُ الْمُشْمِرُ (پھل دار ٹہنی)، طَالِبٌ مُجْتَهِدٌ (مختی طالب علم)۔ ان مثالوں میں اَلْفُضْنُ اور طَالِبٌ موصوف اور الْمُشْمِرُ اور مُجْتَهِدٌ صفت ہیں۔

۳- مرکب تعدادی

وہ مرکب ہے، جو تعداد بیان کرے۔ جیسے أَحَدٌ عَشَرَ (گیارہ)، ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ (تیس) اور یہ گیارہ سے لے کر ننانوے تک کے اسماء اعداد ہیں۔

۴- مرکب مزجی

وہ دو کلمات، جو اضافت اور اسناد کے بغیر مل کر ایک کلمہ بن گئے ہوں۔ جیسے بَعْلَبَكُّ، مَعْدٌ يَنْكَرُبُّ

۵- مرکب صوتی

وہ مرکب ہے، جس کے ساتھ جاندار چیز کو بلایا جاتا ہے یا جاندار اور بے جان چیز کی آواز کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ جیسے، نَخِ نَخِ (اونٹ کو بٹھانے کی آواز)، غَاقِ غَاقِ (کوئے کی آواز) أُوْحُ أُوْحُ (کھانسنے کی آواز)۔

سوالات

- ۱- کلمہ اور کلام میں کیا فرق ہے؟
- ۲- مرکب کسے کہتے ہیں، مرکب ناقص کی کتنی اقسام ہیں؟
- ۳- درج ذیل فقرات میں مرکب مفید اور غیر مفید کو الگ الگ کریں اور ان کا ترجمہ کریں:

- | | |
|-------------------------------|--|
| ۱۔ السَّمَاءُ مُمَطَّرَةٌ | ۲۔ الْجَوُّ الْمُعْتَدِلُ |
| ۳۔ كُرَّةٌ قَدَمٌ | ۴۔ يَلْعَبُ الْعِلْمَانُ فِي الْمَلْعَبِ |
| ۵۔ خَمْسَةٌ عَشَرَ رَجُلًا | ۶۔ نَخْلَةٌ طَوِيلَةٌ |
| ۷۔ صَلَاةُ الصُّبْحِ | ۸۔ رُمَانٌ حُلُوٌّ |
| ۹۔ الْفَاكِهَةُ النَّاصِجَةُ | ۱۰۔ فَرِيحَ الْوَالِدِ |
| ۱۱۔ صَوْمُ رَمَضَانَ فَرَضٌ | ۱۲۔ حَضَرَ مَوْتُ |
| ۱۳۔ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ | ۱۴۔ اللَّهُ وَاحِدٌ |

سبق: ۲

افراد کے اعتبار سے اسم کی اقسام

افراد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں: (۱) واحد (۲) تثنیۃ (۳) جمع

۱- واحد

وہ اسم ہے، جو ایک فرد (شے) پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے شَارِعُ (راستہ)،
قَصْرٌ (محل)، جَبَلٌ (پہاڑ)، غَامِلٌ (مزدور)

۲- تثنیۃ

وہ اسم ہے، جو دو افراد (دو چیزوں) پر دلالت کرتا ہے اور یہ واحد کے آخر میں الف
ساکن اور نون مکسورہ یا یائے ساکن اور نون مکسورہ لگانے سے بنتا ہے۔ جیسے شَارِعَانِ
(دو راستے)، قَصْرَانِ (دو محل)، جَبَلَانِ (دو پہاڑ) رَجُلَانِ (دو مرد)

۳- جمع

وہ اسم ہے، جو دو سے زیادہ افراد پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے اشْجَارٌ (بہت سے
درخت)، قُصُورٌ (بہت سے محل)، شَوَارِعُ (بہت سے راستے) جِبَالٌ (بہت
سے پہاڑ)

جمع کی اقسام

اس کی دو قسمیں ہیں: ۱- جمع سالم ۲- جمع مکسر

جمع سالم

وہ جمع ہے، جس کے واحد سے جمع بناتے وقت واحد کا صیغہ سلامت رہتا ہے، صرف
اس کے آخر میں کچھ حروف بڑھادیئے جاتے ہیں۔ جیسے غَامِلٌ سے غَامِلُونَ (بہت
سے مزدور) اور غَامِلَةٌ سے غَامِلَاتٌ (بہت سی مزدور عورتیں)

۱۔ جس کے نیچے زیر ہو۔

جمع مکسر

وہ جمع ہے، جس کے واحد سے جمع بناتے وقت واحد کا صیغہ سلامت نہیں رہتا، اس کی بناء ٹوٹ جاتی ہے۔ جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ، كِتَابٌ سے كُتُبٌ، شَجَرٌ سے أَشْجَارٌ۔

جمع سالم کی اقسام

اس کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ جمع مذکر سالم ۲۔ جمع مؤنث سالم

جمع مذکر سالم

وہ جمع ہے، جو دو سے زیادہ مذکر افراد پر دلالت کرتی ہے، یہ واحد کے آخر میں واؤ ساکن، نون مفتوحہ یا پائے ساکن، نون مفتوح لگانے سے بنتی ہے۔ جیسے عَاقِلٌ (عقل مند) سے عَاقِلُونَ، عَالِمٌ سے عَالِمِينَ

شرائط: یہ جمع، مذکر ذوی العقول کے علم (نام) یا مذکر ذوی العقول کی صفت سے بنتی ہے۔ جیسے مُحَمَّدٌ سے مُحَمَّدُونَ، عَامِلٌ سے عَامِلُونَ، عَاقِلٌ سے عَاقِلُونَ

جمع مؤنث سالم

وہ جمع ہے، جو دو سے زیادہ مؤنث افراد پر دلالت کرتی ہے، اور یہ واحد کے آخر سے ہٹا کر اس کی جگہ ات لگانے سے بنتی ہے۔ جیسے مُسَلِمَةٌ سے مُسَلِمَاتٌ، شَجْرَةٌ سے شَجَرَاتٌ

شرائط: یہ جمع، مؤنث ذوی العقول کے علم اور صفت یا غیر ذوی العقول کے علم اور صفت سے بنتی ہے۔ جیسے زَيْنَبٌ سے زَيْنَبَاتٌ، عَامِلَةٌ سے عَامِلَاتٌ، شَامِيحَةٌ سے شَامِيحَاتٌ

جمع مکسر کی اقسام

اس کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ جمع قلت ۲۔ جمع کثرت ۳۔ جمع منتہی الجموع

۱۔ جس پر زبر ہو۔ ۲۔ عقل والے، مثلاً انسان، جن اور فرشتے۔

۳۔ انسان، جن اور فرشتوں کے علاوہ تمام اشیاء۔

جمع قلت

اس کا اطلاق تین سے لے کر دس تک کے افراد پر ہوتا ہے۔ جیسے فَوْتُبْ (کپڑا)

سے اَنْوَابٌ

جمع کثرت

یہ جمع تین سے لے کر غیر محدود افراد کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے جَبَلٌ

سے جِبَالٌ (بہت سے پہاڑ)، عِمَادٌ سے عُمُدٌ (بہت سے ستون)۔

جمع منتہی المجموع

وہ جمع ہے، جس کی آگے مزید جمع مکر نہیں بن سکتی، اس کا پہلا اور دوسرا حرف مفتوح

ہوتے ہیں اور تیسری جگہ الف ساکن اور اس کے بعد والا حرف مکسور ہوتا ہے۔ جیسے

مَسْجِدٌ سے مَسَاجِدٌ، مِوَاژٌ سے اَسَاوِژٌ (کنگن)

سوالات

۱- جمع کسے کہتے ہیں؟

۲- جمع مذکر سالم اور جمع مکر میں کیا فرق ہے؟

۳- جمع مذکر سالم اور مؤنث سالم کی کیا کیا شرائط ہیں؟

۴: درج ذیل کلمات سے متنیہ اور جمع بنائیں:

۱. مُنْطَلِقٌ	۲. نَهْرٌ	۳. رَابِعٌ	۴. فَاطِمَةٌ
۵. وَرَقَةٌ	۶. خَبَازٌ	۷. غُصْفُورٌ	۸. مَرِيْمٌ
۹. خُلُقٌ	۱۰. نَائِمٌ		

سبق: ۳

اسم کی تذکیر و تانیث

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مذکر ۲۔ مؤنث

مذکر

وہ اسم ہے، جس میں تانیث کی علامت نہیں ہوتی۔ جیسے رَجُلٌ (آدمی)، فَرَسٌ

(گھوڑا)

مؤنث

وہ اسم ہے، جس میں تانیث کی علامت لفظاً یا معنی ہوتی ہے، اس کی تین علامتیں ہیں

۱۔ ”ة“ یہ اسماء جامدہ اور صفات دونوں کے ساتھ آتی ہے۔ جیسے غُرْفَةٌ (کمرہ)

اسم جامد اور شَارِبَةٌ (پینے والی) صفت

۲۔ ”الف مقصورہ“ یہ صفت مشبہ اور اسم تفضیل کی مؤنث کے لئے آتی ہے۔ جیسے

عَطَشِي (پیاسی عورت)، حُسْنِي (سب سے زیادہ خوبصورت عورت)

۳۔ ”الف ممدودہ“ یہ صفت مؤنث اور اسم کے آخر میں آتی ہے۔ جیسے حَمْرَاءُ

(سرخ رنگ والی) صَحْرَاءُ (ریگستان)

مؤنث کی اقسام

مؤنث کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ حقیقی ۲۔ لفظی

حقیقی: وہ مؤنث ہے، جس کے مقابلہ میں نر جاندار ہو۔ جیسے بَقْرَةٌ (گائے)، شَاةٌ

(بکری)

لفظی: وہ مؤنث ہے، جس کے مقابلہ میں نر جاندار نہ ہو اور اس میں کبھی علامت تانیث

لفظوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ جیسے ظُلْمَةٌ (اندھیرا)، بُشْرِي (خوشخبری)، صحراء

(ریگستان)، اسے مؤنث قیاسی کہتے ہیں اور کبھی علامت تانیث لفظوں میں ظاہر نہیں

ہوتی بلکہ اسے مؤنث سمجھا جاتا ہے۔ جیسے أُذُنٌ (کان)، شَمْسٌ (سورج)،

دَارَ (گھر)، اسے مؤنث سماعی کہتے ہیں۔

سوالات

- ۱۔ مؤنث حقیقی اور لفظی میں کیا فرق ہے؟
 - ۲۔ تانیث کی علامات کون کون سی ہیں؟
 - ۳۔ درج ذیل کلمات سے مذکر اور مؤنث الگ الگ کریں
- | | | |
|------------|---------------|----------------|
| ۱۔ شَاعِرٌ | ۲۔ قَرِينٌ | ۳۔ دَرَّاجَةٌ |
| ۴۔ اِطَارٌ | ۵۔ زَائِرٌ | ۶۔ مَعْرُوفَةٌ |
| ۷۔ اَرْضٌ | ۸۔ مَسَاقٌ | ۹۔ شَامِخَاتٌ |
| ۱۰۔ رَجُلٌ | ۱۱۔ سَوْدَاءٌ | ۱۲۔ صُغْرَى |

متحرک آجائے۔ جیسے شَجْرَةٌ، ۱۰۔ موصوف ہو۔ جیسے قَلَمٌ جَمِیلٌ، ۱۱۔ مسندالیہ ہو،
جیسے الْغُرْفَةُ وَاسِعَةٌ (کرہ وسع ہے)

فعل کی علامتیں

وہ کلمہ فعل ہوگا:

۱۔ جس سے پہلے قَدْ آجائے۔ جیسے قَدْ خَلَّتْ ۲۔ جس سے پہلے س یا سَوْفَ
آجائے۔ جیسے سَيَعْلَمُ، سَوْفَ يَعْلَمُ ۳۔ جس سے پہلے حرفِ جازم آجائے۔ جیسے
لَمْ يَكْتُبْ ۴۔ جس کے آخر میں جزم آجائے۔ جیسے اَنْصُرُ ۵۔ وہ مسند ہو۔ جیسے
ذَهَبٌ وَلَدٌ ۶۔ جس کے آخر میں نون ت تاکید آجائے۔ جیسے لَيَنْصُرُنَّ، لَيَنْصُرُنَّ
۷۔ جس کے آخر میں ت ساکن آجائے۔ جیسے خَرَجَتْ ۸۔ جس کے آخر میں ضمیر
مرفوع متصل ہو۔ جیسے نَصْرْتُ، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل ہے۔

حرف کی علامات

وہ کلمہ حرف ہوگا:

جس میں اسم اور فعل کی کوئی علامت نہ ہو۔ اور یہ دو اسماء یا ایک اسم اور فعل کو ملانے
کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے اَلتَّلْمِيذُ فِي الْمَدْرَسَةِ (طالب علم مدرسہ میں ہے)،
ذَهَبْتُ بِالْكِتَابِ (میں کتاب لے گیا)

۱۔ حرفِ جازمہ پانچ ہیں: لم، لَمَّا، لامِ امر، لانہی، ان شرطیہ۔

۲۔ خواہ نون ساکن ہو یا مشدود۔

سوالات

۱- درج ذیل میں سے اسم، فعل اور حرف کو پہچانیں:

مَسْجِدٌ، الطَّائِرُ فَوْقَ شَجَرَةٍ، الرَّجُلُ الصَّالِحُ، فِي الْمَدْرَسَةِ
تَلْمِيذٌ، قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ، إِنَّكَ ظَلَمْتَ عَلَى نَفْسِكَ، سَوْفَ
يُعْطِيكَ رَبُّكَ، سَيَعْلَمُ الظَّالِمُ عَاقِبَتَهُ، أَقْوَالٌ، فَتَحُوا، بَصْرِيٌّ، قُرَيْشٌ،
الْأَبْطَالُ دَفَعُوا عَنِ الْوَطَنِ-

۲- جملہ میں کتنے کلمات ہوتے ہیں؟

۳- حرف کیا فاعل دیتا ہے؟

سبق: ۵

مُعْرَب اور مَبْنِی کا بیان

اعراب اور ہنء کے اعتبار سے کلمہ کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ معرب ۲۔ مبنی

معرب

معرب وہ کلمہ ہے، جس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدلتا رہتا ہے یعنی کبھی اس کے آخر میں زیر، کبھی زیر، کبھی پیش، کبھی جزم اور کبھی ان حرکات کے قائم مقام و، ا اور ی آجاتے ہیں، اسے اسم متمکن بھی کہتے ہیں یعنی وہ کلمہ جو اعراب کو قبول کرتا ہے۔ جیسے قَدِمَ الْغَائِبُ (غائب آیا)، رَأَيْتُ الْغَائِبَ (میں نے غائب کو دیکھا)، سَلَّمْتُ عَلَيَّ الْغَائِبِ (میں نے غائب کو سلام کیا) ان مثالوں میں غائب اسم معرب ہے جس کا آخر بدلتا رہا ہے۔

مبنی

مبنی وہ کلمہ ہے، جس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہیں بدلتا، ہمیشہ ایک ہی حالت پر رہتا ہے یعنی پیش کی بجائے زیر اور زیر کی بجائے زیر نہیں آتی۔ جیسے قَدِمَ هَذَا زُرْتُ هَذَا سَلَّمْتُ عَلَيَّ هَذَا اسے اسم غیر متمکن بھی کہتے ہیں۔ ان مثالوں میں ہذا مبنی ہے جو ایک ہی حالت پر قائم ہے۔

اسم مبنی کی اقسام

اس کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ مبنی الاصل ۲۔ مبنی الاصل کے مشابہ ۳۔ غیر مرکب

مبنی الاصل

وہ کلمہ ہے، جو اصل وضع میں مبنی ہوتا ہے، کسی دوسرے کلمہ کی مشابہت کی وجہ سے مبنی نہیں ہوتا۔ اس کی چار انواع ۱۔ فعل ماضی ۲۔ امر حاضر معروف ۳۔ تمام حروف

۴۔ جملہ

یعنی اقسام

مبنی الاصل کے مشابہ

اس سے مراد وہ اسم غیر متمکن ہے جو مبنی الاصل کے مشابہ ہوتا ہے اور اس کی مشابہت کی چار صورتیں ہیں:

۱۔ وہ اسم، تعدد احروف میں حرف کے مشابہ ہوتا ہے۔ جیسے ث - نا۔

۲۔ وہ اسم، فعل کے قائم مقام ہونے اور عامل کا اثر قبول نہ کرنے میں مبنی الاصل کے مشابہ ہوتا ہے۔ جیسے نَزَالٍ بِمَعْنَى اِنْزُولٍ (تواتر)

۳۔ وہ اسم، اپنا معنی ظاہر کرنے میں حرف کی طرح غیر کا محتاج ہوتا ہے۔ جیسے اَلذِّیْ - هَذَا

۴۔ وہ اسم، معنی میں مبنی الاصل حرف کے مشابہ ہوتا ہے۔ جیسے مَتٰی ، اَیْن - یَا (حرف استفہام) کے مشابہ ہیں۔

غیر مرکب

اس سے مراد وہ کلمہ ہے، جو ترکیب کلام میں اعراب قبول کر سکتا ہے مگر جب اس کے ساتھ عامل متصل نہ ہو تو مبنی ہوتا ہے۔ جیسے شجر، قلم

نوٹ: معرب اور مبنی میں فرق اس شعر سے واضح ہوتا ہے۔

مبنی آں باشد کہ ماند برقرار

معرب آں باشد کہ گردد بار بار

یعنی مبنی وہ کلمہ ہوتا ہے جو ہمیشہ ایک ہی حالت پر رہتا ہے اور معرب وہ کلمہ ہے جو

بار بار بدلتا رہتا ہے۔

اعراب اور اس کی اقسام

اعراب کا لغوی معنی ظاہر کرنا ہے، اور اس سے مراد وہ شیء ہے جس کے ساتھ معرب

کا آخر بدلتا رہے۔ جیسے زبر، زیر اور پیش، اسے اعراب بالحوکۃ کہتے ہیں۔

اعراب میں اصل تو یہ ہے کہ زبر، زیر اور پیش سے ہو، مگر کئی کلمات میں ان حرکات

کی جگہ و، ا اور ی بھی آجاتے ہیں اور اسے اعراب بالحرف کہتے ہیں۔ اسم کا اصل اعراب پیش، زبر، زیر اور فعل کا پیش، زبر اور جزم ہے۔

معرب کلمات کی حرکات کے نام: زبر کو نصب، زیر کو جر، پیش کو رفع اور حرکت نہ ہونے کو جزم کہتے ہیں، جس کلمہ کے آخر میں نصب ہو اسے منصوب، جس کے آخر میں جر ہو اسے مجرور، جس کے آخر میں رفع ہو اسے مرفوع اور جس کے آخر میں جزم ہو اسے مجرور کہتے ہیں۔ جزم افعال کے ساتھ خاص ہے اور جراسماء کے ساتھ۔

جنی کلمات کی حرکات کے نام: زبر کو فتح، زیر کو کسرہ، پیش کو ضمہ اور حرکت نہ ہونے کو سکون کہتے ہیں، جس کلمہ کے آخر میں فتح ہو اسے منی بر فتح، جس کے آخر میں کسرہ ہو اسے منی بر کسرہ، جس کے آخر میں ضمہ ہو اسے منی بر ضمہ اور جس کے آخر میں سکون ہو اسے منی بر سکون کہتے ہیں۔

عائل: وہ شئی ہے، جو معرب کلمہ کے آخر میں تبدیلی کا باعث بنتی ہے۔ جیسے جَاءَ الْخَبْرُ (نانبائی آیا) اس میں جَاءَ عائل، زکارفع اعراب اور ز محل اعراب ہے۔

عائل کی اقسام: اس کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ لفظی ۲۔ معنوی

لفظی: جیسے حروف جارہ اور حروف ناصبہ۔ یہ عوائل لفظیہ ۹۸ ہیں۔

معنوی: یہ کہ کلمہ لفظی عائل سے خالی ہو اور یہ صرف دو ہیں: ۱۔ مبتدا کا عائل ۲۔ فعل مضارع جبکہ لفظی عوائل سے خالی ہو۔

جنی کلمات: وہ کلمات ہیں جن کا آخر عائل کے بدلنے سے تبدیل نہیں ہوتا، درج ذیل ہیں:

۱۔ تمام حروف ۲۔ فعل ماضی کے تمام صیغے ۳۔ امر حاضر معروف

۴۔ فعل مضارع، جب اس کے آخر میں نون تاکید یا نون ضمیر متصل ہو ۵۔ جملہ

وہ اسماء جو جنی الاصل کے مشابہ ہونے کی وجہ سے منی ہیں، درج ذیل ہیں:

۱۔ اسمائے اشارہ ۲۔ اسمائے استفہام ۳۔ اسمائے موصولات ۴۔ اسمائے ضمائر

۵۔ کبھی کبھی ضمہ، فتح، کسرہ اور سکون کا اطلاق معرب کلمات کی حرکات پر بھی ہوتا ہے۔

۵۔ اسمائے افعال ۶۔ اسمائے اصوات ۷۔ مرکبات امتزاجیہ ۸۔ کنایات
۹۔ ظروف مبنیہ

نوٹ: مذکورہ اسماء کے علاوہ تمام اسماء معرب ہوتے ہیں، جن کی تفصیل آگے بیان ہوگی۔

سبق: ۶

اسمائے مبنیہ کا اجمالی تعارف

وہ اسماء، جن کا اعراب عامل کے بدلنے سے نہیں بدلتا، درج ذیل ہیں:

اسمائے اشارہ: وہ اسماء ہیں، جن کے ساتھ کسی معین چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے، جس کی طرف اشارہ کیا جائے، اسے مُشَارًا إِلَيْهِ کہتے ہیں۔

مشار الیہ کے قریب اور بعید ہونے کے اعتبار سے اسم اشارہ کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ اسم اشارہ قریب، جیسے هَذَا كِتَابٌ (یہ کتاب ہے)، هَذِهِ شَجَرَةٌ (یہ درخت ہے)۔ ۲۔ اسم اشارہ بعید، جیسے ذَلِكَ دُولَابٌ (وہ الماری ہے)، تِلْكَ غُرْفَةٌ (وہ کمرہ ہے)

اسمائے موصولات: وہ اسماء ہیں، جو صلہ کے بغیر جملہ کا مکمل جز نہیں بنتے۔ یہ صلہ جملہ اسمیہ ہوتا ہے یا فعلیہ اور اس میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو اسم موصول کے مطابق ہوتی ہے، اسے ضمیر عائد کہتے ہیں، یہ درج ذیل ہیں:

مذکر: الَّذِي (جو) اللَّذَانِ (جو دو) الَّذِينَ (جو سب)
مؤنث: الَّتِي (جو) اللَّتَانِ (جو دو) اللَّاتِي، اللَّوَاتِي، اللَّاءِ (جو سب)

اسمائے استفہام: وہ اسماء ہیں، جن کے ساتھ سوال کیا جاتا ہے۔ جیسے أَيْنَ (کہاں)، مَتَى (کب)، مَنْ (کون)، مَا (کیا چیز)

اسمائے ضمائر: وہ اسماء ہیں جو غائب، مخاطب اور متکلم پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے هُوَ (وہ)، أَنْتَ (تو)، أَنَا (میں)

اسم ضمیر کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ منفصل ۲۔ متصل

منفصل (جدا): وہ اسم ضمیر ہے، جسے دوسرے کلمہ کے ساتھ ملائے بغیر بولا جائے۔ اس کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مرفوع منفصل ۲۔ منصوب منفصل

مرفوع منفصل، جیسے هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ، هُمَا، هُنَّ، أَنْتَ، أَنْتَمَا، أَنَا، نَحْنُ

منصوب منفصل، جیسے إِيَّاهُ، إِيَّاهُمَا، إِيَّاهُمْ، إِيَّاهَا، إِيَّاهُنَّ، إِيَّاكَ، إِيَّايَ، إِيَّانَا متصل: وہ اسم ضمیر ہے، جو دوسرے کلمہ کے ساتھ ملائے بغیر نہ بولا جائے، اس کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ مرفوع متصل، جیسے تَ، تُمَا، تُمْ، تِ، تُمَا، تُنَّ وغیرہ

۲۔ منصوب متصل، جیسے نَصْرَهُ، نَصْرَهُمَا، نَصْرَهُنَّ، نَصْرَكَ، نَصْرَنَا وغیرہ

۳۔ مجرور متصل، یہ اسم اور حرف جر کے ساتھ متصل ہوتی ہیں۔ جیسے اسم کی مثالیں: كِتَابُهُ، كِتَابُهُمَا، كِتَابُهُمْ، كِتَابُهُمَا، كِتَابُهُنَّ، كِتَابُهُنَّ الخ، حرف کی مثالیں: لَهُ، لَهُمَا، لَهُمْ، لَهَا، لَهُمَا، لَهُنَّ، لَكَ، لَكُمَا، لَكُمْ، لِكِ، لَكُمَا، لَكُنَّ، لِي، لَنَا

اسمائے افعال: وہ اسماء ہیں، جو فعل کا معنی دیں اور اس کی علامتوں کو قبول نہ کریں۔

جیسے هَيَّاهَا (دور ہوا)، ذُوْنَكَ (پکڑ)، بَلَّغْ (چھوڑ)

اسمائے اصوات: وہ اسماء ہیں، جو کسی جاندار یا بے جان چیز کی آواز کو ظاہر کرنے کے لئے ہوں یا حیوانات کو بلانے کے لئے۔ جیسے أُخُ، أُخُ، بَغْ بَغْ (وہ آواز جو خوشی کے وقت نکلتی ہے) بَغْ بَغْ۔

مرکبات امتراجیہ: جیسے سَيِّوَيْهَ، أَحَدَ عَشَرَ

کنایات: وہ اسماء ہیں، جو عدد مبہم یا امر مبہم کو بیان کرنے کے لئے آئیں۔ جیسے كَثْمٌ،

كَذَا، كَأَيْنَ، كَيْتَ ذَيْتَ

ظروف مہیہ: وہ اسماء ہیں، جو زمان یا مکان پر دلالت کریں۔ جیسے إِذْ، إِذَا، قَبْلُ،

مَتَى وغیرہ

کلمات شرط: یہ وہ کلمات ہیں جو شرط کا معنی دیتے ہیں اور دو جملوں پر داخل ہوتے

ہیں۔ جیسے إِنْ، مَنْ، مَا وغیرہ

سوالات

- ۱- اعراب کے کہتے ہیں؟
- ۲- معرب اور جہتی کلمات کی حرکات کے نام بتائیں۔
- ۳- جہتی الاصل سے کیا مراد ہے؟
- ۴- درج ذیل کلمات میں سے معرب اور جہتی پہچانیں:
 اَلدَّرَاجَةُ مُسْرِعَةٌ . كَيْفَ أَنْتَ . اِشْتَرَيْتُ الدَّرَاجَةَ .
 مَتَى تَذْهَبُ . رَكِبْتُ عَلَى الدَّرَاجَةِ . إِيَّاكَ نَعْبُدُ .
 هَذَا كِتَابٌ
- ۵- اسماء استفہام سے کیا مراد ہے؟
- ۶- ضمیر کی کتنی قسمیں ہیں؟

سبق: ۷۔

معرب کلمات کا اعراب

وہ کلمات، جن کا اعراب عامل کے بدلنے سے بدلتا رہتا ہے، درج ذیل ہیں:

۱۔ فعل مضارع، جب وہ نون تاکید اور نون ضمیر سے خالی ہو

۲۔ اسم مفرد صحیح ۳۔ جاری مجرئی صحیح ۴۔ جمع مکسر

۵۔ جمع مؤنث سالم ۶۔ اسم غیر منصرف ۷۔ اسم منقوص

۸۔ اسم مقصور ۹۔ وہ اسم، جو ضمیر متکلم کی طرف مضاف ہو

۱۰۔ تشبیہ ۱۱۔ اسماء ستہ مکبرہ ۱۲۔ جمع مذکر سالم

اسم معرب کے اعراب کی دو قسمیں ہیں: (۱) اعراب بالحرکۃ (یعنی زبر،

زیر پیش سے اعراب) (۲) اعراب بالحورف (یعنی واو، الف، یاء سے اعراب)

وہ اسماء، جن کا اعراب حرکت سے ہوتا ہے، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

اسم مفرد صحیح: وہ اسم ہے جو ایک فرد پر دلالت کرے۔ صرفیوں کے نزدیک وہ اسم

ہے، جس کے ف، ع، ل کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت (واو، الف، یاء) نہ ہو۔ جیسے

شَجَرًا، قَلَمًا۔ نحو یوں کے نزدیک صحیح وہ اسم ہے، جس کے لام کلمہ میں حرف علت نہ ہو

جیسے قَوْلًا، رَجُلًا

جاری مجرئی صحیح: وہ اسم ہے، جس کے آخر میں واو یا یاء ہو اور ان کا ما قبل حرف ساکن

ہو۔ جیسے دَلُّوْا، ظَنُّوْا۔ اسے صحیح اس لئے کہتے ہیں کہ یہ اعراب میں صحیح کے قائم مقام ہوتا

ہے۔

جمع مکسر: وہ اسم ہے، جس کی واحد سے جمع بناتے وقت واحد کی بناء ٹوٹ جائے۔ جیسے

رَجُلًا سے رِجَالًا، قَوْلًا سے أَقْوَالًا

اعراب: مذکورہ بالا تینوں اسماء کی حالت رُفْعی ضمہ سے، حالت نَصْبی فتح سے اور حالت

جری کسرہ سے آتی ہے۔ جیسے

اسم مفرد صحیح: ہذا کتابٌ قرأتُ کتاباً نظرتُ الی کتابٍ
جاری مجرئی صحیح: ہذا ذلّوْ أخذتُ ذلّوْا نظرتُ الی ذلّوِ
جمع مکسر: ہذہ رجالٌ لقیتُ رجالاً نظرتُ الی رجالٍ

جمع مؤنث سالم: جیسے مسلمات اور وہ کلمات جو لفظاً یا معنایاً جمع مؤنث سالم کے مشابہ ہوں۔ جیسے عَرَفاَت، أُولات (صحابت)

اعراب: ان تینوں کی حالت رفعی ضمہ سے، حالت نصی اور جری کسرہ سے آتی ہے۔

جیسے

جمع مؤنث سالم: هُنَّ مُسْلِمَاتٌ رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ نَظَرْتُ إِلَى مُسْلِمَاتٍ
مشابہ جمع لفظاً: هذہ عَرَفاَتٌ رَأَيْتُ عَرَفاَتٍ وَقَفْتُ فِي عَرَفاَتٍ
مشابہ جمع معنی: هُنَّ أُولَاتٌ مَالٍ رَأَيْتُ أُولَاتٍ مَالٍ نَظَرْتُ إِلَى أُولَاتٍ مَالٍ
نوٹ: أُولَاتٌ ہمیشہ اسم ظاہر کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے
وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجْلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۗ

اسم غیر منصرف: اسم غیر منصرف ۗ وہ اسم معرب ہے، جس کے آخر میں کسرہ اور تھوین نہ آئے، کسرہ کی جگہ ہمیشہ فتح آتا ہے اور اس میں غیر منصرف کی نو علامات میں سے دو علامتیں پائی جاتی ہیں یا ایک ایسی علامت پائی جاتی ہے جو دو کے قائم مقام ہوتی ہے۔

جیسے أَحْمَدُ، عُمَرُ

اعراب: اس کی حالت رفعی ضمہ سے، حالت نصی اور جری فتح سے آتی ہے۔ جیسے

حالت رفعی حالت نصی حالت جری
هَذَا أَحْمَدُ رَأَيْتُ أَحْمَدَ نَظَرْتُ إِلَى أَحْمَدَ

ان مثالوں میں احمد غیر منصرف ہے۔

اسم منقوص: وہ اسم ہے، جس کے آخر میں ی لازمی ہو اور اس کا ما قبل مکسور ہو۔ جیسے
الْقَاضِي، الْمُنَادِي

اگر اس پر ال ہو تو اس کی حالت رفعی اور جری تقدیری ہوتی ہے یعنی لفظوں میں
ظاہر نہیں ہوتی اور حالت نصی فتح سے ہوتی ہے۔ جیسے

حالت رفعی حالت نصی حالت جری

عَدَلَ الْقَاضِي رَأَيْتُ الْقَاضِي نَظَرْتُ إِلَى الْقَاضِي

اگر اس پر ال نہ ہو تو حالت رفعی اور جری میں اس کے آخر سے ی گر جاتی ہے

اور حالت نصی میں قائم رہتی ہے۔ جیسے

حالت رفعی حالت نصی حالت جری

هَذَا مُنَادٍ رَأَيْتُ مُنَادِيًا نَظَرْتُ إِلَى مُنَادٍ

اسم مقصور: وہ اسم معرب ہے، جس کے آخر میں الف لازمی ہو۔ جیسے الشُّرَى،

الْفَتَى، اگر اس پر ال ہو تو اس کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوگا کیونکہ اس کے

آخر میں الف ہوتا ہے اور الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔ جیسے

حالت رفعی حالت نصی حالت جری

جَاءَ الْفَتَى رَأَيْتُ الْفَتَى نَظَرْتُ إِلَى الْفَتَى

اور اگر اس سے پہلے ال نہ ہو تو اس کے آخر سے تینوں حالتوں میں "ا" گر جاتا

ہے۔

حالت رفعی حالت نصی حالت جری

جَاءَ فَتَى رَأَيْتُ فَتَى نَظَرْتُ إِلَى فَتَى

وہ اسم، جو ی ضمیر متکلم کی طرف مضاف ہو، اس کا اعراب بھی تینوں حالتوں میں تقدیری

ہوتا ہے۔ جیسے

حالت رفعی حالت نصی حالت جری

هَذَا غُلَامِي رَأَيْتُ غُلَامِي نَظَرْتُ إِلَى غُلَامِي

نوٹ: وہ اسماء جن کا اعراب بالعرف ہوتا ہے، تین ہیں:

۱- تشنیہ ۲- اسماء ستہ مکبرہ ۳- جمع مذکر سالم

تشنیہ: تشنیہ وہ اسم ہے جو اپنے آخر میں الف نون یا، یا، نون کی زیادتی کے ساتھ دو پر دلالت کرے۔ جیسے شَجْرَانِ، رَجُلَانِ

اعراب: تشنیہ اور وہ اسماء جو لفظاً یا معنیاً تشنیہ کے مشابہ ہوں، ان کی حالت رفعی الف ساکن ماقبل مفتوح سے اور حالت نصی اور جری ی ساکن ماقبل مفتوح سے آتی ہے۔ جیسے

حالت رفعی حالت نصی حالت جری

تشنیہ: جَاءَ رَجُلَانِ رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ نَظَرْتُ إِلَى رَجُلَيْنِ

مشابہ تشنیہ لفظاً: جَاءَ اثْنَانِ رَأَيْتُ اثْنَيْنِ نَظَرْتُ إِلَى اثْنَيْنِ

مشابہ معنی: جَاءَ كِلَاهُمَا رَأَيْتُ كِلَيْهِمَا نَظَرْتُ إِلَى كِلَيْهِمَا

نوٹ: کلا اور کِلتا جب ضمیر کی طرف مضاف ہوں تو ان کا یہی اعراب ہوتا ہے۔

اسماء ستہ مکبرہ: ان سے مراد چھ اسماء ہیں، ان کے اعراب بالعرف میں یہ شرط ہے کہ وہ مفرد ہوں جمع نہ ہوں، مکبر ہوں مصغر نہ ہوں، می ضمیر متکلم کے علاوہ کسی اور اسم کی طرف مضاف ہوں۔ اور یہ درج ذیل ہیں:

أَب (باپ، اَبُو)، أَخ (بھائی، أَخُو)، فَمَل (منہ، فَو)، حَم (سر، حَمُو)، هُنَّ (شے، هُنُو)، ذُو (صاحب)

اعراب: ان کی حالت رفعی داؤ ساکن ماقبل مضموم سے، حالت نصی الف سے، حالت جری ی ساکن ماقبل مکسور سے آتی ہے۔ جیسے

حالت رفعی حالت نصی حالت جری

هَذَا أَبُو زَيْدٍ رَأَيْتُ أَبَا زَيْدٍ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي زَيْدٍ

هَذَا أَخُو زَيْدٍ رَأَيْتُ أَخَا زَيْدٍ نَظَرْتُ إِلَى أَخِي زَيْدٍ

ل فُو کبھی فَم کی صورت میں ہی استعمال ہوتا ہے، اس وقت اعراب یہ نہ ہوگا۔

نوٹ: جب یہ منصغر یا جمع ہوں یا مضاف نہ ہوں تو ان کی حالت رفعی ضمہ سے، حالت نصی فتح سے اور حالت جری کسرہ سے آتی ہے۔ جیسے

حالت رفعی	حالت نصی	حالت جری
مفرد: هَذَا أَبٌ	رَأَيْتُ أَبًا	نَظَرْتُ إِلَى أَبِي
جمع: هَؤُلَاءِ آبَاؤُكَ	رَأَيْتُ آبَاءَكَ	نَظَرْتُ إِلَى آبَائِكَ
مصغر: هَذَا أَبِي زَيْدٌ	رَأَيْتُ أَبِي زَيْدٌ	نَظَرْتُ إِلَى أَبِي زَيْدٍ

جب یہ اسماء ی ضمیر کی طرف مضاف ہوں تو ان کا اعراب تینوں حالتوں میں

تقدیری ہوتا ہے۔ جیسے

حالت رفعی	حالت نصی	حالت جری
هَذَا أَبِي	رَأَيْتُ أَبِي	نَظَرْتُ إِلَى أَبِي

جمع مذکر سالم: وہ جمع ہے، جس کے واحد کا صیغہ، جمع بناتے وقت اپنی اصلی حالت پر رہے، اس میں تبدیلی نہ ہو، صرف اس کے آخر میں ”ون“ یا ”ی ن“ مفتوح لگا دی جائے۔ جیسے صَادِقٌ سے صَادِقُونَ یا وہ کلمات جو لفظاً یا معنی جمع مذکر سالم کے مشابہ ہوں۔ جیسے عِشْرُونَ، أَوْلُو (صاحب)

اعراب: ان تینوں کی حالت رفعی واو ساکن ماقبل مضموم سے اور حالت نصی اور حالت جری ی ساکن ماقبل مکسور سے آتی ہے۔ جیسے

حالت رفعی	حالت نصی	حالت جری
جمع مذکر سالم: جَاءَ الصَّادِقُونَ۔ رَأَيْتُ الصَّادِقِينَ	نَظَرْتُ إِلَى الصَّادِقِينَ	
مشابہ جمع لفظاً: جَاءَ عِشْرُونَ رَجُلًا۔ رَأَيْتُ عِشْرِينَ رَجُلًا	نَظَرْتُ إِلَى عِشْرِينَ رَجُلًا	
مشابہ جمع معنی: جَاءَ أَوْلُو مَالٍ	رَأَيْتُ أَوْلَى مَالٍ	نَظَرْتُ إِلَى أَوْلَى مَالٍ

نوٹ: درج ذیل کلمات جمع مذکر سالم نہیں مگر یہ لفظاً جمع کے مشابہ ہیں، اس لئے یہ اعراب میں جمع کے ساتھ ملتی ہیں:

فَلَا تُؤْنُونَ أَرْبَعُونَ بَنُونَ أَهْلُونَ أَرْضُونَ مِسْنُونَ

عَالَمُونَ وَغَيْرُهُ

جب جمع مذکر سالم ی ضمیر کی طرف مضاف ہو تو اس کی حالت رفعی ”و“ تقدیری سے اور حالت نصی اور جری ی لفظی سے آتی ہے جیسے:

حالت رفعی حالت نصی حالت جری

جَاءَ مُسْلِمِيٌّ زَأَيْتُ مُسْلِمِيٌّ نَظَرْتُ إِلَى مُسْلِمِيٍّ

نوٹ: ۱- مُسْلِمِيٌّ اصل میں مُسْلِمُوِيٌّ تھا واؤ اور ی اکٹھے ہوئے، اول ساکن واؤ کو ی سے بدلا اور ی کو ی میں ادغام کر دیا اور ی کے ما قبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا۔
۲- جمع اور تشبیہ کا نون اضافت کے وقت گر جاتا ہے۔ جیسے غُلَامًا رَجُلِيٍّ، طَالِبُو الْمَدْرَسَةِ اَصْلٌ فِي غُلَامَانِ اور طَالِبُونَ تھے۔

سوالات

- ۱- اعراب بالحرف سے کیا مراد ہے؟
 - ۲- اسماء ستہ مکمرہ کے اعراب کی کتنی صورتیں ہیں؟
 - ۳- درج ذیل کلمات، اسم کی کون سی قسم میں سے ہیں:
- ۱۔ الْآذَى ۲۔ الْبَاغِي ۳۔ الْمُسْلِمُونَ ۴۔ شَارِبَات
- ۵۔ جَوَادَانِ ۶۔ بَسَاتِينِ ۷۔ الْجَانِي ۸۔ رَمَى
- ۹۔ أَخ ۱۰۔ كَاتِبِينَ
- ۳- خط کشیدہ کلمات کی اعرابی حالت بتائیں:

- ۱۔ إِنَّ الْمُتَّقِينَ لَكَلِمَاتٍ ۷
 - ۲۔ رَحِمْتَ الْجُنُودَ إِلَى الْأَعْدَاءِ
 - ۳۔ إِنَّ الْمَانِعِينَ لَخَامِرُونَ
 - ۴۔ صَارَ أَبُوهُمَا صَالِحًا
 - ۵۔ رَضِيَتْ فَاطِمَةُ عَنِ الْكَاتِبَاتِ
 - ۶۔ حَكَمَ الْقَاضِي عَلَى مُوسَى
 - ۷۔ عَطَفْتُ عَلَى كِلَيْهِمَا
 - ۸۔ ذَهَبَ إِثْنَانٌ إِلَى الْمَدْرَسَةِ
 - ۹۔ كَانَ الرَّسُولُ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا
 - ۱۰۔ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكُفْرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۷
- ۵- درج ذیل کلمات سے تشبیہ اور جمع مونث سالم بنا کر اعراب بتائیں:
- فَاطِمَةٌ، تَاجِرٌ، بَقْرَةٌ، عَمُودٌ، عَالِيَةٌ، صُورَةٌ،
وَرَقٌ، قَائِمَةٌ، قَاعِدٌ، أُخْتُ

سبق: ۸

تعریف و تنکیر کا بیان

تعریف و تنکیر کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: (۱) نکرہ (۲) معرف

۱- نکرہ

نکرہ وہ اسم ہے، جو کسی غیر معین چیز پر دلالت کرے۔ جیسے مَنْزِلٌ (گھر)، حِصَانٌ (گھوڑا)، حِمَارٌ (گدھا)

نکرہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) نکرہ مخصوصہ (۲) نکرہ غیر مخصوصہ

نکرہ مخصوصہ: اس سے مراد وہ اسم نکرہ ہے، جسے صفت لگا کر یا کسی دوسرے اسم نکرہ کی طرف مضاف کر کے خاص کیا جائے۔ جیسے قَصْرٌ رَفِيعٌ (بلند محل)، رِيشٌ قَلَمٍ (قلم کا نب)

نکرہ غیر مخصوصہ: وہ اسم نکرہ ہے، جو اضافت اور صفت سے خاص نہ کیا جائے۔ جیسے زَهْرَةٌ (پھول) بَحْرٌ (سمندر)

۲- معرفہ: وہ اسم ہے جو کسی معین شئی پر دلالت کرے۔ جیسے مُحَمَّدٌ، الدَّرَجُ (دراز) معرفہ کی اقسام

اسم معرفہ کی سات اقسام ہیں: ۱- علم ۲- ضمیر ۳- اسم موصول ۴- اسم اشارہ

۵- معرف باللام ۶- معرف بالاضافۃ ۷- معرف بالنداء

علم: وہ اسم معرفہ ہے، جو کسی معین شخص، مکان، حیوان یا کسی اور چیز کا نام ہو۔ جیسے عَلِيٌّ، عَائِشَةُ، لَنْدُنُ

ضمیر: وہ اسم معرفہ ہے، جو متکلم مخاطب یا غائب پر دلالت کرے۔ جیسے أَنَا (میں)، أَنْتَ (تو)، هُوَ (وہ)

اسم موصول: وہ اسم معرفہ ہے، جسے صلہ (بعد میں آنے والے جملہ) کے ساتھ معین

۱ اسم کا معرفہ اور نکرہ ہوتا

کیا جائے۔ جیسے اَلَّذِي، اَلَّتِي
اسم اشارہ: وہ اسم معرفہ ہے، جس سے کسی معین چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔
جیسے هَذَا (یہ)، ذَلِكَ (وہ)
معرف باللام: اس سے مراد وہ اسم نکرہ ہے، جس پر الف لام داخل ہو۔ جیسے
اَلْكِتَابُ، اَلْمِصْبَاحُ
معرف بالاضافۃ: اس سے مراد وہ اسم نکرہ ہے، جسے اسم معرفہ کی طرف مضاف کیا
جائے۔ جیسے فِئَاءَ الْمَدْرَسَةِ (مدرسہ کا میدان)
معرف بالنداء: اس سے مراد وہ اسم نکرہ ہے، جسے حرف ندا کے ساتھ معین کیا جائے۔
جیسے يَا رَجُلُ

سوالات

- ۱- نکرہ مخصوصہ کسے کہتے ہیں؟
- ۲- اسم نکرہ سے معرفہ کیسے بنایا جاتا ہے؟
- ۳- درج ذیل اسماء میں سے معرفہ اور نکرہ کی پہچان کریں:
وَرَقَّةٌ۔ اَلْسَارِقُ۔ اِسْمَعِيلُ۔ بَابُ۔ اَلشُّبَاكُ۔ زَيْنَبَاتُ۔ اَنْتُمْ۔
طَاهِرُ الْقَلْبِ۔ لَبَسْتُ مِعْطَفِي۔ اَحْسِنُ اِلَى مَنْ اَحْسَنَ اِلَيْكَ۔
هَذَا صَانِعٌ مَاهِرٌ۔ يَا فَاتِحُ۔ تِلْكَ بَنَاتُ

سبق: ۹

منصرف اور غیر منصرف کا بیان

اس اعتبار سے اسم معرب کی دو قسمیں ہیں: ۱- منصرف ۲- غیر منصرف

منصرف

وہ اسم معرب ہے، جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے نہ تو دو سبب پائے جائیں اور نہ ہی ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو، اس کے آخر میں کسرہ اور تنوین آتی ہے۔ جیسے کَلْبٌ، بَكْرٌ، شَجَرٌ

اس کے اعراب کی مختلف صورتیں پچھلے سبق میں بیان ہو چکی ہیں مثلاً:

هَذَا قَلَمٌ أَخَذْتُ قَلَمًا كَتَبْتُ بِقَلَمٍ

ان مثالوں میں قَلَمٌ اسم منصرف ہے۔

غیر منصرف

وہ اسم معرب ہے، جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے یا تو دو سبب پائے جائیں یا ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو اور اس کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہیں آتی بلکہ کسرہ کی جگہ فتح آتا ہے، جیسے:

هَذَا أَحْمَدٌ رَأَيْتُ أَحْمَدًا نَظَرْتُ إِلَى أَحْمَدٍ

نوٹ: غیر منصرف کے آخر میں ویسے تو کسرہ نہیں آتا مگر دو صورتوں میں کسرہ آجاتا ہے:

۱- جب وہ دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو۔ جیسے ذَهَبْتُ إِلَى مَسَاجِدِكُمْ،

۲- جب اس پر الف لام آجائے۔ جیسے صَلَّيْنَا فِي الْمَسَاجِدِ

ان مثالوں میں الْمَسَاجِدِ غیر منصرف ہے، جس کے آخر میں کسرہ آیا ہے۔

منع صرف کے اسباب

غیر منصرف کے نو اسباب یہ ہیں: ۱- عدل ۲- وصف ۳- تانیث

۳۔ معرفہ ۵۔ عجمہ ۶۔ ترکیب ۷۔ جمع ۸۔ الفونون زائدتان
۹۔ وزن فعل

ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

عدل: عدل کے لغوی معنی پھیرنا ہے اور اصطلاح میں اسم کے صیغہ سے بغیر کسی قاعدہ صرفی کے، دوسرا صیغہ بنانے کو عدل کہتے ہیں، جو صیغہ نیا بنتا ہے اسے معدول اور جس صیغہ سے اسے بنایا جائے اسے معدول عنہ کہتے ہیں، معدول کو ہی مجازاً عدل کہہ دیتے ہیں۔

عدل کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ عدل تحقیقی ۲۔ عدل تقدیری

عدل تحقیقی: وہ عدل ہے کہ غیر منصرف ہونے کے علاوہ بھی اسم کے اصل صیغہ سے معدول ہونے کی دلیل موجود ہو جیسے ثَلْتُ، مَثَلْتُ، ہر ایک کا معنی ہے تین تین۔

عدل تقدیری: وہ عدل ہے کہ غیر منصرف ہونے کے علاوہ اسم کے اصلی صیغہ سے معدول ہونے کی دلیل موجود نہ ہو۔ جیسے عَمَرُ، زُفَرُ، اہل عرب انہیں غیر منصرف استعمال کرتے ہیں اور ان میں سوائے علمیت کے غیر منصرف ہونے کا کوئی دوسرا سبب نہیں پایا جاتا۔ اس لئے یہ فرض کر لیا گیا کہ یہ عَامِرُ اور زَافِرُ سے معدول ہیں۔

۱۔ قیاس تو یہ تھا کہ ان کا معنی صرف ”تین“ ہوتا۔ کیونکہ معنی کا تکرار لفظ کے تکرار پر دلالت کرتا ہے اور لفظ کے تکرار کے بغیر معنی کا تکرار ممکن نہیں۔ لہذا معلوم ہوا کہ یہ الفاظ ثَلْتُ ثَلْتُ ثَلْتُ سے نکلے ہیں اور ایک سے لے کر دس تک کے اسما اعداد جب فُعَالٌ اور مَفْعَلٌ کے وزن پر معدول ہوں تو غیر منصرف ہی ہوتے ہیں۔ جیسے

أَحَادٌ، مَوْحِدٌ، رُبَاعٌ، عَشَارٌ

۲۔ عدل کے چھ وزن ہیں، جو اس شعر میں مذکور ہیں:

عدل را بتامی توشش شمر مَفْعَلٌ، فَعْلٌ مِثْلَهُمَا مَثَلْتُ عَمَرُ

فعل ست بہوں اس فعال ست چوں ثلاث دیگر فعال داں چو نظام فعل سحر ☆

☆ اس اور نظام مبنی ہیں۔

☆ سحر کے غیر منصرف ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ اس سے معین دن کا وقت مراد ہو ورنہ یہ منصرف ہوگا۔

جیسے نَجِينَا هُمْ بِسَحْرِ

وصف: وصف کا لغوی معنی کسی ایسی ذات پر دلالت کرنا ہے جس میں صفت کے معنی پائے جائیں۔ مگر غیر منصرف ہونے کے لئے اس سے مراد وہ اسم ہے جو اصل میں وصفی معنی کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے أَحْمَرُ (سرخ رنگ کا مرد)، أَسْوَدُ (سیاہ رنگ کا مرد)..... ان میں دوسرا سبب وزن نفل ہے۔

تانیث: وہ اسم ہے، جس میں تانیث کی علامت ظاہر ہو۔ جیسے مُسَلِّمَةٌ یا مونث معنوی، ہو جیسے شَمْسُ (سورج)

اسم تانیث کے غیر منصرف ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ:

۱۔ وہ کسی کا علم ہو اور اس کے آخر میں ة ہو۔ جیسے طَلْحَةُ، مَكَّةُ، عَائِشَةُ

۲۔ علم ہو، مونث معنوی ہو، کلہ تین حروف سے زائد ہو۔ جیسے زَيْنَبُ

۳۔ ثلاثی ہو اور درمیانی حرف متحرک ہو۔ جیسے مَقْرُ (جہنم)

۴۔ ثلاثی ہو، مونث کا عربی علم ہو تو اسے منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح پڑھنا

جائز ہے جیسے ذَعْدٌ ذَعْدٌ هِنْدٌ هِنْدٌ

نوٹ: ہر وہ اسم، جس کے آخر میں تانیث کی علامت الف مقصورہ یا الف ممدودہ ہو، وہ غیر منصرف ہوتا ہے۔ جیسے حَمْرَاءُ، صَحْرَاءُ، أَفْعَى، حُبْلَى

تانیث بالالف دو سببوں کے قائم مقام ہوتی ہے۔

معرفہ: وہ اسم ہے، جو کسی کا علم ہو۔ جیسے سَعَادُ، زَيْنَبُ، اس میں دوسرا سبب تانیث ہے۔

عجمہ: وہ اسم ہے، جو عربی کے سوا دوسری زبان میں علم ہو اس کے غیر منصرف ہونے کے لئے شرط ہے کہ:

۱۔ حروف تین سے زائد ہوں۔ جیسے إِبْرَاهِيمُ، إِسْمَاعِيلُ وغیرہ

۲۔ ثلاثی ہو، لیکن درمیانی حرف متحرک ہو۔ جیسے شَتْرُ (قلعہ کا نام)

۳۔ ثلاثی اور مذکر کا علم ہو اور درمیانی حرف ساکن ہو تو وہ منصرف ہوگا جیسے لُوْطُ نُوحُ

۴۔ ثلاثی ہو، عجمی ہو، مونث کا علم ہو اور درمیانی حرف ساکن ہو تو اسے غیر منصرف پڑھنا واجب ہے۔ جیسے مَاءٌ وَّ جُوزٌ (پانی کے نام)۔ ان تمام میں ایک سبب علیت اور دوسرا عجم ہے۔

ترکیب: وہ دو کلمات، جو اضافت اور اسناد کے بغیر مرکب ہو کر علم بن جائیں۔ جیسے بَعْلَبْكَ، حَضَرَ مَوْتُ، مَعْدِيْكَرَبْ

بشرطیکہ اس کے آخر میں وَفِيْہِ کا کلمہ نہ ہو، اس میں دوسرا سبب علیت ہے۔
جمع منتہی المجموع: وہ جمع ہے، جس کی آگے جمع نہ بن سکے، اس کے پہلے دو حرف مفتوح، تیسری جگہ الف اور اس کے بعد والے حرف کے نیچے زیر ہوتی ہے۔ جیسے مَسَاجِدُ، مَصَابِيْحُ

یہ جمع دوسببوں کے قائم مقام ہے، اگر اس جمع کے آخر میں ة آجائے تو یہ منصرف ہو جاتی ہے۔ جیسے فَرَاذِنَةٌ، صَيَاقِلَةٌ۔ یہ دونوں علم اسم منصرف ہیں۔
وزن فعل: ہر وہ اسم ہے، جو کسی ایسے وزن پر آجائے جو صرف افعال کے ساتھ خاص ہو اور اس میں کوئی دوسرا سبب بھی پایا جائے۔ جیسے شَمْرًا، ذَيْلٌ۔

اگر علم ایسے وزن پر آجائے جو اسماء و افعال میں مشترک ہو تو اس کے غیر منصرف ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ اس کے اول میں حروف اتین میں سے کوئی آجائے۔ جیسے أَحْمَدُ، تَغْلِبُ، يَشْكُرُ

اگر اس کے آخر میں ة آجائے تو منصرف ہو جاتا ہے۔ جیسے يَعْمَلَةٌ
الف نون زائدتان: ان کی کئی صورتیں ہیں:

۱۔ جب یہ علم یا صفت کے آخر میں آجائیں۔ جیسے عُثْمَانُ، عَطَشَانُ
۲۔ ایسی صفت کے آخر میں آجائیں، جس کی مونث میں ة نہ ہو۔ جیسے جَوْعَانُ، غَضْبَانُ

۳۔ ایسی صفت کے آخر میں آجائیں، جس کی مونث ہی نہ ہو۔ جیسے رَحْمَنُ

اگر ایسی صفت کے آخر میں آجائیں جس کی مونث میں ة آتی ہو تو وہ منصرف ہوتی ہے۔ جیسے نَدَمَانٌ مَوْنُثٌ نَدَمَانَةٌ

نوٹ: ہر وہ اسم، جس کے غیر منصرف ہونے کا دوسرا سبب علیت ہو، اگر اسے نکرہ بنا دیا جائے تو اس کے آخر میں کسرہ ادرتوین آجاتی ہے۔ جیسے جَاءَ نَبِيٌّ طَلْحَةُ وَطَلْحَةُ آخِرٌ

خلاصہ بحث

مذکورہ بالا بحث سے یہ معلوم ہوا کہ تین قسم کے اسماء غیر منصرف استعمال ہوتے ہیں:

۱۔ اعلام ۲۔ صفات ۳۔ اسماء

غیر منصرف اعلام کی صورتیں: ۱۔ جب مَوْنُثٌ کا علم ہو، خواہ مَوْنُثٌ لفظی ہو یا مَوْنُثٌ معنوی۔ جیسے طَلْحَةُ، عَائِشَةُ، زَيْنَبُ

۲۔ جب عجمی ہو، ثلاثی ساکن الوسط نہ ہو۔ جیسے إِسْرَائِيلُ، مِيكَائِيلُ

۳۔ جب مرکب مزجی ہو اور اس کے آخر میں وَيْہ کا کلمہ نہ ہو۔ جیسے بعلبک

۴۔ جب اس کے آخر میں الف نون زائد تان آجائیں۔ جیسے عَفَّانُ، نُعْمَانُ،

فَحْطَانُ

۵۔ جب فعل کے وزن پر آجائے۔ جیسے يَثْرِبُ، يَعْرُبُ اور اس کے آخر میں تاء تانیث نہ ہو۔

۶۔ جب فَعْلٌ کے وزن پر آجائے اور فَاعِلٌ کے وزن سے معدول ہو۔ مُضَرُّ

غیر منصرف صفات کی صورتیں: ۱۔ جب صفت کا صیغہ فَعْلَانٌ کے وزن پر ہو اور اس کی مونث میں ة نہ ہو جیسے سَكْرَانٌ

۲۔ أَفْعُلٌ کے وزن پر آجائے اور اس کی مَوْنُثٌ میں ة نہ ہو۔ جیسے أَبْيَضُ، أَسْبَقُ

۳۔ واحد سے لے کر دس تک اسمائے اعداد فَعَالٌ یا مَفْعَلٌ کے وزن پر آجائیں۔ جیسے أَحَادُ، مَوْحَدٌ، رُبَاعٌ، مَرْبِعٌ

۳۔ اُخْرُ، جُمْعُ جب کہ یہ اُخْرٰی اور جُمْعٰی کی جمع ہوں۔

غیر منصرف اسماء کی صورتیں: ۱۔ وہ اسم یا صفت، جس کے آخر میں الف تانیث

مقصورہ یا ممدودہ آجائے۔ جیسے صُغْرٰی، نَعْمٰی، صُحْرٰء، حَمْرٰء

۲۔ وہ اسم، جو جمع انتہی الجموع کے وزن پر آجائے۔ جیسے مَدَارِسُ، عَصَافِيرُ

سوالات

۱۔ کیا غیر منصرف کے آخر میں کسرہ آسکتا ہے؟

۲۔ عدل کے غیر منصرف ہونے کے کتنے وزن ہیں؟

۳۔ درج ذیل کلمات میں سے منصرف اور غیر منصرف الگ الگ کریں اور ان کے

اسباب کی وضاحت کریں:

حَدَائِقُ أَشْجَارُ فَيْحَاءُ لِيَفْرُبُولُ سُبَاعُ طَوَاوِيسُ

أَرَامِلُ دَوْلَةٌ صَوَامِعُ صَلَوَاتُ أَحَادِيثُ نَعْسَانُ

صَدَيَانُ كُبْرُ، شَابُ قَرْنَاهَا تَابِطُ شَرًّا عُمَرَوِيَه

عِزْرَائِيلُ مَشْنَى۔

۴۔ غیر منصرف صفات کی کیا شرائط ہیں؟

سبق: ۱۰

مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کا بیان

جملہ خواہ اسمیہ ہو یا فعلیہ، اس کے اصلی جزء صرف دو ہیں:

۱۔ مندا لیہ ۲۔ مند

ان کے علاوہ جو کچھ ہوتا ہے خواہ جار مجرور ہو یا ظرف، انہیں متعلقات جملہ کہتے ہیں، ان میں بعض مرفوع، بعض منصوب اور بعض مجرور ہوتے ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ مرفوعات ۲۔ منصوبات ۳۔ مجرورات

مرفوعات: ان سے مراد آٹھ چیزیں ہیں، جو مرفوع پڑھی جاتی ہیں:

۱۔ مبتدا ۲۔ خبر ۳۔ فاعل ۴۔ نائب الفاعل

۵۔ افعال ناقصہ کا اسم ۶۔ حروف مشبہ بالفعل کی خبر

۷۔ ما ولا مشابہ بلیس کا اسم ۸۔ لانی جنس کی خبر

منصوبات: ان سے مراد وہ بارہ چیزیں ہیں جو منصوب ہوتی ہیں:

۱۔ مفعول بہ ۲۔ مفعول مطلق ۳۔ مفعول فیہ ۴۔ مفعول لہ

۵۔ مفعول معہ ۶۔ حال ۷۔ تمیز ۸۔ مستثنیٰ

۹۔ افعال ناقصہ کی خبر ۱۰۔ حروف مشبہ بالفعل کا اسم

۱۱۔ ما ولا مشابہ بلیس کی خبر ۱۲۔ لانی جنس کا اسم

مجرورات: ان سے مراد وہ دو چیزیں ہیں، جو مجرور ہوتی ہیں:

۱۔ مضاف الیہ ۲۔ مجرور بحرف جر

چونکہ کلام میں مقصود بالذات مرفوعات ہیں، اس لئے سب سے پہلے ان کی تفصیل

بیان کی جاتی ہے۔

سبق: ۱۱

مرفوعات کا بیان

مرفوعات جمع ہے مرفوع کی، مرفوع اس شے کو کہتے ہیں جس پر رفع ہو،

۱- جملہ اسمیہ

جملہ اسمیہ وہ جملہ ہے، جو مبتدا اور خبر سے مل کر بنتا ہے، مبتدا کو مسند الیہ اور خبر کو مسند

کہتے ہیں، مبتدا اور خبر دونوں کا آخر مرفوع ہوتا ہے، ان کا عامل یعنی رفع دینے والا، معنوی

ہوتا ہے۔ جیسے مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، اللّٰهُ وَاٰحِدٌ، اللّٰهُ اور مُحَمَّدٌ مبتدا

رَسُوْلُ اللّٰهِ اور وَاٰحِدٌ خبر ہیں

مبتدا اور خبر کے احکام

۱- مبتدا وہ اسم ہوتا ہے، جو ابتدائے کلام میں آتا ہے اور مسند الیہ ہوتا ہے، یہ عموماً

معرفہ ہوتا ہے یا نکرہ مخصوص۔ جیسے الشَّجَرُ طَوِيْلٌ، طِفْلٌ صَغِيْرٌ جَمِيْلٌ

۲- خبر وہ شے ہوتی ہے جو مبتدا کے ساتھ مل کر جملہ مفیدہ بناتی ہے، یہ کبھی مفرد ہوتی

ہے۔ جیسے الْعَدْلُ مَحْمُوْدٌ، اور کبھی جملہ ہوتی ہے۔ جیسے الْقَلَمُ يَكْتُبُ (قلم لکھتا

ہے)، ان مثالوں میں مَحْمُوْدٌ اور يَكْتُبُ خبر ہیں۔

مبتدا کے احکام

مبتدا عموماً معرفہ ہوتا ہے۔ جیسے الْفَاہِرَةُ مَشْهُوْرَةٌ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے، البتہ

نکرہ صرف دو صورتوں میں مبتدا بن سکتا ہے:

۱- جب وہ عموم پر دلالت کرے۔ جیسے مَا تَلْمِيْذٌ غَايْبٌ (کوئی طالب علم غائب

نہیں)

جب نکرہ سے پہلے حرف نفی یا حرف استفہام آجائے تو یہ عموم پر دلالت کرتا ہے۔

جیسے مَا مُجْتَهَدٌ غَائِبٌ (کوئی محنتی غائب نہیں)، هَلْ كَرِهْتُمْ ذَاهِبٌ (کیا کوئی محنتی جانے والا ہے؟)

۲۔ جب وہ مخصوص ہو، جیسے كِتَابٌ تَلْمِيذٌ مَفْقُودٌ

نکرہ کو مخصوص کرنے کی صورتیں: نکرہ درج ذیل صورتوں میں مخصوص ہو جاتا ہے:

۱۔ اضافت سے: جب اسے دوسرے نکرہ کی طرف مضاف کیا جائے تو یہ نکرہ مخصوص بن جاتا ہے۔ جیسے طَالِبٌ إِحْسَانٍ وَاقِفٌ (نیکی کا طالب کھڑا ہے)

۲۔ صفت لگانے سے: جب اس کی صفت دوسرے اسم نکرہ سے لگائی جائے تو یہ خاص ہو جاتا ہے۔ جیسے تَلْمِيذٌ مُجْتَهِدٌ فَائِزٌ (محنتی شاگرد کامیاب ہے)

۳۔ جب خبر ظرف یا جار مجرور ہو اور مبتدا سے پہلے آجائے۔ جیسے عَلَى الشَّجَرَةِ طَائِرٌ، عِنْدِي كِتَابٌ، ان مثالوں میں عَلَى الشَّجَرَةِ اور عِنْدِي خبر مقدم اور طَائِرٌ اور كِتَابٌ نکرہ مبتدا موخر ہیں۔

۴۔ جو اپنے ما بعد میں عمل کر رہا ہو۔ جیسے رَغْبَةٌ فِي الْخَيْرِ خَيْرٌ (بھلائی میں رغبت کرنا بہتر ہے) رَغْبَةٌ فِي الْخَيْرِ مبتدا ہے۔

۵۔ جب دعا کے لئے استعمال کیا جائے۔ جیسے سَلَامٌ عَلَى الْيَاسِينِ

۶۔ جب وہ مصغر ہو۔ جیسے رُجَيْلٌ عِنْدِي

۷۔ جب وہ لَوْلَا کے بعد واقع ہو۔ جیسے لَوْلَا اضْطَبَّارٌ لَمَا فَازَ أَحَدٌ (اگر صبر کرنا نہ ہوتا تو کوئی کامیاب نہ ہوتا) اس میں اضْطَبَّارٌ مبتدا ہے جس کی خبر محذوف ہے۔

خبر کے احکام

۱۔ مبتدا کی خبر کبھی مفرد ہوتی ہے۔ جیسے الكتاب مفید

۲۔ خبر کبھی جملہ اسمیہ واقع ہوتی ہے اور کبھی جملہ فعلیہ، اس جملہ میں ایک ضمیر بارز

(ظاہر) یا مستتر (پوشیدہ) کا ہونا ضروری ہے جو تذکیر و تانیث، واحد،ثنیہ، جمع ہونے میں

مبتدا کے مطابق ہو۔ جیسے اَلْبُسْتَانُ اَزْهَارُهُ جَمِیْلَةٌ، اَلْکَرِیْمُ یُسَاعِدُ اَلْیَتِیْمَ (سخی یتیم کی مدد کرتا ہے) اَلْبُسْتَانُ اور اَلْکَرِیْمُ مبتدا اَزْهَارُهُ جَمِیْلَةٌ اور یُسَاعِدُ اَلْیَتِیْمَ خبر ہیں اَزْهَارُهُ میں ہ ضمیر اور یُسَاعِدُ میں هُوَ ضمیر مبتدا کی طرف لوٹ رہی ہے اور اس ضمیر کو ضمیر عائد کہتے ہیں۔

۳۔ کبھی مبتدا کی خبر ظرف یا جار مجرور ہوتی ہے۔ جیسے اَلْطَافُ فَوْقَ السَّقْفِ (پرنده چھت کے اوپر ہے)۔ ان مثالوں میں مسجد میں ہے، اَلْطَافُ فَوْقَ السَّقْفِ (پرنده چھت کے اوپر ہے)۔ ان مثالوں میں فی الْمَسْجِدِ اور فَوْقَ السَّقْفِ خبر ہیں۔

نوٹ: جب خبر ظرف یا جار مجرور ہو تو اس سے پہلے فعل یا شبہ فعل (اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل اور مصدر) میں سے کسی کا ہونا ضروری ہے، اگر فعل یا شبہ فعل کلام میں موجود ہوں تو اس کو ظرف لغو کہتے ہیں۔ جیسے زَيْدٌ جَالِسٌ عَلَی الْکُرْسِيِّ اور اگر فعل یا شبہ فعل لفظوں میں موجود نہ ہوں تو ان سے پہلے اِسْتَقْرًا، مَوْجُودٌ قَائِمٌ محذوف نکال لیا جاتا ہے؛ ظرف، جار اور مجرور اس کے متعلق ہو جاتے ہیں، اس کو ظرف مستقر کہتے ہیں جیسے فِی الْعُرْفَةِ طَالِبٌ، عِنْدِیْ كِتَابٌ اصل میں اِسْتَقْرًا یا مَوْجُودٌ تھے۔

نوٹ: کبھی مبتدا کی کئی خبریں آتی ہیں۔ جیسے اَلتَّلْمِیْذُ فَايِزٌ مَسْرُورٌ مبتدا کی تقدیم: مبتدا عموماً پہلے آتا ہے، خبر بعد میں آتی ہے۔ مگر کبھی اس کا الٹ بھی ہوتا ہے، درج ذیل صورتوں میں پہلے اسم کو مبتدا بنانا واجب ہے:

۱۔ جب مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں۔ جیسے عَلِیٌّ صَدِیْقِی
۲۔ جب مبتدا اور خبر دونوں تخصیص میں برابر ہوں۔ جیسے اَفْضَلُ مِنْكَ اَفْضَلُ مِیْنِیْ، اَفْضَلُ مِنْكَ مبتدا اور بعد والا حصہ خبر ہے۔

۳۔ جب مبتدا کی خبر جملہ فعلیہ ہو۔ جیسے اَلطِّفْلُ یَضْحَكُ
۴۔ جب مبتدا کو اِنَّمَا یا مَا اور اِلَّا کے ذریعہ خبر کے ساتھ خاص کر دیا جائے۔ جیسے

إِنَّمَا الْحَدِيثُ صُلْبٌ، مَا أَنْتَ إِلَّا شَاعِرٌ (تو تو صرف شاعر ہے)

۵۔ جب مبتدا ایسا کلمہ ہو، جس کا ابتدائے کلام میں لانا ضروری ہو، اور یہ درج ذیل چھ کلمے ہیں:

۱- اسماء استفہام و شرط ۲- کم خبریہ ۳- ماتعجیہ ۴- ضمیر شان یا ضمیر قصہ

۵- اسم موصول ۶- لام ابتدائیہ

۱- اسماء استفہام و شرط وہ اسماء جو استفہام یا شرط کے معنی دیں۔ جیسے مَنْ أَبُوكَ (تیرا باپ کون ہے؟)، مَنْ يُجْتَهِدُ يَفْزُ (جو کوشش کرے گا، کامیاب ہوگا)، مَنْ مبتدا اور بعد والا کلام خبر ہے۔

۲- ماتعجیہ جس کے ساتھ تعجب کا اظہار کیا جائے۔ جیسے مَا أَحْسَنَ زَيْدًا، مَا بِمَعْنَى شَيْءٍ عَظِيمٍ مبتدا اور أَحْسَنَ زَيْدًا خبر ہے۔

۳- کم خبریہ جس کے ساتھ کسی چیز کی کثرت کی خبر دی جائے۔ جیسے كَمْ كِتَابٍ مُفِيدٌ

۴- ضمیر شان یا قصہ وہ ضمیر، جو جملہ کی ابتداء میں بلا مرجع آئے اور بعد والا جملہ اس کی تفسیر بیان کرے، اگر مذکر ہو تو ضمیر شان اور مؤنث ہو تو ضمیر قصہ کہلاتی ہے۔ جیسے هِيَ الْبِنْتُ تَجْتَهِدُ، هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، یہاں هِيَ اور هُوَ مبتدا ہیں۔

۵- لام ابتدائیہ وہ اسم، جس سے پہلے لام مفتوح ابتدائیہ آجائے۔ جیسے لَزَيْدٍ مُجْتَهِدٍ

۶- اسم موصول وہ اسم، جس میں شرط کے معنی پائے جائیں اس کی خبر سے پہلے "ف" آجائے۔ جیسے الَّذِي يُجِيبُ فَلَهُ جَائِزَةٌ

خبر کی تقدیم: خبر کا چار مقامات پر مقدم کرنا واجب ہے:

۱۔ جب خبر ایسا کلمہ ہو جس کا ابتدائے کلام میں لانا ضروری ہو۔ جیسے أَيْنَ كِتَابُكَ، مَتَى الْإِمْتِحَانُ، كَيْفَ الْخَلَاصُ

۲۔ جب خبر کو انما یا ما اور اِلا کے ذریعہ مبتدا کے ساتھ خاص کیا جائے۔ جیسے
 اِنَّمَا السَّابِقُ مُحَمَّدٌ، مَا الْخَطِيبُ اِلَّا عَلِيٌّ

۳۔ جب خبر ظرف یا جار مجرور اور مبتدا نکرہ ہو۔ جیسے عِنْدِي سَيَّارَةٌ لِلدَّارِ بَابُ
 ۴۔ جب مبتدا میں ایسی ضمیر ہو جو خبر کے کسی جز کی طرف لوٹے۔ جیسے عَلِيٌّ
 الْحِصَانُ سَرْجُهُ۔ اس مثال میں ہ ضمیر حصان کی طرف لوٹ رہی ہے۔

مبتدا اور خبر کی مطابقت

جب خبر اسم مشتق یا اسم منسوب ہو تو واحد، ثنویہ، جمع، مذکر اور مونث میں اس کا مبتدا
 کے مطابق ہونا ضروری ہے جیسے اَلتِّلْمِيذُ حَاضِرٌ، اَلْبِنْتُ ذَكِيَّةٌ، اَلشَّجَرَتَانِ
 مُثْمِرَتَانِ، اَلرِّجَالُ مُجْتَهِدُونَ

اگر مبتدا جمع مکسر یا جمع غیر ذوی العقول ہو تو خبر مفرد مونث بھی آسکتی ہے۔ جیسے
 اَلْكِتَابُ مُفِيدَةٌ، اَلْجِبَالُ شَامِخَةٌ يَا شَامِخَاتِ

سوالات

- ۱- مبتدا اور خبر کی مطابقت کن چیزوں میں ضروری ہے؟
- ۲- خبر کی کتنی اقسام ہیں؟
- ۳- درج ذیل عبارات میں مبتدا، معرّفہ اور مکررہ الگ الگ کریں:
 السَّيَّارَاتُ كَثِيرَةٌ بِالْمَدِينِ وَالْقُرَىٰ وَلَهَا مَنَافِعٌ وَفِيهَا مَضَارٌ،
 الرَّجُلُ صَادِقُ الْوَعْدِ، عَدُوِّيْ عَدُوٌّ لَّكُمْ، أَبُوكَ يَأْتِي غَدًا مِنْ دِهْلِي،
 آيَاتُ اللَّهِ كَثِيرَةٌ فِي الْأَفَاقِ، الْأَطْفَالُ تَنَاولُوا الْفَطُورَ فِي الْعُرْفَةِ، فِي
 الْعُرْفَةِ بِسَاطٍ، فِي فَنَاءِ الْمَدْرَسَةِ احْتِفَالٌ عَظِيمٌ، فَوْقَ رُؤُسِنَا سَمَاءٌ
- ۴- ظرف کی کتنی قسمیں ہیں؟ درج ذیل عبارات میں جو محذوف ہیں وہ نکالو:
 فِي الْمَصَانِعِ عُمَالٌ، فِي الْمَزَارِعِ كَلْبٌ، تَحْتَ الْأَرْضِ مَاءٌ، فِي
 الدارِ صَبِيٌّ، فِي كُلِّ يَوْمٍ حَادِثَةٌ
- ۵- وہ کون سے کلمات ہیں؟ جن کا ابتداء میں لانا واجب ہے۔
- ۶- خبر کی تقدیم کن صورتوں میں واجب ہے؟

سبق: ۱۲

مبتدا اور خبر کا حذف

جب کلام میں ایسی دلیل موجود ہو جو مبتدا اور خبر کے حذف پر دلالت کرے تو ان کا حذف کبھی جائز اور کبھی واجب ہوتا ہے۔ جیسے وَاللّٰہِ اَسَدٌ، اس جگہ اَسَدٌ سے پہلے ہَذَا محذوف ہے نَظَرْتُ اِلٰی الْمَرِيضِ فَاِذَا هُوَ اِس جگہ مَيِّتٌ خبر محذوف ہے۔

مبتدا کا حذف: مبتدا کے حذف کرنے کی چار صورتیں ہیں:

۱۔ جب مبتدا کی خبر مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم ہو۔ جیسے نِعْمَ الْفَاتِحُ صَلَاحُ الدِّينِ، بِئْسَ الْعَادَةُ خُلْفُ الْوَعْدِ (بری عادت وعدہ کی خلاف ورزی ہے) اس جگہ صَلَاحُ الدِّينِ اور خُلْفُ الْوَعْدِ سے پہلے هُوَ مبتدا محذوف ہے۔

۲۔ جب صفت مدح، ذمہ یا رحم کے لئے موصوف سے الگ کر دی جائے۔ جیسے اِرْحَمْ عَلٰی الْمُسْكِيْنَ الْبَائِسُ (تو مسکین پر رحم کر جو مفلس ہے)، الْبَائِسُ سے پہلے هُوَ مبتدا محذوف ہے۔

۳۔ جب مصدر عمل میں فعل کے قائم مقام ہو۔ جیسے ثَبَاتٌ فِیْ شِدَّتِيْ، ثَبَاتٌ سے پہلے اَمْرِيْ مبتدا محذوف ہے (میرا کائناتی میں ثابت قدم رہنا ہے)

۴۔ جب خبر صراحتہ قسم کا شعور دلائے۔ جیسے فِیْ ذِمَّتِيْ لَا اِرْحَمَنَّ عَلٰی الْيَتِيْمِ (بخدا میرے ذمہ ہے کہ میں ضرورتاً یتیم پر رحم کروں گا) فِیْ ذِمَّتِيْ کے بعد يَمِيْنٌ مبتدا محذوف ہے۔

مذکورہ بالا ان چار صورتوں میں مبتدا کو حذف کرنا واجب ہے۔

خبر کا حذف: چار مقامات پر خبر کو حذف کرنا بھی واجب ہے:

۱۔ جب مبتدا صراحتہ قسم کا شعور دلائے۔ جیسے يَمِيْنُ اللّٰهِ لَا نُصِفُّ الْمَظْلُوْمَ

۱۔ تعریف، برائی

(اللہ کی قسم میں ضرور مظلوم کے ساتھ انصاف کروں گا) یَمِينُ اللّٰهِ کے بعد قَسَمِيْ خبر محذوف ہے۔

۲۔ جب مبتدا لَوْلَا کے بعد ہو اور خبر، ایسا شبہ فعل ہو جو عموم پر دلالت کرے۔ جیسے مَوْجُوْدٌ اور كَائِنٌ وغیرہ۔ جیسے لَوْلَا النَّيْلُ لَكَانَتْ مِصْرٌ قَفْرًا (اگر نیل نہ ہوتا تو مصر چٹیل میدان ہوتا) النَّيْلُ کے بعد مَوْجُوْدٌ خبر محذوف ہے۔

۳۔ جب مبتدا کے ساتھ ایسی واو عاطفہ ملی ہوئی ہو، جو مصاحبت پر دلالت کرے۔ جیسے كَلُّ عَمَلٍ وَ جَزَاؤُهُ، اس جگہ مُقْتَرِنَانِ خبر محذوف ہے۔

۴۔ جب مبتدا کے بعد ایسا حال آئے جو خود خبر نہ بن سکے اور مبتدا ایسا مصدر ہو، جو اپنے معمول کی طرف مضاف ہو یا مبتدا اسم تفضیل ہو، جو مصدر صریح یا مصدر موصول کی طرف مضاف ہو۔ جیسے اِحْتِرَامِيَّ التَّلْمِيْذِ مُهَذَّبًا (میرا ایسے طالب علم کا احترام کرنا ہے جو مہذب ہے)، اَكْثَرُ حَبِيْبِيَّ الزَّهْرَةَ نَاصِرَةً (ترتازہ پھولوں کے ساتھ میری محبت سب سے زیادہ ہے) ان مثالوں میں حَاصِلٌ خبر محذوف ہے۔

سوالات

۱۔ درج ذیل فقرات کی ترکیب نحوی کریں اور جو محذوف ہوں، ان کو ظاہر کریں اور ان کے حذف کا سبب بتائیں:

اجْتَنِبِ اللَّئِيْمَ الْخَسِيْسُ، بَشَسَ الْمَالُ الْحَرَامُ، عَزَمَ ثَابِتٌ فِي غَيْفِي، لَا غِطْفَنَ عَلَيَّ الْبَائِسِيْنَ، الْجُنْدِيُّ وَ سَلَاخُهُ، لَعَمْرُكَ لَا خِلَاصَنَّ لَكَ الْوَدُّ

سبق: ۱۳

نواسخ جملہ

نواسخ جمع ہے، اس کا مفرد ناسخ ہے، جو نسخ سے نکلا ہے۔ نسخ کا لغوی معنی زائل کرنا اور اثر مٹا دینا ہے، اصطلاح میں نواسخ جملہ سے مراد وہ افعال اور حروف ہیں، جو جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اس کے پہلے حکم کو ختم کر دیں۔ کیونکہ مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں اور بعض اوقات ان سے پہلے کچھ ایسے افعال اور حروف آتے ہیں، جو مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب اور بعض مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع اور بعض دونوں کو نصب دیتے ہیں انہیں نواسخ جملہ کہتے ہیں۔ اور یہ تعداد میں چھ ہیں:

۱۔ افعال ناقصہ ۲۔ افعال مقاربہ ۳۔ ما و لام مشبہتان بلیس

۴۔ حروف مشبہ بالفعل ۵۔ لانی جنس ۶۔ افعال قلوب

۱۔ افعال ناقصہ اور ان کے مشتقات

یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، مبتدا کو رفع دیتے ہیں، اسے ان کا اسم کہتے ہیں اور خبر کو نصب دیتے ہیں اور اسے ان کی خبر کہتے ہیں۔ جیسے کَانَ الطَّالِبُ وَاقِفًا،

مَا زَالَ الشَّجَرُ مُشْمِرًا

وجہ تسمیہ: ناقصہ نقص سے نکلا ہے اور اس کا معنی ہے نامکمل ہونا۔ چونکہ یہ افعال لازم ہیں اور فعل لازم کی طرح فاعل کے ساتھ مل کر مکمل جملہ نہیں بنتے بلکہ فاعل کی صفت بیان کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، لہذا انہیں ناقصہ کہتے ہیں۔ ان کے فاعل کو ان کا اسم اور صفت فاعل کو ان کی خبر کہہ دیتے ہیں۔ یہ تعداد میں تیرہ ہیں:

کَانَ، صَارَ، أَضْبَحَ، أَمْسَى، أَضْحَى، ظَلَّ، بَاتَ، مَا بَرِحَ، مَا زَالَ،

مَا فَتَى، مَا انْفَكَّ، مَا دَامَ، لَيْسَ

عمل کی تفصیل

کَانَ: یہ چار معانی میں استعمال ہوتا ہے: (۱) ناقصہ (۲) تامہ (۳) زائدہ (۴) بمعنی صار

۱- کَانَ ناقصہ: یہ اپنے اسم کی خبر کو زمانہ ماضی میں ثابت کرنے کے لئے آتا ہے، خواہ خبر کا اسم سے جدا ہونا ناممکن ہو۔ جیسے کَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا، یا اس کا اسم سے جدا ہونا ممکن ہو۔ جیسے کَانَ الْمَاءُ بَارِدًا (پانی ٹھنڈا تھا)

۲- کَانَ تامہ: یہ صرف فاعل کے ساتھ مل کر مکمل جملہ بن جاتا ہے، اسے خبر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس وقت یہ ثَبَّتَ اور حَصَلَ کا معنی دیتا ہے۔ جیسے کَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ اس مثال میں کان تامہ ہے۔

۳- کَانَ زائدہ: وہ کَانَ ہے کہ اگر اسے کلام سے نکال دیا جائے تو معنی مقصود میں فرق نہ آئے۔ اس کے زائد ہونے کی دو شرطیں ہیں:

ایک یہ کہ صیغہ ماضی میں ہو۔ جیسے مَا كَانِ أَحْسَنَ زَيْدًا، دوسری یہ کہ جار مجرور کے سوا دو متلازم چیزوں کے درمیان آئے۔ جیسے الْقِطَارُ كَانِ مُتَحَرِّكًا ان دونوں مثالوں میں کَانَ زائدہ ہے۔

۴- کان بمعنی صار: وہ کان ہے جو صَارَ کی طرح اسم کی حالت تبدیل کرنے کے لئے آئے۔ جیسے کَانَ الشَّجَرُ مُشِيمًا (درخت پھل دار ہو گیا)

خصوصیات: جب کَانَ سے فعل مضارع بنایا جائے اور اس سے پہلے حرف جازم آجائے تو اس کے آخر سے نون گر جاتا ہے۔ بشرطیکہ سکون وقف کی وجہ سے نہ ہو اور ضمیر منصوب متصل یا کوئی دوسرا ساکن اس کے ساتھ نہ ملا ہو۔ جیسے لَمْ أَكُ بَعِيًّا، یہ اصل میں لَمْ أَكُنْ تھا مگر لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ اور لَمْ يَكُنْهُ میں نون حذف نہیں ہوگا کیونکہ پہلی جگہ دوسرے ساکن سے اور دوسری مثال میں ضمیر منصوب سے ملا ہوا ہے۔

صَارَ: یہ اپنے اسم کی حالت یا صفت کو تبدیل کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے صَارَ الْمَاءُ جَلِيدًا (پانی جم گیا)، صَارَ الْعَيْبُ نَاضِحًا (انگور پک گئے)

أَصْبَحَ (صبح کا وقت ہوا)، أَمْسَى (شام کا وقت ہوا)، أَضْحَى (چاشت کا

وقت ہوا)

یہ تینوں افعال اپنے اپنے اسم کی خبر کو اپنے اپنے وقتوں کے ساتھ ملانے کے لئے آتے ہیں، یعنی اَصْبَحَ صبح کے وقت کے ساتھ، اَضْحَى چاشت کے وقت کے ساتھ، اَمْسَى شام کے وقت کے ساتھ۔ جیسے اَصْبَحَ التِّلْمِیْذُ مُصَلِّیًّا (طالب علم نے صبح کے وقت نماز پڑھی)، اَمْسَى الطِّفْلُ بَاكِیًّا (شام کے وقت بچہ رویا)، اَضْحَى الْفَلَاحُ مُسْتَرِیْحًا (چاشت کے وقت کسان آرام پانے والا ہوا)

ظَلَّ: یہ اپنے اسم کی خبر کو دن کے ساتھ خاص کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے ظَلَّ الْقَارِسُ ذَاهِبًا (شاہسوار دن کے وقت گیا)

بَاتَ: یہ اپنے اسم کی خبر کو رات کے وقت کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ جیسے بَاتَ الْمَرِیْضُ نَائِمًا (مریض رات کے وقت سویا)۔

نوٹ: اَمْسَى، اَصْبَحَ، اَضْحَى، ظَلَّ، بَاتَ، یہ پانچوں افعال بھی سَمَانٌ کی طرح کبھی صَارَ کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں، اس وقت ان سے وقت مراد نہیں ہوتا، صرف تبدیلی حالت مقصود ہوتی ہے۔ جیسے اَمْسَى الْعُبَّارُ نَائِرًا، فَاصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ اِخْوَانًا، ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا، اَضْحَى الطَّالِبُ مُجْتَهِدًا
لَیْسَ: یہ اپنے اسم سے زمانہ حال میں خبر کی نفی کرتا ہے۔ جیسے لَیْسَ الْكِسْلَانُ نَاجِحًا (ست آدمی کامیاب نہیں ہے)

یہ فعل جامد ہے، اصل میں لَیْسَ تھا، کثرت استعمال کی وجہ سے کسرہ حذف کر دیا، ماضی کے سوا اس سے کوئی فعل نہیں آتا، جب اس کی خبر سے پہلے ب حرف جر آجائے تو اس کی خبر لفظ مجرور اور محلا منصوب ہوتی ہے۔ جیسے لَیْسَ التِّلْمِیْذُ بِرَاسِبٍ (طالب علم فیل نہیں ہے)۔

۱ غبار اڑنے والا ہو گیا۔ ۲ تم اس کے انعام سے بھائی بھائی ہو گئے۔

۳ اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا۔ ۴ طالب علم تنہی ہو گیا۔

مَا زَالَ، مَا بَرِحَ مَا فِتْيٌ، مَا انْفَكَّ: یہ چاروں افعال اپنے اسم کی خبر کے استمرار کے لئے آتے ہیں، ان سے پہلے ما حرف نفی آتا ہے جیسے مَا زَالَ الْمَطْرُ غَزِيْرًا (بارش موسلا دھار برستی رہی)، مَا بَرِحَ الْمَرِيضُ مُتَوَجِّعًا (مریض درد محسوس کرتا رہا)

نوٹ: افعال استمرار کا فعل مضارع بھی ماضی کی طرح عمل کرتا ہے۔ جیسے لَا يَزَالُ الْمَطْرُ غَزِيْرًا

مَا دَامَ: یہ تعین وقت کے لئے آتا ہے، اس سے پہلے ما مصدریہ ظرفیہ ہے، یہ اپنے اسم اور خبر سے مل کر اپنے سے پہلے فعل یا شبر فعل کی ظرف بنتا ہے، اس سے مضارع اور امر کے صیغے نہیں آتے۔ جیسے لَا تَقْرَأْ مَا دَامَ النُّوْرُ ضَيِيْلًا (تو مت پڑھ، جب تک روشنی کمزور ہے)

ضروری احکام

مذکورہ بالا تمام افعال ناقصہ کی خبر کو ان کے اسم سے پہلے ذکر کرنا جائز ہے۔ جیسے

أَمْسَى نَازٍ لِأَنَّ الْمَطْرُ لَيْسَ اور وہ افعال جن سے پہلے مَا آتا ہے، ان کی خبر کو نفس افعال سے مقدم کرنا جائز نہیں، باقی افعال ناقصہ کی خبر ان سے پہلے آ سکتی ہے۔ البتہ ان تمام افعال سے ان کے اسم کو ان سے مقدم کرنا جائز نہیں۔

لَيْسَ، مَا زَالَ، مَا بَرِحَ، مَا انْفَكَّ کے علاوہ یہ تمام افعال ناقصہ کبھی تامہ بھی استعمال ہوتے ہیں جیسے فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُنۡسَوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿٥٠﴾ (اللہ تعالیٰ پاک ہے ہر عیب سے جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو)، خُلِدَ اَيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّلُوْتُ وَالْاَرْضُ ﴿٤﴾ (وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں)، صِرْتُ مِنْ مَّكَانٍ اِلَى مَّكَانٍ، (میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوا)

سوالات

۱- کَانَ، صَارَ، اَمْسَى کس کس معنی میں استعمال ہوتے ہیں؟

۲- مَا زَالَ اور مَا دَامَ میں مَا کیسا ہے؟

۳- درج ذیل جملوں سے پہلے، افعال ناقصہ لگا کر اعراب لگائیں:

اللہ غفور، الحاکم عادل، الثوب نظیف، الجوّ معتدل،
المسلمون فائزون، الكتاب رخیص، التلمیذات مجتہدات،
المریضان صابران، ابوک مخلص، السارقون محبوسون، اخوک
طیب ماہر، الکفار فی جہنم۔

۴- درج ذیل عبارات سے افعال ناقصہ الگ کریں اور ان کے اسم اور خبر پہچانیں:

فَلَاتَكُ فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ، اُسْكُتْ مَا دَامَ السُّكُوتُ نَافِعًا، قَدْ يُضْحِي
العَبْدُ سَيِّدًا، اِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا اَبَدًا مَا دَامُوا فِيهَا، اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ،
النَّاسُ لَيْسُوا سَوَاءً، مَا زِلْنَا نَاطِرِينَ اِلَى زَهْرَةَ الْوَرْدِ، مَا اَنْفَكُ الْبَاطِلُ
مَهْزُومًا

۵- مَا دَامَ التَّلْمِيذُ يَجْتَهِدُ کو پورا جملہ بننے کے لئے کس چیز کی ضرورت ہے؟

سبق: ۱۴

۲- افعال مقاربہ و رجاء و شروع

ان سے مراد وہ افعال ہیں جو تَمَّان کی طرح اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے اور محلاً منصوب۔ جیسے كَادَ الْجَوُّ يَغْتَدِلُ (قریب ہے کہ فضا معتدل ہو جائے)

یہ افعال تین طرح کے ہیں: ۱- افعال مقاربہ، ۲- افعال رجاء، ۳- افعال شروع افعال مقاربہ: وہ افعال ہیں، جو اپنے اسم کی خبر کے، قریب ہی واقع ہونے پر دلالت کریں۔ جیسے يَكَادُ الْبَرِيُّ يَخْطِفُ أَبْصَارَهُمْ، (قریب ہے کہ چمک ان کی نگاہوں کو اچک لے)، كَرَبَ الشِّتَاءُ يَنْقِضِي (قریب ہے کہ سردی ختم ہو جائے)، أَوْشَكَ الْمَالُ أَنْ يَنْفَدَ (قریب ہے کہ مال ختم ہو جائے)

نوٹ: كَادَ اور كَرَبَ کی خبر اکثر بغیر أَنْ کے آتی ہے اور أَوْشَكَ کی خبر کے ساتھ اکثر أَنْ آتا ہے۔

افعال رَجَا: وہ افعال ہیں جو اپنے اسم کی خبر کے واقع ہونے کی امید پر دلالت کرتے ہیں اور وہ یہ ہیں: عَسَى، حَرَى، إِخْلَوْلَقْ

عَسَى: یہ فعل جامد ہے، سوائے ماضی کے اور کوئی صیغہ اس سے نہیں آتا اور اس کی خبر کے ساتھ اکثر أَنْ آتا ہے۔ جیسے عَسَى زُبُّكُمْ أَنْ يُرْحَمَكُم (امید ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم فرمائے گا)

حَرَى اور إِخْلَوْلَقْ: ان کی خبر کے ساتھ أَنْ کا لانا واجب ہے۔ جیسے إِخْلَوْلَقْ الْهَوَاءُ أَنْ يَغْتَدِلَ (امید ہے کہ ہوا معتدل ہو جائے)، حَرَى الْغَائِبُ أَنْ يَحْضُرَ (امید ہے کہ غائب حاضر ہو جائے)

نوٹ: ۱- ان کی خبر واحد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں ان کے اسم کے مطابق ہوتی

ہے۔

کبھی ککاذ کی خبر کے ساتھ بھی اَن آجاتا ہے جیسے ککاذ المَطَرُ اَن يَنْقَطِعَ اور عَسَىٰ کی خبر سے اَن حذف ہو جاتا ہے مگر عَسَىٰ کی خبر پر اَن لانا اور ککاذ کی خبر سے اس کا حذف کرنا بہتر ہے۔

۲- افعال رجا کبھی تامہ بھی ہوتے ہیں، صرف فاعل کے ساتھ مل کر مکمل جملہ بن جاتے ہیں، خبر کی ضرورت نہیں ہوتی، اس وقت ان کا فاعل مصدر مؤول ہوتا ہے۔ جیسے عَسَىٰ اَن يَقُوْمَ، اِخْلُوْلُقَ اَن يَّاتِي

۳- افعال شروع: وہ افعال ہیں، جو اپنے اسم کی خبر کی ابتداء پر دلالت کرتے ہیں اور وہ یہ ہیں: شَرَعَ، اَنْشَأَ، اَخَذَ، طَفِقَ، جَعَلَ، عَلِقَ، قَامَ، اَقْبَلَ، هَبَّ ان کی خبر بھی فعل مضارع ہوتی ہے اور اس کے ساتھ اَن کا لگانا ممنوع ہے۔ جیسے طَفِقَ الْجَيْشُ يَتَخَرَّكُ (لشکر حرکت کرنے لگا)، جَعَلَ الرَّعْدُ يَقْصِفُ (بجلی کڑکنے لگی)، اَخَذَ الْمَطَرُ يَنْزِلُ (بارش برسنے لگی)

سوالات

۱- افعال شروع اور افعال رجا کی الگ الگ خصوصیات کیا ہیں؟

۲- افعال مقاربہ اور افعال ناقصہ میں کیا فرق ہے؟

۳- کون سے افعال کی خبر پر اَن کا لانا واجب ہے؟

۴- درج ذیل عبارات میں سے اسم اور خبر کو الگ الگ کریں:

اَوْشَكْتَ السُّحْبُ اَن تُمَطِّرَ، جَعَلَ الْمُؤَسِّرُونَ يَدْهَبُونَ اِلَى مَرِيٍّ، اَخَذَ الزَّرْعُ يَبْسُ مِنَ الْعَطَشِ، عَسَى الرَّخَاءُ اَن يَدُوْمَ، يَكَادُ زَيْتُهَا يَنْفِي عَوْدَ لَوْلَمْ تَسْسِسْهُ نَارًا، طَفِقَ الْعِلْمَانُ يَتَنَافَسُونَ فِي السَّبَاحَةِ، اِخْلُوْلُقْتَ الْحُمَى اَن تُفَارِقَ الْمَرِيضَ

۳- اِنْ، مَا، لَا، لَات

یہ چاروں حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہونے اور نفی کا معنی دینے میں لیس کے مشابہ ہیں، لیس کی طرح یہ بھی اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے مَا الْقُصُورُ شَاهِقَةٌ (محللات بلند و مضبوط نہیں)، اِنْ الْاَنْهَارُ فَاِنْصَتْ (نہریں بننے والی نہیں)

عمل کی تفصیل

اِنْ اور مَا: ۱- یہ دونوں اسم نکرہ اور معرفہ پر داخل ہوتے ہیں۔ جیسے مَا الْاَشْجَارُ مُشْمِرَةٌ (درخت پھل دار نہیں)، مَا رَجُلٌ ذَاهِبًا (آدمی جانے والا نہیں)، اِنْ الْاَنْهَارُ فَاِنْصَتْ

۲- کبھی ان کی خبر پر لیس کی خبر کی طرح ب زائدہ آجاتی ہے، اس وقت خبر لفظاً مجرور محلاً منصوب ہوتی ہے۔ جیسے مَا الْفَقْرُ بَعِيْبٌ، اِنْ الْعِتَابُ بِمُفِيْدٍ ان صورتوں میں یہ عاملہ کہلاتے ہیں۔

جب اِنْ اور مَا کی خبر ان کے اسم سے مقدم ہو یا خبر سے پہلے اِلَّا کا حرف آجائے یا مَا کے بعد اِنْ زائدہ آجائے یا مَا کا تکرار ہو یا ان کی خبر کا معمول ان کے اسم سے پہلے آجائے تو ان کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔ جیسے مَا مُنْطَلِقٌ رَجُلٌ، مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ، مَا اِنْ اَنْتُمْ ذَاهِبُوْنَ، مَا مَا طَالِبٌ قَائِمٌ، مَا طَعَامَكَ زَيْدٌ اِكْلٌ۔ ان مثالوں میں مَا کا عمل باطل ہے، ان صورتوں میں یہ غیر عاملہ کہلاتے ہیں۔

لَا: اس کا اسم اور خبر دونوں اسم نکرہ ہوتے ہیں اور اس کا اسم خبر سے مقدم ہوتا ہے، اس کی خبر پر اِلَّا کا حرف نہیں آتا۔ جیسے لَا زَمَانَ مَسَالِمًا

اگر مذکورہ شرطوں میں سے کوئی شرط مفقود ہو تو اس کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔ جیسے

لَا الرَّجُلُ قَائِمٌ، لَا بُسْتَانٌ إِلَّا مُشِيرٌ، لَا مُسَالِمٌ زَمَانٌ
 لَات: کبھی لاکے آخر میں مبالغہ کے لئے ت لگا دیتے ہیں، اس وقت اس کا اسم اور خبر
 دونوں ایسا اسم ہوتے ہیں جو زمانے پر دلالت کرتے ہیں اور ان میں سے ایک کا حذف
 کرنا ضروری ہوتا ہے، البتہ عموماً اسم حذف ہوتا ہے۔ جیسے لَاتٌ وَقَتٌ نَدَامَةٌ اَصْلُ
 مِثْلُ لَاتِ الْوَقْتِ وَقَتٌ نَدَامَةٌ تَهَا، اسی طرح فَنَادَ وَآوَالَاتٌ حِينَ مَنَاصِ
 اَصْلُ مِثْلُ لَاتِ الْحَيْنِ حِينَ مَنَاصِ تَهَا۔

سوالات

- ۱- درج ذیل فقرات میں ما عاملہ اور غیر عاملہ الگ الگ کرو:
 مَا الظَّالِمُ ذَاهِبًا، مَا نَاجِحٌ ظَالِمٌ، مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ
 مَا لِصَالِ الشَّرْطِيِّ ضَارِبٌ، مَا الْأَشْجَارُ مُورِقَةٌ، وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي
 الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ
- ۲- درج ذیل فقرات کے پہلے مناسب حرف لگا کر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں:
 المدينة واسعة، بستان جميل بل بستانان، الطريق مزدحمة،
 شارع نظيف، القاتلات مقتولات، الرجال قانطون، المسلمان
 قانطان، المضيفان مكرمان، ابوك رجل شريف، العمال ماهرون،
 الوقت وقت فرار، الساعة ساعة اجتهاد
- ۳- ما كاعل كب باطل ہوتا ہے؟
- ۴- لا كاعل كے لئے كيا شرط لگتا ہے؟

سبق: ۱۶

۴- حروف مشبہ بالفعل

یہ چھ حروف ہیں، جو جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں، مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں۔ جیسے إِنَّ التِّلْمِيذَ نَاجِحٌ (بے شک طالب علم کامیاب ہے) یہ درج ذیل ہیں:

إِنَّ، أَنْ (بے شک) كَأَنَّ (گویا کہ) لَكِنَّ (لیکن) لَعَلَّ (شاید کہ) لَيْتَ (کاش کہ)

وجہ تسمیہ: انہیں مشبہ بالفعل اس لئے کہتے ہیں کہ یہ معنی اور عمل میں فعل کے مشابہ ہوتے ہیں۔

عمل کی تفصیل

۱-۲۔ إِنَّ اور أَنَّ: یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اس میں تاکید کا معنی پیدا کرتے ہیں۔ جیسے إِنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللَّهِ (بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں) سَمِعْتُ أَنَّ الْعَالِمَ حَيِّدٌ (میں نے سنا کہ بے شک عالم عمدہ ہے)

۳۔ كَأَنَّ: یہ تشبیہ کے لئے آتا ہے۔ جیسے كَأَنَّ الْأُسْتَاذَ ابْنَ (استاد گویا باپ ہوتا ہے)

۴۔ لَكِنَّ: یہ استدراک کے لئے آتا ہے، یعنی سابقہ کلام میں پیدا شدہ وہم کو دور کرنے کے لئے۔ جیسے الْعَادِمُ حَاضِرٌ لَكِنَّ السَّيِّدَ غَائِبٌ (خادم حاضر ہے لیکن سردار غائب ہے)

۵۔ لَعَلَّ: یہ رجا کے لئے آتا ہے، یعنی ایسی چیز کے حصول کے لئے آرزو کرنا جو قریب الحصول اور محبوب ہو۔ جیسے لَعَلَّ اللَّهُ يَرْحَمُنِي کبھی یہ اشفاق یعنی ایسی چیز کی آرزو کے لئے بھی آتا ہے جو ناپسند ہو۔ جیسے لَعَلَّ زَيْدًا هَالِكٌ اور کبھی یہ علت بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ (تا کہ وہ نصیحت حاصل کرے)

۶- لَيْتَ: یہ تمنی کے لئے آتا ہے، یعنی ایسی چیز کی آرزو کرنا جس کا پورا ہونا ممکن ہو۔
 جیسے لَيْتَ لِي قِنْطَارًا مِّنَ الذَّهَبِ (کاش میرے لئے سونے کا خزانہ ہوتا) یا ایسی
 آرزو کے لئے آتا ہے جس کا حاصل ہونا ناممکن ہو۔ جیسے لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُودُ
 (کاش جوانی کسی دن لوٹ آتی)

نوٹ: کبھی ان چھ حرفوں کے بعد مَا کا فہ آجاتا ہے جو انہیں عمل سے روک دیتا ہے، اس
 وقت یہ افعال پر بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ جیسے إِنَّمَا يُؤْتِي إِلَىٰ آتِنَا إِلَهُكُمْ إِلَهًا وَاحِدًا
 مگر جب لیت کے بعد مَا کا فہ آئے تو اس کی جملہ اسمیہ پر داخل ہونے کی خصوصیت
 زائل نہیں ہوتی۔ اس لئے اس کو عاملہ اور غیر عاملہ بنانا دونوں جائز ہیں۔ جیسے لَيْتَمَا
الْإِنْسَانَ كَامِلًا - لَيْتَمَا السُّرُورُ دَائِمًا

إِنَّ وَ أَنَّ کے استعمال کا فرق

إِنَّ اور أَنَّ دونوں جملہ کے مضمون میں تاکید پیدا کرنے کے لئے آتے ہیں، ان کے استعمال میں فرق یہ ہے کہ إِنَّ ابتدائے کلام میں آتا ہے، اپنے اسم اور خبر سے مل کر مکمل جملہ بن جاتا ہے۔ جیسے إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ۔

اور أَنَّ درمیان کلام میں آتا ہے، اپنے اسم اور خبر سے مل کر مکمل جملہ نہیں بنتا بلکہ کبھی فاعل، کبھی مفعول بہ، کبھی نائب فاعل، کبھی مجرد حرف جر اور کبھی مضاف الیہ ہوتا ہے۔

إِنَّ اور أَنَّ کے استعمال کی الگ الگ صورتیں درج ذیل ہیں۔

إِنَّ کے استعمال کی صورتیں

وہ مقامات، جہاں إِنَّ پڑھا جاتا ہے:

- ۱- جب جملہ کی ابتداء میں آئے۔ جیسے إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۱۵﴾
- ۲- قول اور اس کے مشتقات کے بعد ہو۔ جیسے قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ
- ۳- جواب قسم میں ہو۔ جیسے يَسَّ ۙ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ﴿۱﴾ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۲﴾
- ۴- اسم موصول کے صلہ سے پہلے آجائے۔ جیسے جَاءَ الرَّجُلُ الَّذِي إِنَّهُ لَغَائِبٌ، یہاں إِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر الَّذِي کا صلہ ہے۔
- ۵- حروف تنبیہ کے بعد آئے۔ جیسے أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۳۷﴾
- ۶- اپنے اسم اور خبر سے مل کر حَيْثُ کا مضاف الیہ بنے۔ جیسے اجلس حَيْثُ إِنَّ التِّلْمِيذَ قَائِمًا۔
- ۷- عَلِمَ، شَهِدَ اور ان کے مشتقات کے بعد آئے جب کہ اس کی خبر پر لام مفتوح ہو۔ جیسے وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ ۗ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُفْضِقِينَ لَكَاذِبُونَ ﴿۵﴾

۸- حال کے جملہ سے پہلے آجائے۔ جیسے جَاءَ نَبِيٌّ زَيْدٌ وَإِنَّهُ لَرَاكِبٌ
اِنَّ کے استعمال کی صورتیں

وہ مقامات، جہاں اِنَّ پڑھا جاتا ہے:

۱- جب اپنے اسم اور خبر سے مل کر فعل کا فاعل بنے۔ جیسے سَرَّيْنِي اَنَّ التَّاجِرَ رَابِحٌ
(مجھے تاجر کے نفع مند ہونے نے خوش کیا)

۲- عَلِمَ، شَهِدَ اور ان کے مشتقات کے بعد آئے اور ان کی خبر پر لام مفتوح نہ ہو۔
جیسے عَلِمَ اللهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْتَابُونَ اَنْفُسَكُمْ (اللہ جانتا ہے کہ تم اپنے نفسوں سے
خیانت کر رہے ہو)، شَهِدَ اللهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (اللہ نے گواہی دی بے شک اس
کے سوا کوئی معبود نہیں ہے)

۳- اپنے اسم اور خبر سے مل کر مفعول بہ واقع ہو۔ جیسے اَخْبَرَ الرَّسُوْلُ اَنَّ اللّٰهَ
وَاحِدٌ (رسول نے خبر دی کہ بے شک اللہ ایک ہے)

۴- اَنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر نائب فاعل بنے۔ جیسے اُعْلِنَ اَنَّ التَّلْمِيْذَ فَايْزٌ
(اعلان کیا گیا کہ طالب علم کامیاب ہے)

۵- حرف جر کے بعد آئے۔ جیسے اَعْطَيْتُهُ لِاَنَّهٗ فَقِيْرٌ (میں نے اسے دیا کیونکہ وہ
فقیر ہے)

۶- مضاف الیہ بنے۔ جیسے عَجِبْتُ مِنْ طُوْلِ اَنَّكَ قَائِمٌ (میں نے تیرے
زیادہ کھڑے ہونے پر تعجب کیا)

۷- اپنے اسم اور خبر سے مل کر ایسے مبتدا کی خبر بنے جو اسم ذات نہ ہو۔ جیسے ظَنِّي
اَنَّكَ مُقِيْمٌ۔

نوٹ: حروف مشبہ بالفعل کی خبر کو نہ تو ان کے اسماء اور نہ ان کی اپنی ذاتوں سے مقدم کرنا
جائز ہے مگر جب خبر ظرف ہو یا جار مجرور تو اسے ان کے اسماء سے مقدم کرنا جائز ہے۔ جیسے

إِنَّ فِي الدَّارِ لَنَزَيْدًا، إِنَّ لَدَيْنَا أَكْثَالَ وَجَحِيثًا ۝۱
 إِنَّ ، اَنَّ ، كَانََّ اور لَكِنَّ کی تخفیف

تخفیف سے مراد یہ ہے کہ ان کے نون مشدود کو مخفف کر دیا جائے۔ جیسے اِنَّ سے اِنُّ اور كَانَنَّ سے كَانُّ۔ تخفیف کی حالت میں ان کے عمل کی درج ذیل صورتیں ہیں:

۱- اِنَّ مڪسوره كا تخفیف کی حالت میں عمل کرنا، نہ کرنا دونوں جائز ہیں، عمل نہ کرنے کی صورت میں اس کی خبر پر لام تاکید کا اضافہ ضروری ہے، تاکہ اس میں اور اِنَّ نافیہ میں فرق ہو جائے۔ جیسے اِنَّ عَمَلَكَ مُتَقِنٌ یا اِنَّ عَمَلَكَ لَمُتَقِنٌ (یقیناً تیرا عمل پختہ ہے)

۲- اَنَّ اور كَانَنَّ دونوں کبھی بحالت تخفیف بھی عاملہ ہوتے ہیں، اس صورت میں ان کا اسم ضمیر شان مقدر ہوتا ہے۔ جیسے بَلَّغْنِي اَنْ لَمْ يُقْبَضْ عَلَيَّ اللَّيْلِ (مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ چور گرفتار نہیں کیا گیا)، كَانَنَّ قَدْ طَلَعَ الْقَمَرُ (گویا کہ چاند طلوع ہوا) یہ اصل میں اِنَّ اور كَانَنَّ تھے۔

۳- لَكِنَّ تخفیف کی حالت میں غیر عاملہ ہوتا ہے۔ جیسے الشَّمْسُ طَالِعَةٌ لَكِنَّ الْمَطْرُ نَازِلٌ (سورج طلوع ہے لیکن بارش نازل ہو رہی ہے)

سوالات

- ۱- لَعْلٌ اور لَيْتٌ کے استعمال میں کیا فرق ہے؟
- ۲- مَا كَاذِبٌ سے کیا مراد ہے، اور حروف مشبہ بالفعل کے بعد آکر کیا فائدہ دیتا ہے؟
- ۳- درج ذیل کلمات پر حروف مشبہ بالفعل داخل کر کے اعراب لگائیں:
الدكتور حاذق، التلميذ ناجح، البنت مسرورة، الرجلان
كريمان، الغائبون حاضرون، المسلمات مستورات في جلابيهن،
المصلى يذهب الى المسجد، المنادى بعيد، خلفه باب
- ۴- درج ذیل فقرات میں حروف مشبہ بالفعل کے عمل نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟
۱- إِنَّمَا يَعْقَبُ الْمُسِيئُ ۲- كَانَمَا الْقَصْرُ جَمِيلٌ
۳- لَعَلَّمَا الصَّنَاعَةُ نَاهِضَةً ۴- لَيْتَمَا التَّلَامِيذُ نَاجِحُونَ
۵- درج ذیل فقرات کی ترکیب کریں:
۱- إِنْ إِلَيْنَا إِيَابُهُمْ ۱ كَمْ إِنْ عَلَيْنَا جَسَابُهُمْ ۱ ۲- إِنَّهُ هُوَ الْعَفْوُ
الرَّحِيمُ ۱ ۳- أَتَمْنَى أَنْ الْقَمَرَ طَالَعَ ۴- لَأَشْكُ فِي أَنْ الْأَدَبَ وَاجِبٌ
۵- قَالَتْ إِنْ أَبِي يَدْعُوكَ ۲

۵۔ لَا نَفْیِ جِنْسٍ

لا نفی جنس وہ حرف ہے، جو اسم نکرہ کی جنس سے خبر کی نفی کرتا ہے، یہ اپنے اسم کو نصب بغیر تنوین اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ جیسے لَا سُورُورًا ذَائِمٌ (کوئی خوشی ہمیشہ رہنے والی نہیں)۔

اس کے اسم کی تین صورتیں ہیں: ۱۔ مضاف ۲۔ مشابہ مضاف ۳۔ مفرد نکرہ

۱۔ مضاف: وہ اسم نکرہ ہے جو دوسرے اسم نکرہ کی طرف مضاف ہو۔ جیسے

لَا غُلَامٌ رَجُلٍ ظَرِيفٌ (آدمی کا کوئی غلام ظریف نہیں)

۲۔ مشابہ مضاف: اس سے مراد وہ اسم ہے، جو مضاف نہیں ہوتا مگر جس طرح مضاف، مضاف الیہ کا محتاج ہوتا ہے اسی طرح وہ بھی اپنا معنی مکمل کرنے کے لئے مابعد کا محتاج ہوتا ہے، اگرچہ وہ اس کا معمول ہو۔ جیسے لَا رَاكِبًا فَرَسًا ذَاهِبٌ (کوئی گھوڑا سوار جانے والا نہیں)

۳۔ مفرد نکرہ: وہ اسم ہے، جو نہ مضاف ہو اور نہ مشابہ مضاف ہو، اس صورت میں یہ جنی برفتحہ ہوتا ہے۔ جیسے لَا بُسْتَانَ مُشْمَرٌ

عمل کی شرائط

۱۔ اس کا اسم اور خبر دونوں نکرہ ہوتے ہیں جیسے مذکورہ مثالیں، اگر ان میں کوئی معرفہ

آجائے تو اس کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔ جیسے لَا الرَّجُلُ فِي الدَّارِ وَلَا ابْنُهُ

۲۔ اس کی خبر سے پہلے إِلَّا يَابِلٌ كَالْفَرْسِ آتَاوَرُهُ عَمَلٌ بَاطِلٌ ہو جاتا ہے۔ جیسے لَا شَجَرَةٌ إِلَّا مُشْمَرَةٌ

۳۔ اس کے اور اس کے اسم کے درمیان فاصلہ نہیں ہوتا، اگر فاصلہ آجائے تو عمل باطل ہو جاتا ہے۔ جیسے لَا فِي الْحَدِيقَةِ صَبِيَّانٌ وَلَا بَنَاتٌ

۴- اس سے پہلے حرف جر نہیں آتا، اگر آجائے تو عمل باطل ہو جاتا ہے۔ جیسے وُضِعَ الْأَثَاثُ فِي الْحُجْرَةِ بِلَا تَرْتِيبٍ (سامان کرے میں بلا ترتیب رکھا گیا ہے) نوٹ: اگر لافعی جنس کے بعد اسم نکرہ ہو اور اس کا دوسرے نکرہ کے ساتھ تکرار آجائے تو اس کو بغیر تنوین کے نصب اور تنوین کے ساتھ رفع دینا، دونوں جائز ہیں۔ جیسے لَا رَفَتْ وَلَا فُسُوقٌ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ، اس کو لَا رَفَتٌْ وَلَا فُسُوقٌ پڑھنا بھی جائز ہے۔ نوٹ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ میں پانچ وجہیں جائز ہیں، اگر پہلے اسم نکرہ کو فتح دیں تو دوسرے کو فتح، نصب اور رفع تینوں جائز ہیں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ، وَلَا قُوَّةَ، وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اور اگر پہلے اسم کو فتح دیں تو دوسرے کو مفتوح اور مرفوع پڑھنا جائز ہے جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اور وَلَا قُوَّةَ

سوالات

- ۱- لَا نَفِي جِنْسٍ اور لَا مِثَابَةَ بَلَيْسٍ میں کیا فرق ہے؟
- ۲- لَا نَفِي جِنْسٍ کے عمل کی کیا شرائط ہیں؟
- ۳- لَا نَفِي جِنْسٍ کے اسم کی کتنی صورتیں ہیں؟
- ۴- درج ذیل فقرات میں لَا نَفِي جِنْسٍ کے اسم اور خبر کو پہچانیں:
لَا عَاقِلِينَ مُتَشَابِهِينَ، لَا مُتَنَافِسِينَ فِي الْخَيْرِ نَادِمُونَ،
لَا عَمَلَ خَيْرٍ ضَائِعٍ، لَا عَاصِيًا أَبَاهُ مُؤَفَّقٌ، لَا فَوَارَاتٍ فِي الْبُسْتَانِ
- ۵- درج ذیل فقرات میں لَا نَفِي جِنْسٍ نے عمل کیوں نہیں کیا؟
لَا تَلْمِيزًا غَائِبًا بَلْ تَلْمِيزًا
إِشْتَرِيَتْ الْحِصَانَ بِلَا سَرْجٍ
لَا فِيهَا عَوَّلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزِفُونَ
لَا فِي الْقَصِيدَةِ هَجَاءٌ وَلَا مَدِيحٌ
لَا الْمُؤْمِنُونَ قَانِطُونَ

سبق: ۱۹

۶۔ افعال قلوب

وہ افعال ہیں، جو مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر ان کو بوجہ مفعولیت نصب دیتے ہیں، ان کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ افعال قلوب ۲۔ افعال تصحیر

افعال قلوب

قلوب، قلب کی جمع ہے، قلب کا معنی دل ہے۔ چونکہ ان افعال کا تعلق دل سے ہوتا ہے، ہاتھ، پاؤں اور دیگر اعضاء ظاہری کو ان کے واقع کرنے میں کوئی دخل نہیں ہوتا اس لئے انہیں افعال قلوب کہتے ہیں۔ نیز چونکہ ان میں شک اور یقین کے معانی پائے جاتے ہیں، اس لئے ان کو افعال شک و یقین بھی کہتے ہیں اور یہ سات ہیں:

۱۔ عَلِمَ ۲۔ رَأَى ۳۔ وَجَدَ

ان تین افعال کو افعال یقین کہتے ہیں۔ جیسے رَأَيْتُ الصُّلْحَ خَيْرًا (میں نے

صلح کو اچھا یقین کیا)

۴۔ حَسِبَ ۵۔ ظَنَّ ۶۔ خَالَ ان کو افعال شک کہتے ہیں۔ جیسے

ظَنَنْتُ الْمَاءَ بَارِدًا (میں نے پانی کو ٹھنڈا گمان کیا)

۷۔ زَعَمَ یہ کبھی شک کے لئے آتا ہے۔ جیسے زَعَمْتُ الشَّيْطَانَ شُكُورًا (میں

نے شیطان کو شکر کرنے والا گمان کیا) اور کبھی یقین کے لئے آتا ہے۔ جیسے

زَعَمْتُ اللَّهَ غَفُورًا (میں نے اللہ کو بخشنے والا یقین کیا)۔

عمل کی تفصیل

یہ مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کو بوجہ مفعول بہ نصب دیتے ہیں۔ جیسے

عَلِمْتُ الْجَوْ مُعْتَدِلًا، ظَنَنْتُ الشَّجَرَ مُشْمِرًا ان مثالوں میں الْجَوْ مُعْتَدِلًا

اور الشَّجَرَ مُشْمِرًا مفعول بہ ہونے کے اعتبار سے منصوب ہیں۔

ان کے عمل کی تین صورتیں ہیں:

۱- اعمال: اس کا معنی یہ ہے کہ مذکورہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اس کے دونوں

جزوں کو نصب دیں بشرطیکہ کوئی مانع نہ موجود نہ ہو۔ جیسے عَلِمْتُ اللہَ غَفُورًا

۲- تعلیق: (معلق کرنا) اس کا معنی یہ ہے کہ یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل تو ہوتے ہیں مگر

مانع کی موجودگی میں اس جملہ میں لفظاً عمل نہیں کرتے البتہ وہ جملہ محلاً منصوب ہوتا ہے،

اور اس کی درج ذیل صورتیں ہیں:

جب مبتدا اور خبر سے پہلے حرف نفی مَا، لَا، اِنْ نَافِیۃ، لام ابتدائیہ اور کلمات استفہام

میں سے کوئی ایک آجائے۔ جیسے لَقَدْ عَلِمْتُ مَا هُوَ لِآءٍ یَنْطِقُونَ ، ظَنَنْتُ لَزِيدًا

قَائِمٌ وغیرہ، ان مثالوں میں مَا هُوَ لِآءٍ یَنْطِقُونَ اور لَزِيدًا قائم محلاً منصوب ہیں۔

۳- الغاء: (باطل کرنا) اس کا معنی یہ ہے کہ افعال قلوب مبتدا اور خبر پر داخل تو ہوتے

ہیں مگر دونوں میں نہ تو لفظاً عمل کرتے ہیں، نہ معنایاً، اس کی درج ذیل صورتیں ہیں:

(۱) جب یہ افعال مبتدا اور خبر کے درمیان آجائیں۔ جیسے زَيْدٌ عَلِمْتُ فَاصْبِرْ

(۲) جب مبتدا اور خبر کے بعد آئیں۔ جیسے اَلْجَوُّ مُعْتَدِلٌ عَلِمْتُ

ضروری وضاحت

افعال قلوب کے دو مفعولوں میں سے جب ایک کا ذکر کیا جائے تو دوسرے کا ذکر

کرنا واجب ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں مفعول بہ کے قائم مقام ہوتے ہیں۔ مگر جب ظَنَّ

بمعنی اِتَّهَمَ (اس نے تہمت لگائی) عَلِمَ بمعنی عَرَفَ اور وَجَدَ بمعنی اَصَابَ

(اس نے پایا) اور رَاى بمعنی اَبْصَرَ کے ہوں تو ایک مفعول کو نصب دیتے ہیں اور

اس وقت یہ افعال قلوب سے نہیں ہوتے۔ جیسے وَجَدْتُ الصَّالَةَ (میں نے گم شدہ

مانع یہ ہیں کہ مَا، لَا، اِنْ نَافِیۃ، لام ابتدائیہ اور حرف استفہام میں سے کوئی ایک مبتدا اور خبر سے پہلے آ

جائے۔

۲۔ مذکورہ دونوں صورتوں میں افعال قلوب کا عمل کرنا یا نہ کرنا دونوں جائز ہیں۔ جیسے اَلْجَوُّ مُعْتَدِلٌ عَلِمْتُ مُعْتَدِلًا،

اَلْجَوُّ مُعْتَدِلٌ عَلِمْتُ۔ دونوں طرح جائز ہے

چیز کو پایا) عَلِمْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو پہچان لیا)، رَأَيْتُ جَبَلًا (میں نے پہاڑ کو دیکھ لیا)

افعال تصییر

وہ افعال ہیں، جو کسی چیز کو اس کی اصلی حالت سے پھیرنے کے لئے آتے ہیں، یہ بھی مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور ان کو بوجہ مفعولیت نصب دیتے ہیں۔ یہ درج ذیل ہیں:

صَيَّرَ، اتَّخَذَ، جَعَلَ، خَلَقَ، تَرَكَ، جَعَلَ اللَّهُ الْأَرْضَ فِرَاشًا

انہیں افعال تحویل بھی کہتے ہیں، ان افعال میں تعلق جائز نہیں ہے۔

مزید مثالیں وَ اتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ حَلِيلًا ﴿۱۳۱﴾، صَيَّرَ الطِّينَ خَزْفًا، تَرَكَتُ الرَّجُلَ حَيْرَانًا، خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ وَاسِعَةً

سوالات

- ۱- افعال قلوب کے عمل کی کیا صورتیں ہیں؟
 - ۲- نیچے دیئے گئے افعال میں سے کون کون سے افعال شک و یقین ہیں؟
وَجَدَ، اتَّخَذَ، خَالَ، تَرَكَ، صَيَّرَ، يَتَجَنَّبُ، قَامَ، هَبَّ
 - ۳- نیچے والے فقروں سے پہلے افعال قلوب ذکر کر کے اعراب لگائیں:
- الورق ناعم : الحجرة واسعة المهندسون حاضرون
اخوك ذومرودة القضاة عادلون ابوك مسافر
اذنا الحصان صغيرتان

سبق: ۲۰

فعل کی اقسام کا بیان

فعل کی تقسیم کئی اعتبار سے کی جاتی ہے:

۱۔ زمانہ کے اعتبار سے ۲۔ مفعول کی ضرورت کے اعتبار سے

۳۔ فاعل کے معلوم ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے

۱: زمانہ کے اعتبار سے فعل کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ ماضی ۲۔ مضارع ۳۔ امر

۲۔ فاعل کے معلوم ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں:

۱۔ معروف ۲۔ مجہول

۳۔ مفعول کی ضرورت کے اعتبار سے اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ لازم ۲۔ متعدی

۱۔ لازم: لازم وہ فعل ہے، جو مفعول بہ کو نہ چاہے۔ جیسے جَلَسَ التِّلْمِیْذُ (طالب

علم بیٹھا)، فَارَ الْعُبَّارُ (غبار اڑا)

۲۔ متعدی: وہ فعل ہے، جو فاعل کے علاوہ مفعول بہ کو بھی چاہے۔ جیسے اَكَلَ الثُّغْلُبُ

ذَبَابًا (لومڑی نے مرغی کو کھایا)

فعل متعدی کی اقسام

فعل متعدی کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ متعدی بیک مفعول ۲۔ متعدی بدو مفعول

۳۔ متعدی بہ مفعول

۱۔ متعدی بیک مفعول: وہ فعل متعدی ہے، جو صرف ایک مفعول بہ کو نصب دے۔ جیسے

طَوَّأَ الخَادِمُ الثُّوبَ (خادم نے کپڑے کو لپیٹا)

۲۔ متعدی بدو مفعول: وہ فعل متعدی ہے، جو دو مفعولوں کو نصب دے، اس کی دو

قسمیں ہیں:

(الف) جو دو مفعولوں کو نصب دے اور ان کی اصل مبتدا اور خبر ہو۔ جیسے

عَلِمَ ظَنًّا وَغَيْرَهُ

(ب) جو دو مفعولوں کو نصب دیتا ہے اور ان کی اصل مبتدا اور خبر نہ ہو۔ ان دونوں

میں سے ایک کا حذف کرنا بھی جائز ہے اور یہ بے شمار ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

أَعْطَى، سَأَلَ، كَسَى، سَلَبَ جِيسے أَعْطَيْتُ السَّائِلَ خُبْرًا (میں نے

سائل کو روٹی دی)

۲- متعدی بہ مفعول: وہ افعال ہیں، جو تین مفعولوں کو نصب دیتے ہیں، درج ذیل ہیں:

أَعْلَمَ، أَرَى، أَنْبَأَ، أَخْبَرَ، خَبَّرَ، نَبَأَ، حَدَّثَ جِيسے

أَعْلَمْتُ عَلِيًّا الْكِتَابَ مُفِيدًا، أَرَى اللَّهُ الْمُؤْمِنَ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُ

مذکورہ افعال میں سے ہر ایک فعل کی مزید دو دو قسمیں ہیں: ۱- معروف ۲- مجہول

معروف: وہ فعل ہے، جس کی نسبت فاعل کی طرف کی جائے اور اس کا فاعل معلوم ہو۔

جِيسے بَلَّلَ الْمَطَرُ الْأَرْضَ (بارش نے زمین کو تر کر دیا) فَارَ الْعُبَارُ (غبار اڑا)

مجہول: وہ فعل ہے، جس کے فاعل کو حذف کر کے اس کی نسبت مفعول کی طرف کر

دی جائے۔ جِيسے شَرِبَ الْمَاءَ (پانی پی گیا)

فعل مجہول فعل لازم سے نہیں بنتا بلکہ صرف فعل متعدی سے بنتا ہے۔ کیونکہ اس میں

فعل کی نسبت مفعول بہ کی طرف ہوتی ہے اور فعل لازم کا مفعول بہ نہیں ہوتا۔

فعل کا عمل

ہر فعل، خواہ وہ لازم ہو یا متعدی، اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے۔ جِيسے هَبَّتِ الرِّيحُ،

طَوَى الْخَادِمُ الثُّوبَ۔ ان میں الرِّيح اور الخَادِم فاعل ہیں جن کو فعل نے رفع

دیا ہے۔

نیز ہر فعل سات اسماء کو نصب دیتا ہے:

۱- مفعول مطلق ۲- مفعول فیہ ۳- مفعول لہ ۴- مفعول معہ

۵- حال ۶- تمییز ۷- متشبی

ان سب کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

البتہ فعل متعدی مذکورہ بالا منصوبات کے علاوہ مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے۔

سوالات

- ۱- فعل متعدی کی کتنی اقسام ہیں؟
 - ۲- فعل کیا عمل کرتا ہے؟
 - ۳- کیا فعل لازم مفعول بہ کو نصب دیتا ہے؟
 - ۴- درج عبارات میں سے فعل لازم اور متعدی الگ الگ کریں:
- | | |
|---------------------------------------|--|
| حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ | أَخَذَ التِّلْمِيذُ الْجَائِزَةَ |
| شَبِعَ الطِّفْلُ | نَهَضَ الْمُصَلِّي مِنَ السُّجْدَةِ |
| طَلَعَتِ الشَّمْسُ | قَصَدَ الطِّفْلُ أُمَّهُ |
| خَمِدَتِ النَّارُ | أَنْبَأَنِي الرَّسُولُ الْأَمِيرَ قَادِمًا |
| يَسْقِي الطَّبِيبُ الْمَرِيضَ دَوَاءً | |

جملہ فعلیہ

جملہ فعلیہ، وہ جملہ ہے جو فعل اور فاعل سے مل کر بنتا ہے، فعل کو مسند اور فاعل کو مسند الیہ کہتے ہیں۔ جیسے لَمَعَ الْبُرْقُ (بجلی چمکی)، یَسْقُطُ الثَّلْجُ (برف گرتی ہے) ہر فعل، خواہ لازم ہو یا متعدی، اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے اور اگر متعدی ہو تو فاعل کے علاوہ مفعول بہ کو نصب بھی دیتا ہے۔ جیسے پیچھے مذکور ہوا۔

فاعل کے احکام

فاعل وہ اسم مرفوع ہے، جس سے پہلے کوئی فعل یا شبہ فعل (اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل، صفت مشبہ اور مصدر) میں سے کوئی آجائے اور اسے رفع دے اور اس فعل یا شبہ فعل کا قیام اس سے ہو۔ جیسے وَقَفَ الثَّوْرُ (تیل کھڑا ہوا) شبہ فعل کی مثال الْكِرْبُلُ قَاتِمٌ ابْنُهُ، ان مثالوں میں الثَّوْرُ اور ابْنُهُ فاعل ہیں۔

فاعل کی اقسام

اس کی دو قسمیں ہیں: ۱- اسم ظاہر ۲- اسم ضمیر

اسم ظاہر: اس سے مراد یہ ہے کہ فعل یا شبہ فعل کے بعد فاعل اسم ظاہر ہو، ضمیر نہ ہو۔ جیسے طَارَ الْعُصْفُورُ، أَكَلَ التِّلْمِيذُ خُبْزًا

جب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل یا شبہ فعل ہمیشہ واحد ہوں گے اور تذکیر و تانیث میں فاعل کے مطابق ہوں گے، اگر فاعل مذکر ہو تو فعل مذکر ہوگا اور اگر فاعل مؤنث ہو تو فعل مؤنث ہوگا۔ جیسے قَذَفَ الطِّفْلُ الْكُرَّةَ (بچے نے گیند پھینکی) لَعِبَتْ فَاطِمَةُ (فاطمہ کھیلی)

لَعِبَ الطِّفْلُ لَعِبَ الطِّفْلَانِ لَعِبَ الْاَطْفَالُ

لَعِبَتِ الْبِنْتُ لَعِبَتِ الْبِنْتَانِ لَعِبَتِ الْبَنَاتُ

اسم ضمیر: اس سے مراد یہ ہے کہ فاعل اسم ظاہر نہ ہو بلکہ ضمیر مرفوع متصل ہو، خواہ بارز

(ظاہر) ہو یا مُسْتَبْتَر (پوشیدہ) ہو تو فعل یا شبہ فعل واحد، تشبیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں ضمیر کے مرجع کے مطابق ہوگا۔ جیسے فَاطِمَةُ لَعِبَتْ۔ اس مثال میں ہی ضمیر فاعل ہے۔

الْطِفْلُ لَعِبَ	الْطِفْلَانِ لَعِبَا	الْأَطْفَالُ لَعِبُوا
الْبِنْتُ لَعِبَتْ	الْبِنْتَانِ لَعِبَتَا	الْبَنَاتُ لَعِبْنَ

ان مثالوں میں اَلطِّفْلُ اور اَلْبِنْتُ مبتداء، لَعِبَتْ فعل میں ہی اور لَعِبَ میں هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل و فاعل مل کر خبر، مبتداء اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔ باقی مثالوں کی بھی یہی صورت ہے۔

فاعل کا فعل پر اثر

جب فاعل مؤنث ہو تو فعل یا شبہ فعل مؤنث ہوتے ہیں اور جب فاعل مذکر ہو تو مذکر ہوتے ہیں۔ مگر درج ذیل صورتوں میں فاعل مؤنث ہو تو فعل کا مؤنث لانا واجب ہے:

جب فاعل مؤنث حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو۔ جیسے لَعِبَتْ فَاطِمَةُ، حَازَتْ لَيْلَى جَائِزَةً (لیلیٰ نے انعام پایا)

۲- جب فاعل ضمیر ہو اور اس کا مرجع مؤنث حقیقی یا غیر حقیقی ہو۔ جیسے اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ

فعل کی تذکیر و تانیث

وہ مقامات، جہاں فعل کی تذکیر و تانیث جائز ہے، درج ذیل ہیں:

۱- جب فاعل مؤنث حقیقی ہو اور فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ آجائے۔ جیسے حَضَرَتِ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ، یہاں حَضَرَ پڑھنا بھی جائز ہے۔

۲- فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو اور اسم ظاہر ہو۔ جیسے طَلَعَتِ الشَّمْسُ، یہاں پر طَلَعَ پڑھنا بھی جائز ہے۔

۳- فاعل جمع مکسر ہو، خواہ مذکر عاقل کی ہو یا غیر عاقل کی۔ جیسے جَاءَتِ الرِّجَالُ

ذَهَبَتِ الْآيَاتُ۔ یہاں جَاءَ اور ذَهَبَ پڑھنا جائز ہے۔

نوٹ: ۱۔ جب فاعل ضمیر ہو اور اس کا مرجع غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو فعل واحد مؤنث اور جمع مؤنث ذکر کرنا جائز ہے۔ جیسے الْآيَاتُ ذَهَبَتْ يَا ذَهَبْنَ، مگر جب ضمیر کا مرجع مذکر عاقل کی جمع مکسر ہو تو فعل جمع مذکر بھی آسکتا ہے۔ جیسے الرَّجَالُ ذَهَبُوا

۲۔ ترکیب کلام میں پہلے فعل پھر فاعل، اس کے بعد مفعول ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسے قَذَفَ اللَّاعِبُ الْكُرَّةَ (کھلاڑی نے گیند پھینکا) مگر کبھی مفعول فاعل سے بھی پہلے آ جاتا ہے اور کبھی مفعول فعل سے پہلے آ جاتا ہے۔ جیسے أَكَلَ خُبْزًا زَيْدٌ مگر فاعل کو فعل سے پہلے ذکر کرنا جائز نہیں۔

فاعل کی تقدیم

درج ذیل صورتوں میں فاعل کو مفعول سے پہلے ذکر کرنا واجب ہے:

- ۱۔ جب فاعل اور مفعول دونوں اسم مقصور ہوں اور التباس کا اندیشہ ہو۔ جیسے ضَرَبَ مُوسَى عِيسَى اور التباس کا اندیشہ نہ ہو تو مفعول کی تقدیم جائز ہے۔ جیسے أَكَلَ الْكُمْتَرِيُّ يَحْيَى (یحییٰ نے امرود کھایا)
 - ۲۔ جب فاعل ضمیر مرفوع متصل ہو۔ جیسے حَفِظْتُ دَرْسِي
 - ۳۔ جب مفعول اِلَّا کے بعد واقع ہو۔ جیسے مَا حَفِظَ التَّلْمِيذُ اِلَّا دَرْسًا
- فعل اور فاعل کا حذف

۱۔ جب قرینہ پایا جائے تو فعل کا حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے کوئی سوال کرے مَنْ جَلَسَ تو جواب میں صرف مُعَلِّمٌ کہہ دیا جائے تو صحیح ہے، اس سے پہلے جَلَسَ فعل محذوف ہے۔

۲۔ اگر فاعل کسی ایسے حرف شرط کے بعد آجائے جو صرف افعال پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے اِنْ، لَوْ، لَوْلَا، هَلَّا وغیرہ، تو فعل کا حذف کرنا واجب ہے۔ جیسے

ك هي العلامة الذالة على شيء مطلوب (وہ علامت، جو شیء مطلوب پر دلالت کرے۔)

وَ إِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ، أَحَدٌ سے پہلے اسْتَجَارَكَ فعل محذوف ہے۔

۳- جب سوال کا جواب نَعَمْ یا بَلَى سے دیا جائے تو فعل فاعل اور مفعول یہ تینوں حذف ہوتے ہیں۔ جیسے أَحْفِظْتُ دَرُسًا کے جواب میں نَعَمْ یا بَلَى کہہ دیا جائے۔ اس میں فعل، فاعل اور مفعول تینوں حذف ہیں۔

نائب فاعل

وہ اسم مرفوع ہے، جسے فاعل کی جگہ رکھا جائے اور فعل مجہول کو اس کی طرف منسوب کیا جائے۔ جیسے شَرِبَ مَاءً،

شَرِبَ فعل مجہول اور مَاءً نائب فاعل ہے، اس کو مفعول ما لم يُسَمَّ فَاعِلُهُ بھی کہتے ہیں یعنی ایسے فعل کا مفعول، جس کا فاعل معلوم نہ ہو۔

یہ تمام احکام میں مثل فاعل کے ہے یعنی اگر نائب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہوگا اور تذکیر و تانیث میں نائب فاعل کے مطابق ہوگا اور اگر اسم ضمیر ہو تو فعل واحد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں ضمیر کے مرجع کے مطابق ہوگا۔ جیسے الرِّجَالُ أَخَذُوا (مرد پکڑ لئے گئے)

سوالات

- ۱- فعل کا مؤنث لانا کن صورتوں میں واجب اور کن میں جائز ہے؟
- ۲- فاعل کی تعریف کریں اور بتائیں اس کی کتنی اقسام ہیں؟
- ۳- درج ذیل اسماء سے پہلے مناسب فعل لائیں اور تذکیر و تانیث کا خیال رکھیں:
- الْوَلَدُ، النَّمْلَةُ، اللَّصُّ، الرَّجُلُ، الْقَطَارُ، التِّلْمِيذُ، الْكُتُبُ
الْمَمْرَأَتُ، النَّاطِرَةُ، الدَّجَاجَاتُ، الْمَرِيضَةُ، الثَّوَاكِلُ
- ۳- درج ذیل عبارات میں فعل و فاعل کی تذکیر و تانیث، وحدت، ثننیہ اور جمعیت پر غور کریں:

وَسَحَرْنَا مَعَ دَاوُدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالظَّلِيْرَ، لَا يَحْرُكُهُمُ الْقَذَعُ الْاَكْبَرُ وَ
تَتَلَقَّهُمُ الْمَلِكَةُ، حَتَّىٰ اِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ
يَنْسِلُوْنَ ﴿٣٠﴾، قَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ، سَافَرَ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ وَ
ذَهَبَتْ اِلَى مَكَّةَ وَ عَادَتْ اِلَى دَارِهَا بَعْدَ اَيَّامٍ، فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ
مِّنْ رَبِّهِ، وَ جَعَلَ الْاَمْرَاءُ يَنْشُرُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ عَلٰى
الْمَسَاكِيْنِ

ج الانبياء: ٩٦

د الانبياء: ١٠٣

ا الانبياء: ٤٩

ه البقره: ٢٤٥

ب يوسف: ٣٠

سبق: ۲۲

منصوبات کا بیان

وہ اسماء ہیں، جنہیں فعل نصب دیتا ہے، یہ تعداد میں آٹھ ہیں: مفاعیل خمسہ (پانچوں مفعول) حال، تمییز، مستثنیٰ مفاعیل خمسہ

(اسم کے منصوب ہونے کی پہلی پانچ صورتیں)

منصوبات جمع ہے منصوب کی، منصوب اس اسم کو کہتے ہیں جس پر نصب ہو، اور اس سے مراد وہ اسماء ہیں جن کو فعل بطور مفعول نصب دیتا ہے۔ جیسے حَفِظْتُ الدَّرْسَ

اور یہ پانچ ہیں: ۱- مفعول بہ ۲- مفعول مطلق ۳- مفعول فیہ ۴- مفعول لہ ۵- مفعول معہ ۱- مفعول بہ

وہ اسم منصوب ہے، جس پر فاعل اپنا فعل واقع کرے اور فعل متعدی اسے نصب دے۔ جیسے شَدَّ التِّلْمِيذُ الْحَبْلَ (طالب علم نے رسی باندھی) یہ کبھی فعل سے اور کبھی فاعل سے بھی پہلے آجاتا ہے۔ جیسے الدَّرْسَ حَفِظْتُ، قَطَعَ الْحَبْلَ الْوَالِدُ۔ ان مثالوں میں الْحَبْلُ اور الدَّرْسُ مفعول بہ ہیں جو فعل اور فاعل سے پہلے آئے ہیں۔ مفعول بہ اگرچہ فاعل کے بعد آتا ہے، مگر درج ذیل صورتوں میں اسے فاعل سے مقدم کرنا ضروری ہے

۱- جب فاعل کے ساتھ ایسی ضمیر متصل ہو، جو مفعول بہ کی طرف لوٹے۔ جیسے اَكْرَمَ الْأُسْتَاذَ تِلْمِيذَهُ (استاد کی اس کے شاگرد نے عزت کی)

۲- جب مفعول بہ ضمیر منصوب متصل ہو۔ جیسے اَكْرَمَنِي الْأَمِيرُ (امیر نے میری عزت کی)

۳- مفعول یہ ایسا کلمہ ہو، جس کا ابتدائے کلام میں آنا ضروری ہو۔ جیسے مَنْ أَخَذَتْ (تو نے کس کو پکڑا)، كَمْ كِتَابًا قَرَأَتْ (تو نے کتنی کتابیں پڑھیں؟) ان مثالوں میں مَنْ اور كَمْ کتابا مفعول یہ ہیں۔

مفعول یہ کے فعل کا حذف

جب قرینہ پایا جائے تو مفعول یہ سے پہلے اس کے فعل کا حذف کرنا واجب ہے اور یہ تین صورتیں ہیں: ۱- نداء ۲- اغراء و تحذیر ۳- اشتعال ان کی تفصیل آگے الگ الگ سبق میں آرہی ہے۔

سوالات

- ۱- مفعول بہ کو کن صورتوں میں فاعل سے پہلے ذکر کرنا واجب ہے؟
 - ۲- ورج ذیل فقرات میں سے فاعل اور مفعول بہ پہچانیں:
- | | |
|----------------------------------|----------------------------------|
| ۱- مَرَّقَ الْغَلَامُ الْوَرَقَ | ۲- صَنَعَ النَّجَّارُ كُرْسِيًّا |
| ۳- رَمَى الشَّبَكَةَ الصَّيَّادُ | ۴- ابْصَرَ الرَّجُلُ الْهَلَالَ |
| ۵- قَطَعَ الْوَلَدُ الْغَصْنَ | ۶- الْفُؤَلُ أَكَلَ الْحَمَارَ |
- ۳- فعل کتنے اسماء کو نصب دیتا ہے؟

۱- منادئ

(مفعول بہ کے فعل کے حذف کی پہلی صورت)

وہ اسم، جس سے پہلے حرف نداء آئے، اس کی تین صورتیں ہیں:

۱- منادئ ۲- مستغاث بہ ۳- مندوب

۱- منادئ (جسے بلایا جائے)

یہ نداء سے مشتق ہے جس کا معنی پکارنا یا بلانا ہے، اس سے مراد وہ اسم ہے، جسے حرف نداء کے بعد ذکر کیا جاتا ہے اور اسے اپنی طرف بلایا جاتا ہے۔ جیسے يَا خَلِيلُ! (اے خلیل) اَيَا عَبْدَ اللّٰهِ! (اے عبداللہ)

حروف نداء پانچ ہیں: يَا، اَيَا، هَيَا، اَيُّ، هَمْزہ۔ منادئ اصل میں فعل محذوف اَدْعُوْ كَا مَفْعُوْلٌ بِهٖ هٖ، جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

يَا خَلِيْلُ اصل میں اَدْعُوْ خَلِيْلًا هٖ (میں خلیل کو بلاتا ہوں) اَدْعُوْ صِيغَهٗ وَاَحَدٌ مُّتَكَلِّمٌ فِعْلٌ مَضَارِعٌ مَعْرُوْفٌ اِسْمٌ فِيْ اَنَّا ضَمِيْرٌ فَاعِلٌ، خَلِيْلًا مَفْعُوْلٌ بِهٖ هٖ، اَدْعُوْ كُو كَثْرَتِ اسْتِعْمَالِ كِي وَجِهٖ سَهٗ حَذْفِ كَرِيْ اَوْرِ حَرْفِ نِدَاءِ كُو اِسْمِ كِي قَائِمٌ مَقَامَ رَكْعَدِيَا۔

منادئ کا اعراب: ۱- اِگر منادئ مفرد معروف یا نکرہ معین ہو تو مبنی بر رفع ہوتا ہے۔ جیسے يَا زَيْدُ، يَا تَلْمِيْذُ

مفرد معروف سے مراد یہ ہے کہ نہ مضاف ہو اور نہ ہی مشابہ مضاف۔

۲- اِگر منادئ مضاف یا مشابہ مضاف یا نکرہ غیر معین ہو تو منصوب ہوتا ہے۔ جیسے يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (مضاف کی مثال)، يَا رَاكِبًا قَرَسًا، يَا مُسَافِرًا اِلَى لُبْنَانَ (مشابہ مضاف کی مثال) يَا مُسْرِعًا فِي الْعُجْلَةِ النَّدَامَةَ (نکرہ غیر معین کی مثال)

۳- اِگر منادئ مفرد معروف کے بعد ابن یا بنت کا لفظ آجائے تو منادئ مع ابن اور بنت منصوب اور بعد والا علم مجرور ہوگا۔ جیسے يَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

۴۔ اگر منادی معرف بلام ہو تو حرف نداء اور منادی کے درمیان مذکر کے لئے اَيْهَا اور مؤنث کے لئے اَيْتْهَا کا لفظ بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے يَا اَيْهَا الْاِنْسَانَ مَا عَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ﴿١﴾ (مذکر کی مثال)، يَا اَيْتْهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢﴾ (مؤنث کی مثال)

مگر لفظ اللہ سے پہلے اَيْهَا نہیں بڑھاتے۔ جیسے يَا اَللّٰهُ اور دعا کے موقع پر لفظ اللہ سے پہلے حرف نداء کو گرا کر آخر میں ميم مشدد بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ

۵۔ اگر حرف نداء کے بعد غلام، رب، اب، ام اور صاحب وغیرہ کے الفاظ می متکلم کی طرف مضاف ہوں تو ان کو چار طرح پڑھنا جائز ہے۔ جیسے يَا غُلَامِيْ، يَا غُلَامِيْ، يَا غُلَامَا، يَا غُلَامَا۔

کبھی اَبِيْ اور اُمِّيْ کی ی کو ت سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے يَا اَبْتِ (اے میرے باپ)، يَا اُمْتِ (اے میری ماں)

۶۔ کبھی منادی سے پہلے حرف نداء کو حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے يُوسُفُ اَعْرَضَ عَنْ هٰذَا، اَلْسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيْهَا النَّبِيُّ اَصْلٌ مِّنْ يَّا يُوسُفُ اور يَا اَيْهَا النَّبِيُّ تھے۔

منادی کی ترخیم: ترخیم کا معنی کسی چیز کی دم کا ٹٹا ہے اور نحو یوں کی اصلاح میں اس سے مراد وہ منادی ہے جس کا آخری حرف تخفیفاً گرا دیا جائے، اسے منادی مرخم کہتے ہیں، اور اس عمل کو منادی کی ترخیم کہتے ہیں۔ جیسے يَا صَفْدَةَ، يَا حَارِ، یہ اصل مینْ يَا صَفْدَرٌ اور يَا حَارِثٌ تھے۔

منادی مرخم میں شرط یہ ہے کہ وہ علم مفرد ہو، حروف تین سے زائد ہوں، مثنیٰ برضمہ ہو جیسے يَا جَعْفَہٗ کہ اصل میں يَا جَعْفَرُ تھا۔ منادی مرخم کو اپنی اصلی حالت پر رکھنا اور مثنیٰ برضمہ پڑھنا دونوں جائز ہیں۔

مستغاث بہ

مستغاث استغاثہ سے ہے، جس کا معنی تکلیف دور کرنے کے لئے کسی معاون کو پکارنا ہے، جسے پکارا جائے، اسے مستغاث بہ اور جس کے لئے پکارا جائے، اسے مستغاث لاجلہ کہتے ہیں۔ جیسے **يَا لَلْمَيِّمِ لِلْفَقِيرِ**

اس مثال میں للامیر مستغاث بہ اور للفقیر مستغاث لاجلہ ہے۔
استغاثہ کے لئے یا حرف نداء خاص ہے اور یہ فعل **الْتَجَى** کے قائم مقام ہوتا ہے، جو مستغاث بہ سے پہلے وجوداً محذوف ہوتا ہے۔

مندوب

مندوب ندبہ سے مشتق ہے اور ندبہ کا معنی مردے کی خوبیاں شمار کرنا ہے۔ اصطلاح میں مردہ یا مصیبت زدہ کو حرف نداء واو یا یاء کے ساتھ پکار کر رونے کو ندبہ کہتے ہیں اور جسے رویا جائے یا جس پر دکھ ظاہر کیا جائے، اسے مندوب کہتے ہیں۔ جیسے

۱- مستغاث بہ کے اعراب کی حسب ذیل صورتیں ہیں:

۱- مستغاث بہ مجرد ہوتا ہے جب اس سے پہلے لام استغاثہ ہو۔ جیسے **يَا لَلْجَوَادِ لِلْمَسْكِينِ**
یہ لام استغاثہ مفتوح ہوتا ہے، جب یہ حرف نداء "یا" کے متصل بعد آئے اور اگر لام استغاثہ اور یاء کے درمیان حرف عطف کے ساتھ فاصلہ ہو تو مجرد ہوتا ہے۔ جیسے **يَا لَلْكَرَامِ وَ لِلْمُحْبِسِينَ لِلضُّعْفَاءِ**
۲- مستغاث بہ مفتوح ہوتا ہے جب اس کے آخر میں الف استغاثہ آجائے اور اس وقت اس سے پہلے لام استغاثہ نہیں ہوتا۔ جیسے **يَا مُحَمَّدَا، يَا قَوْمَا**

۳- جب اس کی ابتداء میں نہ لام استغاثہ ہو اور نہ ہی آخر میں الف استغاثہ ہو تو اس کا اعراب منادئی کے اعراب کی طرح ہوتا ہے۔ جیسے **يَا عَلِيُّ، يَا أَهْلَ الْجُوْدِ**

مستغاث لاجلہ کا حکم یہ ہے کہ یہ مجرد ہوتا ہے، کبھی اس پر لام مکسور داخل ہوتا ہے، جیسے **يَا لَرْجُلِ الْمُرُوءَةِ لِلْبَائِسِ**، بائیس مستغاث لاجلہ ہے اور کبھی اس سے پہلے مین حرف جر ہوتا ہے۔ جیسے **يَا لَلْحُكَّامِ مِنَ الْعُلَّاءِ**

مستغاث لاجلہ اپنے جار سے مل کر اس فعل محذوف کے متعلق ہوتا ہے جس کے قائم مقام حرف نداء ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسے **الْتَجَى**

وَارْجُلٍ (ہائے مرد) يَا مُشِيرَ الْحَرْبِ (ہائے جنگ برپا کرنے والے)
 مندوب مفعول بہ ہوتا ہے، اس سے پہلے اَنْذَبُ یا اَتَوَجَّعُ فعل محذوف ہوتا
 ہے۔ حرف ندبہ واؤ یا یاء کو اس فعل کے قائم مقام ذکر کیا جاتا ہے۔ وَاَرْجُلٍ اصل میں
 اَنْذَبُ الرَّجُلِ تھا اور يَا مُشِيرَ الْحَرْبِ اصل میں اَتَوَجَّعُ مُشِيرَ الْحَرْبِ تھا۔
 ان مثالوں میں رَجُلٌ اور مُشِيرَ الْحَرْبِ مندوب ہیں۔

مندوب کے استعمال کی تین صورتیں ہیں:

- ۱۔ اسے منادئی کی طرح اعراب دیا جاتا ہے۔ جیسے وَاحْسَيْنُ، وَاغْلَامَ الرَّجُلِ
- ۲۔ اس کے آخر میں الف ندبہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جیسے وَاحْسَيْنَا وَيَا رَجُلَا
- ۳۔ اس کے آخر میں الف ندبہ کے بعد کبھی ہائے وقف کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جیسے
 وَاحْسَيْنَاهُ يَا كِبْدَاهُ، وَامْصِيبَتَاهُ (ہائے مصیبت)

واؤ مندوب کے ساتھ خاص ہے اور یا منادئی اور مندوب دونوں میں مشترک ہے۔
 اور یا مندوب کے لئے اس وقت استعمال ہوتا ہے جب التباس کا اندیشہ نہ ہو۔
 مندوب اور مستغاث بہ سے پہلے حرف نداء کا حذف کرنا جائز نہیں۔

سوالات

- ۱- منادئ، مندوب اور مستغاث یہ کسے کہتے ہیں؟
- ۲- مندوب کے لئے کون سے الفاظ خاص ہیں؟
- ۳- منادئ اور مندوب کے اعراب کی کیا صورتیں ہیں؟
- ۴- مستغاث یہ کسے اعراب کی کتنی صورتیں ہیں؟
- ۵- ترخیم کا کیا معنی ہے؟
- ۶- درج ذیل جملوں میں منادی، مندوب اور مستغاث بہ کو متعین کریں:

۱- يَا رِجَالُ اتَّقِنُوا اَعْمَالَكُمْ ۲- يَا لَا هِيَا عَنْ دَرَسِهِ

۳- اَجِبْ دُعَائِي اَيَا مُجِيبَ الدُّعَاءِ

۴- يَا لِرِجَالِ الْمَالِ لِلْفُقَرَاءِ ۵- جُودُوا يَا اَهْلَ الْفَضْلِ

۶- يَا حُفَاظَ الْاَمْنِ لِكَثْرَةِ الْجَرَائِمِ

۷- وَايْنَتَاهُ ۸- يَا قَلْبَاهُ ۹- يَا لَعَلِّي لَلْيَتَامَى

۷- درج ذیل اسماء سے پہلے حرف نداء لگا کر اعراب لگائیں:

۱- اَبُو الْفَضْلِ ۲- مُجْتَهِدٌ فِي دَرَسِهِ ۳- غَافِلٌ

۴- خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ۵- النَّاسُ ۶- عَلِيٌّ

۷- الْكٰفِرُونَ ۸- النِّسَاءُ

۲- اغراء و تحذیر

(مفعول بہ کے فعل کے حذف کی دوسری صورت)

۱- اغراء (اکسانا)

اس سے مراد یہ ہے کہ مخاطب کو کوئی پسندیدہ کام کرنے پر اکسایا جائے، جس پر اکسایا جائے، اسے منصوب ذکر کیا جاتا ہے اور اس سے پہلے **الزَّم** فعل محذوف ہوتا ہے۔ جیسے **الْصِّدْقُ** اصل میں **إِلْزَمَ الصِّدْقُ** تھا۔

اس کی تین صورتیں ہیں: ۱- مفرد ۲- معطوف علیہ ۳- مکرر

مفرد: اس سے مراد یہ ہے کہ جس کام پر اکسایا جائے، اسے اکیلا ذکر کیا جائے۔ جیسے مذکور مثال

معطوف علیہ: اس سے مراد یہ ہے کہ جو اسم اغراء کے لئے لایا جائے، اسے معطوف علیہ اور معطوف کی شکل میں ذکر کیا جائے۔ جیسے **الْعَمَلُ وَالْعَزْمُ** اصل میں **إِلْزَمَ** **الْعَمَلُ وَالْعَزْمُ** تھا۔

مکرر: یہ کہ اغراء کے لئے لائے ہوئے اسم کو دوبارہ ذکر کیا جائے۔ جیسے **الْإِحْسَانُ** **الْإِحْسَانُ** اصل میں **إِلْزَمَ الْإِحْسَانَ الْإِحْسَانَ** تھا۔

نوٹ: آخری دونوں صورتوں میں فعل کو حذف کرنا واجب ہے اور پہلی صورت میں جائز ہے۔

۲- تحذیر (ذرانا)

تحذیر کا مطلب ہے کہ مخاطب کو ناپسندیدہ اور خطرناک چیز سے ڈرایا جائے، جس چیز سے ڈرایا جائے، اسے محذومہ اور جسے ڈرایا جائے اسے محذّر کہتے ہیں۔

محذومہ فعل محذوف کا مفعول بہ ہوتا ہے۔ یہ **إِتَّقِ**، **بَاعِذْ** اور **إِخْذَرْ** وغیرہ ہیں، محذومہ کی تین صورتیں ہیں: مفرد، مکرر اور معطوف علیہ

مفرد کی مثال: الْكَسَلِ اَصْلٌ مِّنْ اِحْدَرِ الْكَسَلِ ہے۔

مکرر کی مثال: الْكَذِبِ الْكَذِبِ اَصْلٌ مِّنْ اِحْدَرِ الْكَذِبِ ہے۔

معطوف علیہ کی مثال: رَأْسُكَ وَالسَّيْفُ اَصْلٌ مِّنْ بَاعِدِ رَأْسِكَ وَاحْدَرِ السَّيْفِ ہے۔

مذکورہ بالا صورتوں کے علاوہ تہذیر کی ایک اور صورت بھی ہے کہ محذومہ سے پہلے ضمیر منصوب منفصل ذکر کیا جائے۔ جیسے اِيَّاكَ وَ الرِّيَاءَ اَصْلٌ مِّنْ اِيَّاكَ بَاعِدِ وَ اِحْدَرِ الرِّيَاءَ ہے۔

ضمیر کے بعد محذومہ کے استعمال کی تین صورتیں ہیں اور ان تینوں صورتوں میں فعل کو حذف کرنا واجب ہے:

۱- محذومہ واو عاطفہ کے بعد ذکر کیا جائے۔ جیسے اِيَّاكَ وَ الْاَسَدَ یعنی اِيَّاكَ بَاعِدِ وَ اِحْدَرِ الْاَسَدَ ہے۔

۲- محذومہ من حرف جر کے بعد ذکر کیا جائے۔ جیسے اِيَّاكَ مِّنَ الشَّرِّ یعنی اِيَّاكَ بَاعِدِ مِّنَ الشَّرِّ ہے۔

۳- محذومہ مصدر مؤول ہو۔ جیسے اِيَّاكَ اَنْ تَكْسَلَ یعنی اِيَّاكَ بَاعِدِ مِّنْ اَنْ تَكْسَلَ ہے۔

نوٹ: تہذیر کی اس آخری صورت میں محذومہ سے پہلے واو عاطفہ یا من حرف جر کا ہونا ضروری ہے، لفظاً ہو یا تقدیراً جیسے مذکور مثال

سوالات

- ۱- اغراء اور تحذیر کے معنی میں کیا فرق ہے؟
 - ۲- اغراء اور تحذیر کی کتنی صورتیں مشترک ہیں؟
 - ۳- تحذیر کی علیحدہ صورت کیا ہے، اور اس کی شرط کیا ہے؟
 - ۴- درج ذیل فقرات کی ترکیب کریں:
- ۱- إِيَّاكُمْ وَالْأَشْرَارَ ۲- التَّذْيِيرَ وَالْإِقْتِصَادَ
 - ۳- أَنْجَازَ الْوَعْدِ ۴- إِيَّاكَ أَنْ تَطْمَعَ فِي مَا لَيْسَ لَكَ
 - ۵- الْإِخْلَاصَ
- ۵- اغراء اور تحذیر کی کن صورتوں میں فعل کو حذف کرنا واجب ہے؟

اشتغال

(مفعول پہ کے فعل کے حذف کی تیسری صورت)

تعریف

اشتغال کا لغوی معنی، مشغول ہونا ہے اور نحو کی اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ ایک اسم پہلے آئے، اس کے بعد ایسا فعل آئے جو ضمیر یا ضمیر سے متصل اسم میں عامل ہو اور وہ ضمیر اسم مذکور کی طرف لوٹ رہی ہو، اس حیثیت سے کہ اگر اس مذکور فعل کو مابعد معمول (ضمیر یا ضمیر سے متصل اسم) سے فارغ کر دیا جائے تو ما قبل اسم میں عمل کرے، اسے اشتغال کہتے ہیں اور اس اسم متقدم کو مشغول عنہ کہتے ہیں۔ جیسے الْقَمَرَ قَدَرْنَا، الْمُخْلِصَ أَكْرَمْتَ أَخَاهُ

ان مثالوں میں الْقَمَرَ اور الْمُخْلِصَ مشغول عنہ ہیں، اور دونوں ایسے فعل محذوف کے مفعول بہ ہیں، جن کی تفسیر ان کے مابعد فعل بیان کر رہے ہیں۔ اصل عبارت یوں تھی۔ قَدَرْنَا الْقَمَرَ قَدَرْنَا، أَكْرَمْتَ الْمُخْلِصَ أَكْرَمْتَ أَخَاهُ۔ ایک کلام میں دو فعلوں کا تکرار آ گیا، پہلے فعل کو حذف کر دیا، اسے اضماع علی شرط التفسیر بھی کہتے ہیں یعنی وہ اسم، جس کے فعل کو اس شرط پر حذف کیا گیا ہے کہ مابعد فعل اس کی تفسیر بیان کر رہا ہے۔

مشغول عنہ کے اعراب کی صورتیں

اس کے اعراب کی تین صورتیں ہیں: ۱- رفع واجب ۲- نصب واجب

۳- رفع اور نصب دونوں جائز

۱- رفع واجب: اگر مشغول عنہ ایسے حروف کے بعد آئے جو صرف اسم پر ہی داخل ہوتے ہیں یا وہ ایسے حروف سے پہلے آجائے جن کا مابعد ما قبل میں عمل نہیں کرتا تو مبتدا

۱۔ جیسے اذ انجائیہ اور لیثنا ۲۔ جیسے ادوات شرط، استفہام اور حروف تھنیں وغیرہ

نے کی وجہ سے اسے رفع دینا واجب ہے۔ جیسے خَرَجْتُ فَأَذَا زَيْدٌ يَضْرِبُهُ
مَرُّو، خَالِدٌ هَلْ رَأَيْتَهُ۔ ان مثالوں میں زَيْدٌ اور خَالِدٌ مشغول عنہ ہیں۔

نصب واجب: اگر مشغول عنہ ایسے حروف کے بعد واقع ہو جو صرف فعل پر داخل
تے ہیں۔ جیسے حروف تہذیب الآ، هَلَا، لَوْلَا وغیرہ اور کلمات شرط، جیسے اِنْ، لَوْ،

حَيْثُمَا وغیرہ تو اسے فعل محذوف کے ساتھ نصب دینا واجب ہے۔ جیسے اِنْ
قَرِيبَ قَابِلَتَهُ فَأَكْرِمْ مَثْوَاهُ، هَلَّا ضَيْفَكَ أَكْرَمْتَهُ، ان مثالوں میں

قَرِيبَ اور ضَيْفَكَ مشغول عنہ ہیں جن پر نصب واجب ہے، نیز یہاں فعل کو
رف کرنا واجب ہے۔

رفع اور نصب جائز: جب دونوں مذکورہ صورتیں نہ ہوں تو مشغول عنہ پر رفع اور نصب
دونوں جائز ہیں۔ جیسے الْمُخْلِصَ أُمَّجِدُهُ، الْمُخْلِصَ كَوْمَرُوعٍ پڑھنا بھی جائز ہے۔

سوالات

- ۱۔ اشتعال کا معنی کیا ہے؟
- ۲۔ مشغول عنہ پر کب رفع واجب ہے اور کب نصب؟
- ۳۔ درج ذیل فقرات میں مشغول عنہ پہچانو اور اس کے رفع اور نصب کا حکم بیان کرو:
 - ۱۔ أَلْسِيَارَةَ رَكِبْتُهَا
 - ۲۔ هَلَّا وَاجِبًا لِيُوَطِّنِكَ أَدْنِيَتَهُ
 - ۳۔ أَلشَّعْرُ مَا أَحْلَاهُ
 - ۴۔ جَلِيئُكَ أَنْصَفَهُ
 - ۵۔ أَلشَّرِيْرَ اجْتَنِبَهُ
 - ۶۔ حَيْثُمَا أَلْمَالُ نَلْتَهُ فَذَعِ الْبُخْلُ
 - ۷۔ وَطَنِكَ أَلَا تَرْفَعُهُ
- ۴۔ کیا مشغول عنہ کو رفع اور نصب دونوں جائز ہیں؟

سبق: ۲۶

۲- مفعول مطلق

(جو حرف جر کی قید کے بغیر بولا جائے)

تعریف

وہ مصدر منصوب ہے، جو فعل مذکور کا مصدر ہو اور فعل مذکور ہی اسے نصب دے۔
جیسے كَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِیْمًا میں تَكْلِیْمًا مفعول مطلق ہے۔
ذکر کرنے کی غرض

مفعول مطلق کو ذکر کرنے کے تین مقصد ہوتے ہیں:

۱- تاکید ۲- بیان نوع ۳- بیان عدد

۱- تاکید: اپنے ما قبل فعل کی تاکید کے لئے ذکر کیا جاتا ہے، اور مصدر کے الفاظ میں کوئی تبدیلی نہیں کی جاتی بلکہ اپنے مشہور وزن پر آتا ہے۔ جیسے لَاعَبَ الْحَسَنُ مُلَاعِبَةً (حسن خوب کھیلا) فَرِحْتُ فَرَحًا (میں واقعی خوش ہوا) مُلَاعِبَةً اور فَرَحًا مفعول مطلق ہیں۔

۲- بیان نوع: اپنے فعل کے واقع ہونے کی حالت اور نوعیت بیان کرنے کے لئے لایا جاتا ہے۔ جیسے وَتَبَّ النَّمِرُ وَتَوَّبَ الْاَسَدُ (چیتا شیر کے جھٹنے کی طرح جھپٹا) اور عموماً یہ فِعْلَةٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے جَلَسَ التَّلْمِیْذُ جِلْسَةً الْاَسْتَاذِ (طالب علم استاذ کے بیٹھنے کی طرح بیٹھا) وَتَوَّبَ الْاَسَدِ اور جِلْسَةً الْاَسْتَاذِ مفعول مطلق ہیں۔

۳- بیان عدد: اپنے فعل کے واقع ہونے کی تعداد بیان کرنے کے لئے لایا جاتا ہے اور عموماً فِعْلَةٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے اَكَلَ عَلِيٌّ اَكْلَتَيْنِ (علی نے دو دفعہ کھا کھایا)، ضَرَبْتُ الْخَادِمَ ضَرْبَةً (میں نے خادم کو ایک دفعہ مارا) اَكْلَتَيْنِ اور ضَرْبَةً مفعول مطلق ہیں۔

جب قرینہ پایا جائے تو مفعول مطلق سے پہلے فعل حذف ہو جاتا ہے، کبھی اس کا فعل وجوباً حذف ہوتا ہے اور کبھی جوازاً۔ اس کے وجوب حذف کی مثال۔ جیسے قِيَامًا وَلَا قُعُودًا اَصْلٌ فِي قِيَامًا وَمَا قِيَامًا وَلَا تَقْعُدُ قُعُودًا تَهَا، فَمَا مَنَّا وَاِمَّا فِدَاءً اَصْلٌ فِي قِيَامًا تَمُنُونَ مَنَّا وَاِمَّا تَقْدُونَ فِدَاءً تَهَا۔ اسی طرح سُبْحَانَ اللّٰهِ، مَعَاذَ اللّٰهِ، رَعِيًّا، سَقِيًّا وغیرہ سے پہلے فعل کا حذف کرنا واجب ہے۔

فعل کے جواز حذف کی مثال، جیسے باہر سے آنے والے کو خَيْرَ مَقْدَمٍ کہا جائے تو اس سے پہلے فعل کا حذف کرنا جائز ہے، اصل میں قَدِمْتَ قُدُومًا خَيْرَ مَقْدَمٍ تَهَا۔

نائب مفعول مطلق: وہ اسماء، جو مصدر تو نہیں مگر مفعول مطلق کے قائم مقام استعمال ہوتے ہیں اور انہیں نصب دی جاتی ہے، یہ ہیں: مرادف، صفت، عدد، آلہ، کل، بعض وغیرہ اور اسمائے اشارہ

مرادف: اس سے مراد وہ مصدر ہے، جو مفعول مطلق کا ہم معنی ہو اور اس کی جگہ آجائے۔ جیسے اَقْرَبْتُ

بَلَدِيْنِي اِعْتَبَرَا، قَعَدْتُ جُلُوسًا

صفت: وہ اسم، جو اپنے سے پہلے فعل کے مصدر کی صفت بنے۔ جیسے جَزِي التَّلِيْمِيْنُ سَرِيْعًا اَصْلٌ فِي جَزِيْنَا

سَرِيْعًا تَهَا۔

عدد: مصدر کی بجائے اسمائے اعداد ذکر کئے جائیں۔ جیسے ضَرَبْتُ زَيْدًا اَلْعَلَا

آلہ: وہ اسم ہے، جس سے مذکور فعل صادر ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ اَلْعَلَبَ اَلْحِكْرَةَ قَلْدًا

کل اور بعض: جب مذکور فعل کے مصدر کی طرف مضاف ہوں۔ جیسے جَدُّ الطَّالِبِ كُلُّ اَلْجَدِّ يَا بَعْضِ

اَلْجَدِّ

اشارہ: جس کا اشارہ مذکور فعل کا مصدر ہو۔ جیسے اَحْسَنُ اَلْعَاوِلِ هَذَا اَلْاِحْسَانُ

نوٹ: مذکورہ بالا اسماء کے علاوہ اور بھی چند اسماء ہیں، جو مفعول مطلق کے قائم مقام ہوتے ہیں۔ مثلاً اَلْفَرَقُ قَضَاءٌ

اور وہ ضمیر، جس کا مرجع فعل مذکور کا مصدر ہو۔ جیسے جَاءَتْكَ مُجَامَلَةٌ لَا اُجَامِلُهَا اَحَدًا

۳۔ مفعول فیہ

(جس سے پہلے فی حرف جر محذوف ہوتا ہے)

تعریف

مفعول فیہ وہ اسم منصوب ہے، جو اس زمان یا مکان پر دلالت کرے، جس میں فعل واقع ہوتا ہے، اسے ظرف بھی کہتے ہیں، اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ ظرف زمان ۲۔ ظرف مکان

۱۔ ظرف زمان: وہ اسم ظرف ہے، جو ایسے زمانہ پر دلالت کرے، جس میں فعل واقع ہو۔ جیسے حَفِظْتُ دَرَسًا صَبَاحًا، جِئْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ان مثالوں میں صباحا اور یوم الجمعة مفعول فیہ ہیں

۲۔ ظرف مکان: وہ اسم ظرف ہے، جو ایسی جگہ پر دلالت کرے، جس میں فعل واقع ہو۔ جیسے وَقَفْتُ أَمَامَ الْمَرْأَةِ (میں شیشے کے سامنے کھڑا ہوا) جَلَسْتُ الْهَرَّةَ تَحْتَ الْمَائِدَةِ (میں دسترخوان کے نیچے بیٹھی)

اقسام

ظرف زمان کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ غیر محدود زمانہ ۲۔ محدود زمانہ

غیر محدود زمانہ: جس کی حد متعین نہ ہو۔ جیسے ذَهْرًا (زمانہ) حِينًا (جب)

محدود زمانہ: جس کی حد متعین ہو۔ جیسے يَوْمًا (دن) لَيْلَةً (رات)

ظرف زمان، خواہ محدود ہو یا غیر محدود، دونوں فی حرف جر کے حذف کے ساتھ منصوب ہوتے ہیں۔ جیسے مَكْتُفٌ فِي الْمَدْرَسَةِ شَهْرًا (میں مدرسہ میں ایک ماہ تک ٹھہرا ہوا)، قُمْتُ ذَهْرًا (میں ایک زمانہ کھڑا ہوا) یہ دراصل فِي شَهْرٍ اور فِي ذَهْرٍ تھے۔

ظرف مکان کی بھی دو قسمیں ہیں:

- ۱- محدود جیسے السُّوقُ (بازار) الدَّارُ (گھر)
- ۲- غیر محدود جیسے خَلْفٌ (پیچھے)، فَوْقُ (اوپر)، أَمَامَ (سامنے)
- ظرف مکان غیر محدود میں فِی کا حذف کرنا ضروری ہے۔ جیسے وَقَفْتُ أَمَامَ الْمِرْآةِ، طَارَتِ الْحَمَامَةُ فَوْقَ رُؤُوسِنَا
- ظرف مکان محدود میں فِی کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ جیسے مَشَيْتُ فِي السُّوقِ، جَلَسْتُ فِي الدَّارِ
- مگر دخل کے بعد فِی کا ذکر نہ کرنا بھی جائز ہے۔ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ
- عامل کا حذف

جب قرینہ پایا جائے تو مفعول فیہ کے عامل کو کبھی جوازاً حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے کوئی کہے مَتَى جِئْتُ (تو کب آیا) تو اس کا جواب صرف يَوْمَ الْجُمُعَةِ سے دیا جا سکتا ہے جو اصل میں جِئْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ہے۔

اور کبھی اس کا عامل وجوباً حذف ہوتا ہے، جب کہ ظرف، حال، صفت، صلہ یا خبر واقع ہو، جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ عِنْدَكَ، و مَرَرْتُ بِرَجُلٍ عِنْدَكَ اَصْلٌ فِي بَزِيدٍ مُسْتَقِرًّا عِنْدَكَ اور بِرَجُلٍ مُسْتَقِرٍّ عِنْدَكَ تھے۔

۴- مفعول لہ

(جس سے پہلے حرف جر لام محذوف ہوتا ہے)

تعریف

مفعول لہ وہ مصدر منصوب ہے، جو اپنے ناقبل فعل کا سبب اور علت بیان کرنے کے لئے ذکر کیا جاتا ہے اور اسے مفعول لاجلہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے وَقَفْتُ إِخْتِيَرًا مَّا لِلْمُعَلِّمِ (میں استاذ کے احترام کے لئے کھڑا ہوا)، تَنَزَّهْتُ طَلْبَ الرَّاحَةِ (میں نے آرام حاصل کرنے کے لئے سیر کی)

ان مثالوں میں إِخْتِيَرًا مَّا لِلْمُعَلِّمِ اور طَلْبَ الرَّاحَةِ مفعول لہ ہیں

نوٹ: مفعول لہ ناقبل فعل کے متعلق سوال کا جواب ہوتا ہے۔

۵- مفعول معہ

تعریف

یہ وہ اسم منصوب ہے، جو ایسی واؤ کے بعد آئے، جو مصاحبت اور معیت کا معنی دے۔ جیسے سَارَ الْقِطَارُ وَ طَلُوعَ الشَّمْسِ (گاڑی سورج کے طلوع ہونے کے ساتھ چلی)، حَضَرَ مُحَمَّدٌ وَ غُرُوبَ الشَّمْسِ (محمد غروب شمس کے ساتھ حاضر ہوا)

سوالات

- ۱- کلام میں مفعول مطلق کیوں ذکر کیا جاتا ہے؟
- ۲- سُبْحَانَ اللَّهِ، مَعَاذَ اللَّهِ، فِدَاءُ، خَيْرٌ مَقْدَمٌ سے پہلے فعل کا حذف کرنا واجب ہے یا جائز؟
- ۳- مفعول فیہ کو ظرف کیوں کہتے ہیں، اور ظرف کی کتنی قسمیں ہیں؟
- ۴- کیا مفعول فیہ کا عامل حذف کرنا جائز ہے؟ اس کی کتنی صورتیں ہیں؟
- ۵- مفعول مطلق اور مفعول لہ میں کیا فرق ہے؟
- ۶- درج ذیل فقرات میں سے مفاعیل خمسہ الگ الگ کریں:
 - ۱- يَفِيضُ النَّهْرُ فَيَضَانًا
 - ۲- يَصِيدُ الثُّغْلُبُ دَجَاجَةً
 - ۳- سَجَدَ الْمُصَلِّيُّ أَرْبَعًا
 - ۴- تَلَا الْقَارِئُ الْقُرْآنَ أَحْسَنَ الْقِرَاءَةِ
 - ۵- قَرَأَ مُحَمَّدٌ وَالْمِصْبَاحَ
 - ۶- نَامَ الْكَلْبُ خَلْفَ الْبَابِ
 - ۷- مَشِينَا وَالظَّلَامَ
 - ۸- رَمَى الصَّيَّادُ الطَّيْرَ سَهْمًا
 - ۹- صَفَحْتُ عَنِ السُّفِيهِ حِلْمًا
 - ۱۰- نَكَبَهُمُ الدَّهْرُ نَكْبَتَيْنِ
 - ۱۱- ابْتَعَدْتُ عَنِ الْأَمْسِ خَوْفًا مِنْهُ
 - ۱۲- مَزَّقَ الْغُلَامُ الْوَرَقَ
 - ۱۳- تَوَقَّدَ الْمَصَابِيحُ لَيْلًا
 - ۱۴- جَرَى عَلَيَّ مَيْلًا

حال

(اسم کے منصوب ہونے کی چھٹی صورت)

تعریف:

اس کا لغوی معنی اچھی یا بری حالت ہے، اور نحو یوں کی اصطلاح میں اس سے مراد وہ اسم منصوب ہے، جو فاعل یا مفعول بہ یا دونوں کی حالت فاعلی یا مفعولی بیان کرے، جس کی حالت بیان کی جائے (فاعل، مفعول بہ) اسے ذوالحال (صاحب حال) کہتے ہیں۔ جیسے عَادَ الْجَيْشُ ظَافِرًا (لشکر اس حال میں لوٹا کہ کامیاب ہے) رَكِبْتُ الْبَحْرَ هَائِجًا (میں سمندر میں سوار ہوا اس حال میں کہ وہ موجیں مارنے والا تھا) نَصَحَنِي وَالِدِي جَالِسِينَ (مجھے میرے والد نے اس حال میں نصیحت کی کہ ہم دونوں بیٹھے ہوئے تھے)۔

ان مثالوں میں ظَافِرًا، هَائِجًا اور جَالِسِينَ حال ہیں اور الْجَيْشُ، الْبَحْرُ، وَالِدِي اور نَبِيٌّ بالترتیب ذوالحال ہیں۔

حال کے اوصاف و احکام

۱- حال عموماً اسم مشتق ہوتا ہے۔ جیسے مذکورہ مثالیں، مگر کبھی اسم جامد بھی آجاتا ہے۔

جیسے كَرَّ الشَّجَاعُ اَسَدًا (بہادر نے شیر کی طرح حملہ کیا)

۲- حال عموماً مفرد ہوتا ہے مگر کبھی جملہ بھی آجاتا ہے۔ جب حال جملہ ہوتا ہے تو اس

وقت حال اور ذوالحال میں تعلق قائم کرنے کے لئے ایک واسطہ یا رابطہ ہوتا ہے اور یہ واؤ یا

ضمیر یا دونوں ہو سکتے ہیں۔ جیسے لَا تَأْكُلِ الطَّعَامَ وَ هُوَ بَارِدٌ (تو کھانا نہ کھا اس

حال میں کہ وہ ٹھنڈا ہو) اس میں واؤ اور ضمیر دونوں رابطہ ہیں۔ كُنْتُ نَبِيًّا وَ اَدَمُ بَيْنَ

الْمَاءِ وَ الطِّينِ (میں نبی تھا اس حال میں کہ آدم ابھی پانی اور مٹی میں تھے)، رَجَعَ

الْقَائِدُ هُوَ مَنْصُورٌ۔ ان دونوں مثالوں میں بالترتیب رابطہ صرف واؤ اور ضمیر ہے۔

۳- حال کبھی جملہ اسمیہ ہوتا ہے۔ جیسے رَجَعَ الْقَائِدُ وَهُوَ مَنْصُورٌ (سپہ سالار اس حال میں لوٹا کہ وہ مدد کیا ہوا ہے) اور کبھی جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔ اگر حال فعل ماضی ہو تو اس سے پہلے لفظ قَدْ کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے غَابَ أَخُوكَ وَقَدْ حَضَرَ وَالِدُهُ (تیرا بھائی غائب ہوا اس حال میں کہ اس کا باپ حاضر تھا)۔ اس مثال میں قد حاضر والدہ حال ہے اور اخوک ذوالحال ہے اور اگر حال فعل مضارع ہو اور مثبت ہو تو اس میں صرف ضمیر کافی ہے جیسے ذَهَبَ الْجَانِي يَرْكَبُ (بمجرم گیا اس حال میں کہ وہ سوار ہے)، اس مثال میں یو کب حال ہے اور اس میں هو ضمیر الجانی ذوالحال کی طرف راجع ہے۔

۴- کبھی حال شبہ جملہ بھی ہوتا ہے، شبہ جملہ سے مراد ظرف اور جار مجرور ہے۔ جیسے طَلَعَ الْبَدْرُ بَيْنَ السَّحَابِ (چاند طلوع ہوا اس حال میں کہ وہ بادل کے دو میان تھا) بَيْنَ السَّحَابِ، الْبَدْرُ سے حال ہے۔ لَقِيْتُ الْأُسْتَاذَ فِي الْمَدْرَسَةِ (میں استاذ سے ملا اس حال میں کہ وہ مدرسہ میں تھا) اس مثال میں فِي الْمَدْرَسَةِ، الْأُسْتَاذَ سے حال ہے۔

۵- حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے اور ذوالحال اکثر معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے، اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو ذوالحال سے پہلے ذکر کرنا ضروری ہوتا ہے جیسے جَاءَ نَبِيٌّ رَاكِبًا رَجُلٌ اس میں رَاكِبًا حال اور رَجُلٌ اسم نکرہ، ذوالحال ہے۔

حال واحد، ثننیہ اور جمع ہونے میں ذوالحال کے مطابق ہوتا ہے بشرطیکہ حال مفرد ہو، جملہ نہ ہو اور اگر حال جملہ ہو تو اس جملہ میں رابطہ کا ہونا ضروری ہے۔

نوٹ: جب جملہ درمیان کلام یا اخیر کلام میں معرفہ کے بعد واقع ہو تو وہ حال ہوا کرتا ہے۔ جیسے رَجَعَ الْقَائِدُ هُوَ مَنْصُورٌ، الْقَائِدُ ذُو الْحَالِ اور هُوَ مَنْصُورٌ حال ہے۔ اور اگر اسم نکرہ کے بعد واقع ہو تو صفت بنتا ہے کیونکہ جملہ، نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے۔ جیسے رَجَعَ قَائِدٌ هُوَ مَنْصُورٌ، قَائِدٌ مَوْصُوفٌ هُوَ مَنْصُورٌ صفت ہے۔

سوالات

۱- نیچے دیئے گئے فقرات میں حال اور ذوالحال کو بیان کریں اور یہ بھی بتائیں کہ ان کے درمیان رابطہ کیا ہے؟

۱- أَقْبَلَ الْمَظْلُومُ بِأَكْبَا ۲- رَكِبْتُ السَّفِينَةَ وَالنَّسِيمُ عَلِيلٌ

۳- يَعْجِبُنِي الْغَنِيُّ مُتَوَاضِعًا ۴- جَلَسَ الْمُدْنِبُ يَخَافُ

۵- أَنْظَرُ إِلَى السَّمَاءِ مُمَطَّرَةً ۶- أَبْصَرْتُ الْخَطِيبَ فَوْقَ الْمِنْبَرِ

۷- ذَهَبَ الْمُجْرِمُ وَقَدْ حَرَسَهُ الْجُنُودُ

۲- ذیل کے جملوں کی ترکیب نحوی کریں:

۱- اَتَيْتُهُ الْحُكْمَ صَبِيحًا ۲- جَاءَ زَوْجَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ ۵

۳- لَا تَأْكُلُوا الْقَوَائِمَ وَهِيَ فِجَّةٌ ۴- يَمُوتُ الْمُؤْمِنُ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ

۵- يَمُوتُ الْكَافِرُ يَلُومُهُ قَلْبُهُ

۳- حال کی مختلف اقسام بتاؤ؟

۷۔ (الف) تمیز

(اسم کے منصوب ہونے کی ساتویں صورت)

تعریف

تمیز کا لغوی معنی دور کرنا اور اٹھانا ہے اور اصطلاح میں وہ اسم نکرہ ہے، جو کسی مبہم اور پوشیدہ چیز کے بعد آئے اور اس کے ابہام اور پوشیدگی کو دور کرے، جس سے ابہام دور کیا جائے اسے میز اور جو دور کرے اسے تمیز کہتے ہیں۔

تمیز کی اقسام

تمیز کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مفرد (تمیز ملفوظ) ۲۔ نسبت (تمیز ملحوظ)

۱۔ مفرد: تمیز مفرد سے مراد یہ ہے کہ مرکب نہ ہو اور اس کی ذات میں ابہام ہو۔ یہ کبھی مختلف مقادیر پر دلالت کرتا ہے اور کبھی غیر مقادیر پر دلالت کرتا ہے، مقادیر جیسے وزن، کیل، مساحت اور اسم عدد اور غیر مقادیر جیسے خاتم (انگوٹھی)، سوار (نگن)، خلد خال (پازیب) وغیرہ، انہیں تمیز ملفوظ بھی کہتے ہیں۔

اعراب: تمیز ملفوظ کی تمیز کبھی منصوب ہوتی ہے، کبھی مجرور باضافت اور کبھی مجرور بمن ہوتی ہے جیسے وزن کی مثال، عِنْدِي رِطْلٌ زَيْتًا، رِطْلٌ زَيْتٌ، رِطْلٌ مِّنْ زَيْتٍ، کیل (پیمانے) کی مثال، عِنْدِي حَفْنَةٌ شَعِيرًا، حَفْنَةٌ شَعِيرٌ، حَفْنَةٌ مِّنْ شَعِيرٍ، مساحت (ناپ) کی مثال عِنْدِي شِبْرٌ اَرْضًا، شِبْرٌ اَرْضٍ، شِبْرٌ مِّنْ اَرْضٍ
نوٹ: ان مثالوں میں رِطْلٌ، حَفْنَةٌ، شِبْرٌ تمیز، زیت اور شعیر اور ارض تمیز ہیں۔

۲۔ نسبت: تمیز نسبت سے مراد یہ ہے کہ ابہام اس کی ذات میں نہ ہو بلکہ اس کی نسبت میں ہو، اس کا کلام میں تلفظ نہیں کیا جاتا بلکہ کلام کے سیاق و سباق سے سمجھا جاتا ہے۔

بالت

منہی برابر

ل آدھیر

(ب) اسماء اعداد

تعریف

اعداد، عدد کی جمع ہے اور یہ عدد سے مشتق ہے، جس کا معنی گننا اور شمار کرنا ہے، اور اصطلاح میں اس سے مراد وہ اسماء ہیں، جن کے ساتھ کسی شی کے افراد کو شمار کیا جاتا ہے، جسے شمار کیا جائے اسے محدود اور تمیز کہتے ہیں جیسے ثَلَاثَةٌ رِجَالٍ (تین مرد) خَمْسَةٌ كُتُبٍ (پانچ کتابیں) ثَلَاثَةٌ اور خَمْسَةٌ اسم عدد تمیز، رِجَالٌ اور كُتُبٌ محدود اور تمیز ہیں۔

اقسام

اسمائے عدد چار طرح کے ہوتے ہیں:

۱- مفرد ۲- مرکب ۳- عطف ۴- عقود

۱- مفرد: اس سے مراد ایک سے لے کر دس تک کے اعداد، اکائیاں مائتہ اور الف کے الفاظ ہیں۔ جیسے وَاحِدٌ (ایک) اِثْنَانِ (دو) ثَلَاثَةٌ (تین) اَرْبَعَةٌ (چار) خَمْسَةٌ (پانچ) سِتَّةٌ (چھ) سَبْعَةٌ (سات) ثَمَانِيَةٌ (آٹھ) تِسْعَةٌ (نو) عَشْرَةٌ (دس) مِائَةٌ (سو) أَلْفٌ (ہزار)

۲- مرکب: اس سے مراد گیارہ سے لے کر انیس تک کے اعداد ہیں۔ بارہ کے علاوہ باقی تمام کے دونوں جز مبنی بر فتح ہوتے ہیں، بارہ کا پہلا جز و معرب ہوتا ہے۔ جیسے أَحَدٌ عَشْرٌ (گیارہ) اِثْنَا عَشَرَ (بارہ) ثَلَاثَ عَشْرَةَ (تیرہ) اَرْبَعَ عَشْرَةَ (چودہ) خَمْسَ عَشْرَةَ (پندرہ) سِتَّ عَشْرَةَ (سولہ) سَبْعَ عَشْرَةَ (سترہ) ثَمَانِيَةَ عَشْرَةَ (اٹھارہ) تِسْعَ عَشْرَةَ (انیس)

۳- عطف: اس سے مراد اکیس سے لے کر ننانوے تک کے اعداد ہیں۔ انہیں عطف اس لئے کہتے ہیں کہ ان کی اکائی اور دہائی کے درمیان واو عاطفہ ہوتی ہے، اکائی کو

معطوف علیہ اور دہائی کو معطوف کہتے ہیں جیسے أَحَدٌ وَعِشْرُونَ (ایکس) اِثْنَانٌ وَعِشْرُونَ (بائیس) ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ (ترپن) تِسْعٌ وَعِشْرُونَ (نانوے) ۴- عقود: ان سے مراد دہائیاں ہیں۔ جیسے عَشْرَةٌ (دس) عِشْرُونَ (بیس) ثَلَاثُونَ (تیس) اَرْبَعُونَ (چالیس) خَمْسُونَ (پچاس) سِتُونَ (ساٹھ) سَبْعُونَ (ستر) ثَمَانُونَ (اسی) تِسْعُونَ (نوے)

تمیز کے احکام

مذکورہ بالا اسمائے اعداد کی تمیز تین طرح سے آتی ہے، جسے کسی شاعر نے اس طرح

سے بیان کیا ہے:

تمیز از عدد بر سه جهت دال زسه تا ده ہمہ مجموع و کسور
زده تا صد ہمہ منصوب و مفرد زصد برتر ہمہ فردست مجرد

۱- واحد اور اثنان جب مفرد ہوں تو یہ کسی اسم کی صفت بن کر استعمال ہوتے ہیں، ان کی تمیز ذکر نہیں کی جاتی، کیونکہ اسم کا، واحد اورثنیہ کا صیغہ بذات خود ایک اور دو کے عدد پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے تَلْمِيذٌ (ایک طالب علم) تَلْمِيذَانِ (دو طالب علم)
۲- تین سے لے کر دس تک کی تمیز جمع اور کسور ہوتی ہے اور خلاف قیاس یعنی اگر معدود مذکر ہو تو اسم عدد مونث ہوگا اور اگر مونث ہو تو اسم عدد مذکر ہوگا۔ جیسے ثَلَاثَةُ اَقْلَامٍ (تین قلمیں) ثَلَاثٌ غُرَفَاتٍ (تین کمرے)

۳- گیارہ سے لے کر ۹۹ تک کی تمیز منصوب اور مفرد ہوتی ہے۔ جیسے نَجَحَ ثَلَاثَةُ عَشَرَ طَالِبًا (تیرہ طالب علم کامیاب ہوئے) نَجَحَتْ ثَلَاثٌ عَشْرَةٌ تَلْمِيذَةٌ (تیرہ طالب علم لڑکیاں کامیاب ہوئیں)

۴- مائتہ اور اَلْفٌ اور ان کےثنیہ وجمع کی تمیز مفرد اور مجرد ہوتی ہے۔ جیسے مائتة جُنْدِيٍّ (سویاسی) اَلْفٌ سَنَةٍ (ہزار سال) مائتتا بَقْرَةٍ (دوسو گائیں)

تذکیر و تانیث

۱- واحد اور اثنان خواہ مفرد، مرکب یا معطوف اور معطوف علیہ کی شکل میں ہوں، ان کی تذکیر و تانیث موافق قیاس ہوتی ہے۔ یعنی مذکر کے لئے مذکر اور مؤنث کے لئے مؤنث استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے إِلَهٌ وَاحِدٌ، شَجَرَةٌ وَاحِدَةٌ، أَحَدٌ عَشَرَ كَوْكَبًا، اِثْنَتَا عَشْرَةَ بَقْرَةً، أَحَدٌ وَعِشْرُونَ رَجُلًا، إِحْدَى وَعِشْرُونَ امْرَأَةً، اِثْنَانِ وَعِشْرُونَ امْرَأَةً، اِثْنَانِ وَثَلَاثُونَ قَلَمًا

۲- تین سے لے کر نو تک کے اسمائے اعداد خواہ مفرد ہوں یا مرکب، یا عطف کی شکل میں ہوں، ان کی تذکیر و تانیث خلاف قیاس ہوتی ہے یعنی اگر معدود مذکر ہو تو اسم عدد مؤنث اور اگر معدود مؤنث ہو تو اسم عدد مذکر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے ثَلَاثٌ بَقَرَاتٍ، ثَلَاثَةٌ كُتُبٌ، ثَلَاثٌ عَشْرَةَ سَاعَةً، ثَلَاثَةٌ عَشْرَ فَرَسًا، ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ شَجَرَةً، خُمُسَةٌ وَثَلَاثُونَ طَالِبًا

۳- عقود (دہائیاں) عَشْرَةٌ (دس) عِشْرُونَ (بیس) ثَلَاثُونَ وغیرہ اور مِائَةٌ وَ أَلْفٌ کے الفاظ میں تذکیر و تانیث کا کوئی لحاظ نہیں، یہ الفاظ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے عِشْرُونَ رَجُلًا وَ عِشْرُونَ امْرَأَةً مگر عِشْرٌ کا لفظ اگر مفرد ہو تو مذکر کے لئے مؤنث اور مؤنث کے لئے مذکر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے عَشْرَةٌ أَقْلَامٌ وَ عِشْرٌ نِسَاءً اور اگر یہ مرکب ہو تو لفظ عِشْرٌ کی تذکیر و تانیث موافق قیاس ہوتی ہے، مؤنث کے لئے عَشْرَةٌ اور مذکر کے لئے عِشْرٌ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے ثَلَاثٌ عَشْرَةَ سَاعَةً اور ثَلَاثَةٌ عِشْرَ قَلَمًا

سوالات

- ۱- اسم عدد کی کتنی اقسام ہیں؟
- ۲- اسم عدد مرکب اور عطف میں کیا فرق ہے؟
- ۳- گیارہ سے لے کر ننانوے تک کی تمیز اور تذکیر و تانیث کا کیسے فرق معلوم کیا جاسکتا ہے؟

۴- درج ذیل محدودات کے ساتھ مناسب اسم عدد لگائیں:

- ۱- أَخْلَاقٍ
 - ۲- تَلْمِيذَاتٍ
 - ۳- جَلْدَةٍ
 - ۴- أَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ
 - ۵- فَأَكْبَهَاتٍ
 - ۶- وَرِزْدَةٍ
 - ۷- أَنْهَارٍ
 - ۸- غُرَفَاتٍ فِي الْمَدْرَسَةِ
 - ۹- تَلَامِيذٍ
 - ۱۰- عِنْدِي ذِرَاعَانِ حَرِيرًا أَذْرُعُ ثَوْبًا مِنَ الصُّوفِ
- ۵- درج ذیل فقرات کی ترکیب کریں:
- ۱- بَعَثْتُ ثَلَاثَ تَفَاحَاتٍ بِأَتْنِي عَشْرَ قِرْشًا
 - ۲- فَأَنْقَجَرْتُ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا
 - ۳- يَا بَيْتَ إِلَهِي مَا أَيْتُ أَحَدًا عَشْرًا كُوكِبًا
 - ۴- مِسَاحَتُهَا تَبْلُغُ عَشْرَةَ أَلْفٍ وَمِائَتِي ذِرَاعٍ
 - ۵- وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ

۸- مستثنیٰ

(اسم کے منصوب ہونے کی آٹھویں صورت)

تعریف

مستثنیٰ استثناء سے ہے اور استثناء کا معنی الگ کرنا اور خارج کرنا ہے، اصطلاح میں اس سے مراد وہ چیز ہے، جسے حرف استثناء کے ساتھ ماقبل کے حکم سے خارج کر دیا جائے خواہ حکم اثبات میں ہو یا نفی میں، جسے خارج کیا جائے اسے مستثنیٰ اور جس سے الگ کیا جائے اسے مستثنیٰ منہ کہتے ہیں، جس حرف کے ساتھ الگ کیا جائے، اسے حرف استثناء کہتے ہیں۔ جیسے نَجَحَ التَّلَامِيذُ إِلَّا وَاحِدًا، التَّلَامِيذُ مَسْتَثْنَىٰ مِنْهُ إِلَّا حَرْفُ اسْتِثْنَاءٍ اور وَاحِدًا مَسْتَثْنَىٰ هُوَ۔ ایسے ہی مَاغَابَ التَّلَامِيذُ عَنِ الدُّرِّسِ إِلَّا وَاحِدًا، کلمات استثناء یہ ہیں: إِلَّا، غَيْرَ، سِوَى، خَلَا، عَدَا، حَاشَاءَ، مَاخَلَا، مَاعَدَا، لَيْسَ، لَا يَكُونُ

اقسام

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں: ۱- متصل ۲- منقطع

۱- متصل: وہ مستثنیٰ ہے جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو اور حرف استثناء کے ساتھ ماقبل کے حکم سے خارج کر دیا جائے۔ جیسے مذکورہ مثال میں وَاحِدًا، التَّلَامِيذُ کی جنس سے تھا جو حکم التَّلَامِيذُ پر تھا اس سے إِلَّا کے ساتھ خارج کر دیا گیا۔

۲- منقطع: وہ مستثنیٰ ہے جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو۔ جیسے اِسْتَعْرَيْتُ الْاَلْفَرَاْسَ اِلَّا جِمَارًا (میں نے گھوڑے خریدے سوائے گدھے کے) جِمَارٌ مَسْتَثْنَىٰ هُوَ جو اَلْفَرَاْسَ مَسْتَثْنَىٰ منہ کی جنس سے نہیں ہے۔

نوٹ: جس کلام میں استثناء ہو، اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

۱- موجب (مثبت) ۲- غیر موجب (منفی)

۱- موجب: وہ کلام ہے، جس میں نفی، نہی اور استفہام انکاری نہ ہو جیسے هَجَمَ

الْأَفْوَاجُ إِلَّا جُنْدِيًّا (فوجوں نے حملہ کیا سوائے ایک سپاہی کے)

۲- غیر موجب: وہ کلام ہے، جس میں نفی، نہی اور استفہام انکاری ہو جیسے مَا هَرَبَ

الْأَفْوَاجُ إِلَّا جُنْدِيًّا (فوجیں بھاگی نہیں سوائے ایک سپاہی کے)

اعراب: متشئی کے اعراب کی چار صورتیں ہیں:

۱- منصوب ۲- منسوب اور عامل کے مطابق اعراب

۳- عامل کے مطابق اعراب ۴- مجرد

۱- منصوب: متشئی منصوب کی درج ذیل صورتیں ہیں:

۱- متشئی منقطع جب إِلَّا کے بعد واقع ہو خواہ کلام موجب میں ہو یا غیر موجب

میں۔ جیسے جَاءَ نَبِي الْقَوْمِ إِلَّا حِمَارًا، مَا جَاءَ نَبِي الْقَوْمِ إِلَّا حِمَارًا، حِمَارًا

متشئی منقطع منصوب ہے۔

۲- جب متشئی متصل إِلَّا کے بعد آئے اور کلام موجب میں ہو۔ جیسے

حَضَرَ الْأَصْدِقَاءُ إِلَّا عَلِيًّا

۳- متشئی متصل یا منقطع، کلام موجب یا غیر موجب میں جب متشئی منہ سے پہلے

آجائے۔ جیسے حَضَرَ إِلَّا عَلِيًّا الْأَصْدِقَاءُ، مَا جَاءَ نَبِي إِلَّا حِمَارًا الْقَوْمِ ان

مثالوں میں عَلِيًّا اور حِمَارًا متشئی منصوب ہیں۔

۴- جب متشئی مَا خَلَا، مَا عَدَا، لَيْسَ اور لَا يَكُونُ کے بعد آئے۔ جیسے

هَجَمَ الْأَفْوَاجُ مَا خَلَا يَا مَا عَدَا جُنْدِيًّا۔ دوسری مثال فَرَّ الْجُنُودُ لَا يَكُونُ

قَائِدًا اور لَيْسَ قَائِدًا۔ ان مثالوں میں جُنْدِيًّا اور قَائِدًا متشئی منصوب ہیں۔

۵- جب یہ خَلَا اور عَدَا کے بعد آئے تو یہ عموماً منصوب ہوتا ہے۔ جیسے

جَاءَ نَبِي الْقَوْمِ عَدَا أَوْ خَلَا جُنْدِيًّا

نوٹ: مَا عَدَا، مَا خَلَا، اور خَلَا کے بعد متشئی مفعول بہ کی حیثیت سے

منصوب ہوتا ہے، کیونکہ یہ فعل ہیں، ان کا فاعل ہمیشہ ضمیر مستتر ہوتی ہے قیس اور لَا یُکُونُ کے بعد مستثنیٰ خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے اور ان کا اسم بھی ضمیر مستتر ہوتی ہے، نیز یہ افعال اپنے مفعول بہ اور خبر سے مل کر مستثنیٰ منہ سے حال بنتے ہیں اور مستثنیٰ منہ ذوالحال ہوتا ہے۔

۲- منصوب اور عامل کے مطابق اعراب کی صورت: اگر کلام غیر موجب ہو، مستثنیٰ متصل اِلَّا کے بعد واقع ہو نیز مستثنیٰ منہ مذکور بھی ہو تو مستثنیٰ کو منصوب پڑھنا اور مستثنیٰ منہ کے مطابق اعراب دینا، دونوں جائز ہیں، اس کو مستثنیٰ غیر مفرغ (جس کا مستثنیٰ منہ مذکور ہو) بھی کہتے ہیں جیسے مَا اَنْمَرْتِ الْاَشْجَارُ اِلَّا شَجْرَةً (درخت پھل نہیں لائے سوائے ایک درخت کے)، دوسری مثال مَا سَلَّمْتُ عَلٰی الْقَادِمِيْنَ اِلَّا الْاَوَّلَ (میں آنے والوں کو سلام نہیں کیا مگر پہلے کو)، ان مثالوں میں شَجْرَةٌ اور الْاَوَّلَ کو مستثنیٰ منہ کے مطابق پڑھنا بھی جائز ہے۔

۳- عامل کے مطابق اعراب کی صورت: اگر کلام غیر موجب (منفی) ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو مستثنیٰ بِالْا کا اعراب مستثنیٰ منہ محذوف کے مطابق ہوگا۔ یعنی اگر مرفوع محذوف ہے تو مستثنیٰ مرفوع اور اگر منصوب یا مجرور محذوف ہے تو مستثنیٰ بھی منصوب یا مجرور ہوگا، اس کو مستثنیٰ مفرغ (جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو) بھی کہتے ہیں۔ جیسے لَا يَهْلِكُ اِلَّا الْفٰسِقُ (سوائے فاسق کے کوئی ہلاک نہیں ہوگا)۔ دوسری مثال مَا صَحِبْتُ اِلَّا الْاَخِيَارَ (میں نے نیکوں کے سوا کسی کی مصاحبت نہیں کی)۔ تیسری مثال لَا تَسُوْدُ الْاَقْوَامُ اِلَّا بِالْاَخْلَاقِ (تو میں اخلاق کے ساتھ ہی سردار بنتی ہیں)۔ پہلی مثال میں اَحَدًا فاعل، دوسری مثال میں اَحَدًا مفعول، تیسری مثال میں بِسْمٰیءِ مجرور مستثنیٰ منہ محذوف ہیں اس لئے الْفٰسِقُ، الْاَخِيَارَ اور بِالْاَخْلَاقِ مرفوع، منصوب اور مجرور ہیں۔

۴- مجرور کی صورت: ۱- اگر مستثنیٰ لفظ غیر اور سوا کے بعد واقع ہو تو مضاف الیہ

ہونے کے اعتبار سے مجرور ہوگا۔ جیسے صَامَ الْغُلَامُ رَمَضَانَ غَيْرَ يَوْمٍ أَوْ سِوَى يَوْمٍ (غلام نے ایک دن کے سوا رمضان کے روزے رکھے) دوسری مثال مَا عَادَ الْمَرِيضَ عَائِدٌ غَيْرَ سَعِيدٍ أَوْ سِوَى سَعِيدٍ (سعید کے سوا مریض کی کسی نے بیماری پر سی نہیں کی)۔

۲- حَاشَا کے بعد اکثر اور عَدَا وَ خَلَا کے بعد کبھی کبھی مشتقی مجرور ہوتا ہے، اس وقت یہ حرف جر ہوتے ہیں۔ جیسے قَطَفْتُ الْأَزْهَارَ خَلَا الْوَرْدِ أَوْ عَدَا الْوَرْدِ أَوْ حَاشَا الْوَرْدِ

نوٹ: غیر اور سِوَى کے اعراب کی وہی صورتیں ہیں جو اِلَّا کے بعد مشتقی کی ہیں، کبھی منصوب اور کبھی عامل کے مطابق۔

غیر کا لفظ اگرچہ صفت کا معنی ادا کرنے کے لئے بنایا گیا ہے، مگر کبھی استثناء کے لئے بھی آتا ہے۔ جیسے اوپر مذکور ہوا اور اسی طرح لفظ اِلَّا استثناء کے لئے بنایا گیا ہے مگر کبھی غیر کا معنی بھی دیتا ہے جیسے لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَقَسَدَاتُكُ أَصْلُ فِي غَيْرِ اللَّهِ هِيَ۔ اِسِي طِرْح لآ اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اَصْلُ فِي لآ اِلَهَ غَيْرُ اللّٰهُ مَوْجُودٌ هِيَ۔

سوالات

- ۱- کلام موجب اور غیر موجب میں کیا فرق ہے؟
- ۲- غیر اور سوئی کے بعد مستثنیٰ کا اعراب کیا ہوتا ہے، اور ان کا اپنا اعراب کیا ہوتا ہے؟
- ۳- مستثنیٰ متصل کا اعراب کیا ہوتا ہے؟
- ۴- مستثنیٰ مفرغ اور غیر مفرغ میں کیا فرق ہے؟
- ۵- درج ذیل فقرات میں اِلا کی جگہ غیر اور عَدَا کا لفظ رکھیں اور اعراب لگائیں:

 - ۱- ما عاد من سفره اِلا اخوک ۲- ما فاز التلاميذ اِلا الاذكياء
 - ۳- لا تصاحب اِلا الاخيار ۴- ما فاز اِلا المجدون
 - ۵- لا يكسب ثقة الجمهور اِلا المخلص
 - ۶- درج ذیل فقرات کی ترکیب نحوی کریں:

 - ۱- عاد المسافرون عدا اخيك ۲- ما قبلت يد احد غير والدي
 - ۳- وما يعقلها اِلا العالمون ۴- قطفت الازهار ما خلا الورد
 - ۷- درج ذیل فقرات میں مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ الگ الگ کریں:

 - ۱- لَبِثْتُ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا
 - ۲- لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ إِلَّا الْمَوْتَ ۳- لَا تَظْهَرُ الْكَوَاكِبُ إِلَّا النَّبِيرِينَ
 - ۴- اِلا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ باطلٌ وَ كُلُّ نَعِيمٍ لَا مَحَالَةَ زَائِلٌ
 - ۵- لَا يَقَعُ الْحَالُ مَعْرِفَةً وَلَا اسْمًا جَامِدًا اِلا فِي بَعْضِ الْاَمْثِلَةِ

مجرورات کا بیان

تعریف

مجرورات مجرور کی جمع ہے اور مجرور وہ اسم ہے جس کے نیچے زیر آئے۔

اقسام

مجرور کی دو قسمیں ہیں: ۱- مجرور بحرف جر ۲- مجرور باضافت

۱- مجرور بحرف جر

وہ اسم مجرور ہے، جس سے پہلے حرف جر ظاہر ہو۔ جیسے فِي الْكِتَابِ، فِي حَرْفِ جَرِ الْكِتَابِ مجرور، اسے جار مجرور کہتے ہیں۔

حروف جارہ:

یہ سترہ حروف ہیں، جن کو کسی شاعر نے یوں نظم کیا ہے:

بَاوَاوُ كَافٍ وَ لَامٍ وَ وَاوُ مُنْذٌ وَ مُذٌ خَلَا

رُبُّ حَاشَا مِنْ عَدَا فِيْ عَنْ عَلِي حَتَّى اِلَى

مذکورہ حروف میں سے جب کوئی حرف کسی اسم سے پہلے آجائے تو اس کے آخر کو زیر

دیتا ہے۔ اور یہ کئی معانی میں استعمال ہوتے ہیں، مختصر طور پر یہ ہیں:

۱- مِنْ: یہ ابتداء کا معنی دیتا ہے۔

۲- حَتَّى وَ اِلَى: (بمعنی تک) یہ دونوں انتہاء کے لئے آتے ہیں، تینوں کی

مشترکہ مثال یوں ہے:

مِنَ السُّجُودِ الْحَرَامِ اِلَى السُّجُودِ الْاَقْصَا (مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک)

حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۵ (طلوع صبح تک)

۳- عَنْ: یہ بعد اور مجاوزت کے لئے آتا ہے۔ جیسے رَمِيَتْ السُّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ

(میں نے تیرکان سے پھینکا۔)

۵- عَلِيٌّ: (پر) یہ غلبہ بتانے کے لئے آتا ہے۔ جیسے عَلَى الشَّجَرَةِ طَائِرٌ (درخت پر پرندہ ہے۔)

۶- فِيٌّ: (میں) یہ ظرف زمان یا مکان کے لئے آتا ہے۔ جیسے فِي اللَّيْلِ ظُلْمَةٌ (رات میں تاریکی ہے) الْمَالُ فِي الْكَيْسِ (مال بٹوے میں ہے)

۷- رُبٌّ: (کم) یہ کسی چیز کی کمی بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے رُبُّ إِشَارَةٍ أَبْلَغُ مِنْ عِبَارَةٍ (کچھ اشارے عبارت سے بلغ ہوتے ہیں۔) کبھی یہ کثرت کا معنی بھی دیتا ہے جیسے رُبُّ تَلْمِيذٍ مُجْتَهِدٍ فَازٌ (اکثر محنتی طالب علم کامیاب ہوتے ہیں۔)

۸- بَاءٌ: (ساتھ) یہ عموماً سبب اور استعانت کے لئے آتا ہے۔ جیسے سَكَبْتُ بِالْقَلَمِ نیز یہ کبھی قسم کے لئے بھی آتا ہے۔ جیسے بِاللَّهِ لَأَعْطِفَنَّ عَلَى الْفَقِيرِ (خدا کی قسم میں فقیر پر ضرور مہربانی کروں گا۔)

۹- كَافٌ: (مانند) یہ تشبیہ کے لئے آتا ہے۔ جیسے الاستاذُ كالأبِ (استاد باپ کی مانند ہے۔)

۱۰- لَامٌ: (لئے) یہ ملکیت کے لئے آتا ہے۔ جیسے لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ (اسی کے لئے بادشاہی اور اسی کے لئے حمد ہے۔)

۱۱- وَاوٌ ۱۲- تَاءٌ: یہ دونوں قسم کے لئے آتے ہیں۔ جیسے وَاللَّهِ ، تَاللَّهِ لَأَعْطِفَنَّ عَلَى الْفَقِيرِ

۱۳، ۱۴ مُذُو مُنْدٌ: یہ مدت بیان کرنے کے لئے آتے ہیں، ان سے پہلے فعل ماضی منفی ہوتا ہے، اگر ان سے زمانہ ماضی مراد ہو تو ابتداء کے لئے آتے ہیں۔ جیسے مَا كَلَّمْتُهُ مُنْذُ الْاِسْبُوعِ اور اگر زمانہ حال مراد ہو تو ظرفیت کے لئے آتے ہیں۔ جیسے لَا قَابِلَتُهُ مُنْذُ هَذَا الشَّهْرِ او مُذُ الْيَوْمِ (میں نے اس مہینے یا دن سے اس سے ملاقات نہیں کی ہے)

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

۱۵ خَلَا ۱۶ - حَاشَا ۱۷ - عَدَا: یہ استثناء کے لئے آتے ہیں یعنی اپنے مابعد کو ماقبل کے حکم سے خارج کرنے کے لئے آتے ہیں۔ جیسے جَاءَ نَبِي الْقَوْمِ خَلَا و عَدَا و حَاشَا زَيْدٍ (میرے پاس زید کے سوا ساری قوم آئی)

۲- مجرور باضافت

اس کا معنی ہے: ایک اسم کو بتقدیر حرف جر دوسرے اسم کے ساتھ ملایا جائے، جسے ملائیں اسے مضاف اور جس کے ساتھ ملایا جائے اسے مضاف الیہ کہتے ہیں۔ جیسے كِتَابُ اللّٰهِ، كِتَابُ مِصْرٍ، لَفْظُ اللّٰهِ مِصْرٍ۔ مضاف الیہ کے نیچے ہمیشہ زیر ہوتی ہے، گویا مضاف ہی اسے زیر دیتا ہے۔

اقسام

اضافت کی تقسیم دو اعتبار سے ہوتی ہے:

۱- حرف جر کے مقدر ہونے کے اعتبار سے ۲- معنی کے اعتبار سے

۱- حرف جر کے مقدر ہونے کے اعتبار سے: اضافت میں مضاف الیہ سے پہلے حرف جر مقدر ہوتا ہے، اس اعتبار سے اس کی تین قسمیں ہیں:

۱- اضافت لائی ۲- اضافت فیوی ۳- اضافت منی

۱- اضافت لائی: وہ اضافت ہے جس میں مضاف الیہ سے پہلے حرف جر لام محذوف ہو، اس صورت میں مضاف الیہ نہ ظرف ہوتا ہے اور نہ ہی مضاف کی جنس سے۔ جیسے رَسُوْلُ اللّٰهِ (اللہ کا رسول)، مُلْكُ اللّٰهِ، اصل میں رَسُوْلٌ لِلّٰهِ، ملكُ للهِ ہیں۔

۲- اضافت فیوی: وہ اضافت ہے جس میں مضاف الیہ سے پہلے حرف جر فی محذوف ہو، اس صورت میں مضاف الیہ مضاف کے لئے ظرف ہوتا ہے۔ جیسے مَكْرُ اللَّيْلِ اصل میں مَكْرٌ فِي اللَّيْلِ ہے۔

۳- اضافت منی: وہ اضافت ہے جس میں مضاف الیہ سے پہلے حرف جر من مقدر ہو، اس صورت میں مضاف الیہ مضاف کی جنس سے یا مضاف، مضاف الیہ کی جنس سے ہوتا

ہے۔ جیسے خَاتَمُ فِضَّةٍ اصل میں خَاتَمٌ مِّنْ فِضَّةٍ ہے۔
 ۲- معنی کے اعتبار سے: اس اعتبار سے اضافت کی دو قسمیں ہیں:
 ۱- لفظی ۲- معنوی

۱- اضافت لفظی: وہ اضافت ہے، جس میں صفت کا صیغہ (اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ) اپنے معمول کی طرف مضاف ہو۔ جیسے هَذَا حَافِظُ الدَّرْسِ (یہ سبق یاد کرنے والا ہے)، مَعْمُورُ الدَّارِ (آباد کیا ہوا گھر)، رَجُلٌ حَسَنُ الوَجْهِ (خوبصورت چہرے والا آدمی)

ان مثالوں میں حافظ، معمور اور حسن، صفت کے صیغے مضاف ہیں اور الدرس، الدار اور الوجه مضاف الیہ ہیں۔
 فائدہ

اس اضافت کا فائدہ صرف تخفیف لفظی ہے، یعنی مضاف کے آخر سے تین، نوں، ثنیہ اور نوں جمع گر جاتے ہیں، مضاف، تعریف یا تخصیص حاصل نہیں کرتا۔ اسی وجہ سے مضاف پر الف لام بھی آجاتا ہے، جس کی پانچ صورتیں ہیں:

- ۱- مضاف ثنیہ کا صیغہ ہو۔ جیسے اَلْحَافِظَا دُرُوسِهِمَا
 - ۲- مضاف جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو۔ جیسے اَلْحَافِظُو دُرُوسِهِمْ
 - ۳- مضاف الیہ معرف باللام ہو۔ جیسے اَلْحَافِظُ الدَّرْسِ
 - ۴- مضاف الیہ ایسے اسم کی طرف مضاف ہو جو معرف باللام ہو۔ اَلْحَافِظُ دَرْسِ الْقُرْآنِ
 - ۵- مضاف الیہ ایسی ضمیر کی طرف مضاف ہو، جو معرف باللام کی طرف لوٹے۔ جیسے دَرَسْتُ التَّلْمِيذَ اَلْحَافِظَ دَرْسِهِ
- مذکورہ مثالوں میں الحافظ مضاف ہے جس پر الف لام آگیا ہے۔

۲- اضاف معنوی: وہ اضافت ہے، جس میں صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو بلکہ اس کے علاوہ کوئی اور اسم مضاف ہو۔ جیسے كِتَابُ اللّٰهِ، رَسُوْلُ اللّٰهِ

فائدہ

اس اضافت کا فائدہ یہ ہے کہ اگر مضاف الیہ نکرہ ہو تو مضاف نکرہ مخصوصہ بن جاتا ہے جیسے وَرَقٌ شَجَرَةٌ (درخت کا پتا)

۲- اگر مضاف الیہ معرفہ ہو تو مضاف بھی معرفہ بن جاتا ہے۔ جیسے کتاب اللہ (اللہ کی کتاب)

نوٹ: (۱) مثل، غیر اور سوی وغیرہ کے الفاظ مضاف ہوں تو تعریف یا تخصیص حاصل نہیں کرتے۔ اسی وجہ سے یہ اپنے مضاف الیہ کے ساتھ مل کر اسم نکرہ کی صفت بن جاتے ہیں۔ جیسے ذَرَسْتُ تَلْمِیْذًا غَیْرَ بَکْرٍ۔ اس مثال میں غیر اپنے مضاف الیہ بکو سے مل کر تلمیذا اسم نکرہ کی صفت ہے۔

(۲) موصوف صفت کی طرف مضاف ہو کر استعمال نہیں ہوتا کیونکہ مرکب اضافی و توصیفی دو الگ الگ چیزیں ہیں جو ایک دوسرے کی جگہ استعمال نہیں ہوتیں۔ بعض مرکبات میں بظاہر موصوف صفت کی طرف مضاف نظر آتا ہے مگر حقیقت میں وہاں موصوف محذوف ہوتا ہے۔ جیسے مَسْجِدُ الْجَامِعِ، صَلَوةُ الْأُولَى، اصل میں مَسْجِدُ الْوَقْتِ الْجَامِعِ اور صَلَوةُ السَّاعَةِ الْأُولَى ہیں، گویا کہ مضاف الیہ سے پہلے الوقت اور السَّاعَةُ موصوف محذوف ہیں۔

(۳) اسی طرح جب ایک اسم دوسرے کا ہم معنی ہو یا دونوں سے ایک ہی ذات مراد ہو یا دونوں اسم معرفہ ہوں تو ایک کو دوسرے کی طرف مضاف کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ اس اضافت سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ جیسے لَيْثٌ أَسَدٌ یا اِنْسَانٌ نَاطِقٌ پڑھنا جائز نہیں۔

مضاف کے احکام

مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے مگر مضاف کا آخر عامل کے بدلنے سے بدلتا رہتا ہے، تفصیل یہ ہے:

۱- مضاف کبھی مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَ صَاحِبُ الْكِتَابِ۔ صاحب

- مضاف، کتاب مضاف الیہ، اور یہ مضاف جَاءَ کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔
- ۲- مضاف کبھی منصوب ہوتا ہے۔ جیسے لَقِيْتُ صَاحِبَ الْكِتَابِ (میں صاحب کتاب کو ملا) اس میں صاحب مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
- ۳- مضاف کبھی مجرور ہوتا ہے۔ جیسے نَظَرْتُ إِلَى صَاحِبِ الْكِتَابِ اس میں صاحب حرف جر کی وجہ سے مجرور ہے۔
- ۴- مضاف پر الف لام نہیں آتا۔ جیسے مذکورہ مثالیں
- ۵- مضاف کے آخر سے اضافت کے وقت تین گرجاتی ہے۔ جیسے فِنَاءُ الْمَدْرَسَةِ (مدرسہ کا میدان)، سَنَامُ الْجَمَلِ (اونٹ کی کوہان)
- ۶- اگر مضاف تشبیہ یا جمع کا صیغہ ہو تو نون تشبیہ اور نون جمع گرجاتے ہیں۔ جیسے لَمَعَتْ عَيْنَا الْقَيْطِ (بلی کی دونوں آنکھیں چمکیں)، أَسْرَعَ سَائِقُو السَّيَّارَاتِ (بسوں کے ڈرائیوروں نے تیزی کی) ان میں عینا اور سائقو اصل میں عینان اور سائقون ہیں۔

سوالات

- الف: ۱- مفاعیلِ خم سے کیا مراد ہے؟ ہر ایک کا نام بتاتے ہوئے ان کی تعریف لکھیں۔
- ۲- منادی کسے کہتے ہیں، حروفِ نداء کتنے ہیں، مندوب اور مستغاث بہ میں کیا فرق ہے؟
- ۳- مشغولِ عنہ کو کب نصب دینا اور کب رفع دینا واجب ہے؟
- ۴- مستثنیٰ کے منصوب ہونے کی صورتیں بتائیں۔
- ۵- مفرد مقادیر اور مفرد غیر مقادیر میں کیا فرق ہے اور ان کی تمیز کا اعراب کیا ہوتا ہے؟
- ۶- جب حال جملہ ہو تو اس میں کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟
- ۷- حرف جر کے مقدر ہونے کی صورت میں اضافت کی کتنی قسمیں ہیں؟

۸- مضاف پر الف لام لگانے کی کیا صورتیں ہیں؟

ب: اس حکایت کا ترجمہ کریں اور مرفوعات، منصوبات اور مجرورات الگ الگ کریں:

كان رجل مسافرا إلى بلد بعيد و في الطريق تعرف إلى شخص
و حل ضيفا في بيته ليستريح بعض الوقت ثم يتابع سفره و عند الغداء
جلسا إلى المائدة فأحضر صاحب البيت خبزا و مضى ليحضر بقية
الطعام و بعد قليل عاد و هو يحمل بيده صحفة طعام و إذا بالضيف قد
أكل الخبز فوضع الصحفة و ذهب فأحضر خبزا و إذا بالضيف قد
التقم ما في الصحفة من طعام و فعل صاحب البيت ذلك عدة مرات
و أخيرا سأل الرجل ضيفه قائلا، إلى أين تريد الذهاب يا أخي فأجابه
الضيف: إلى مصر قال الرجل و لماذا؟ فقال الضيف بلغنى أن فيها
طيبا حاذقا و أريد أن أسأله عما يصلح معدتى فإنى قليل الشهوة
للطعام. فقال الرجل يا صاحبي! إذا اصلحت معدتك فلا تجعل
عودتك عن هذه الطريق.

۲- خط کشیدہ الفاظ کا اعراب بتائیں:

۱- لَا عَاوِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِلَّا مَنْ رَجَمَ ۝

۲- يُجِبَالٌ أَوْ يَمَعَهُ وَالظَّيْرُ ۝ ۳- احترمتہ مخافة الشر

۳- لم يتقدم إلا المجدد

۵- يعبادى كلکم ضال إلا من هديته فاستهدونى

۶- يُحَسِّرُ عَلَى الْعِبَادِ ۝ ۷- راقنى الورد وسط البستان

۸- وَيَبَاكَ فَطَهْرٌ ۝ ۹- انصرا خاک ظالما او مظلوما

توابع کا بیان

تعریف

توابع جمع ہے، اس کا مفرد تابع ہے جس کا معنی ہے پیروی کرنے والا اور اصطلاح میں اس سے مراد وہ کلمہ ہے جس کا اعراب کسی ایک جہت سے ماقبل کلمہ کے مطابق ہو۔ ماقبل کلمہ کو متبوع اور بعد والے کو تابع کہتے ہیں۔ جیسے مَرَزَتْ بِرَجُلٍ فَاصْبِلِ اس میں رَجُلٍ متبوع اور فاضل تابع ہے۔

اقسام

تابع کی چار قسمیں ہیں:

۱- صفت ۲- تاکید ۳- عطف ۴- بدل

۱- صفت

وہ تابع ہے، جو اس معنی کی وضاحت کرے یا اس معنی پر دلالت کرے جو متبوع کی ذات میں پایا جاتا ہو یا اس ذات میں پایا جائے جس کا متبوع کے ساتھ تعلق ہو۔ جیسے جَاءَ الرَّجُلُ الْمُهَذَّبُ (مہذب آدمی آیا) دوسری مثال جَاءَ الرَّجُلُ الْمُهَذَّبُ أَخُوهُ (وہ آدمی آیا جس کا بھائی مہذب ہے) نوٹ: تابع کی اس قسم کو صفت اور نعت کہتے ہیں، متبوع کو موصوف اور منعت کہتے ہیں، صفت کا اعراب موصوف کے اعراب کے مطابق ہوتا ہے۔

فوائد: صفت لگانے کے کئی فائدے ہیں:

- ۱- اگر موصوف نکرہ ہو تو صفت لگانے سے نکرہ مخصوصہ بن جاتا ہے۔ جیسے هَذَا رَجُلٌ مُهَذَّبٌ رَجُلٌ نکرہ، مہذب کی صفت سے خاص ہو گیا۔
- ۲- یہ اپنے موصوف کی وضاحت کرتی ہے جبکہ صفت اور موصوف دونوں معرفہ ہوں، جیسے خَالِدٌ النِّجَارُ، خَالِدٌ موصوف اور النِّجَارُ صفت ہے۔

۳- یہ موصوف کی تاکید کے لئے لگائی جاتی ہے۔ جیسے تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ (یہ پورے دس ہیں) نَفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةً وَاحِدَةً (قرناء میں ایک ہی پھونک پھونکا جائے گا) عشرۃ اور نفخۃ موصوف اور کاملۃ اور واحدۃ صفت ہیں

۴- یہ موصوف کی مدح کے لئے آتی ہے۔ جبکہ موصوف صفت لگانے سے پہلے بھی مشہور و معروف ہو۔ جیسے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، لفظ اللہ موصوف الرَّحْمٰنِ اور الرَّحِیْمِ صفت ہیں۔

۵- یہ موصوف کی مذمت اور برائی کے لئے لائی جاتی ہے۔ جیسے اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِیْمِ، الشَّيْطٰنِ الرَّجِیْمِ موصوف الرَّجِیْمِ صفت ہے۔

۶- یہ رحم کے لئے ذکر کی جاتی ہے۔ جیسے اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَبْدَكَ الْمُسْكِیْنَ اس میں عبدک موصوف المسکین صفت ہے۔ (اے اللہ اپنے مسکین بندے پر رحم فرما)۔

نوٹ: ۱- عموماً اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ اور اسم تفضیل کے ساتھ کسی کلمہ کی صفت لگائی جاتی ہے۔ جیسے رَجُلٌ سَابِغٌ، زَمَانٌ طَوِيْلٌ، طِفْلٌ حَسَنٌ وغیرہ۔

۲- اسم نکرہ کی صفت کبھی جملہ اسمیہ یا جملہ فعلیہ بھی آتا ہے۔ جیسے هَذَا عَمَلٌ يَنْفَعُ (یہ عمل نفع مند ہے) عمل موصوف يَنْفَعُ جملہ فعلیہ صفت ہے۔ هَذَا يَوْمٌ حَرٌّ شَدِيْدٌ (ایسا دن جس کی گرمی شدید ہے) یوم موصوف حَرٌّ شَدِيْدٌ جملہ اسمیہ صفت ہے۔ جب جملہ صفت واقع ہو رہا ہو تو اس میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔

۳- کبھی اسم جامد بھی صفت واقع ہوتا ہے جبکہ اس سے وصفی معنی حاصل ہوں، جیسے شَهْرٌ قَمَرِيٌّ (قمری مہینہ)، رَجُلٌ ذُو مَالٍ (مالدار آدمی) قمری اور ذومال صفت ہیں۔

اقسام

صفت کی دو قسمیں ہیں: ۱- صفت حقیقی ۲- صفت سببی

۱- صفت حقیقی: وہ صفت ہے، جو اس معنی کی وضاحت کرے جو خود موصوف کی ذات میں پایا جاتا ہے، کسی واسطہ سے اس کی صفت نہ ہو۔ جیسے عَمَلٌ نَافِعٌ اے صفت بحال موصوف بھی کہتے ہیں۔ عمل موصوف اور نافع صفت ہے۔

یہ صفت دس چیزوں میں اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے: رفع، نصب، جر، واحد، تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث، معرفہ و نکرہ ہونے میں۔ جیسے هَذَا رَجُلٌ سَابِغٌ، رَجُلَانِ سَابِغَانِ، رِجَالٌ سَابِغُونَ، اِمْرَاةٌ سَابِغَةٌ، الرَّجُلُ الْمُهَذَّبُ وغیرہ
نوٹ: اگر موصوف جمع مکسر یا غیر ذوی العقول کی جمع ہو تو صفت مفرد مؤنث بھی آسکتی ہے۔ جیسے اشجارٌ مُثمِرَةٌ (پھلدار درخت)

۲- صفت سببی: وہ صفت ہے، جو اس معنی کی وضاحت نہیں کرتی جو موصوف کی ذات میں پایا جاتا ہے بلکہ اس معنی کی وضاحت کرتی ہے جو موصوف سے متعلق ذات میں پایا جاتا ہے، اے صفت متعلق بحال موصوف بھی کہتے ہیں۔ جیسے جَاءَ نَبِيُّ الرَّجُلِ الْمُهَذَّبِ أَخُوهُ، هَذِهِ شَجَرَةٌ مُثمِرَةٌ اَغْصَانُهَا، یہاں الرَّجُلِ اور شَجَرَةٌ کی صفت بیان نہیں کی بلکہ اخوہ اور اغصانہا کی صفت بیان کی ہے جن کا تعلق موصوف کے ساتھ ہے۔

یہ صفت صرف پانچ چیزوں میں اپنے موصوف کے تابع ہوتی ہے: رفع، نصب، جر، معرفہ، نکرہ ہونے میں، اور اس صفت میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو موصوف کی طرف لوٹے اور اس کے مطابق ہو۔ جیسے اخوہ کی ہ ضمیر اور اغصانہا کی ہا ضمیر موصوف کے مطابق ہے۔

نوٹ: اگر جملہ اسمیہ یا فعلیہ اسم نکرہ کے بعد واقع ہوں تو وہ اس کی صفت بنتے ہیں اور اگر اسم معرفہ کے بعد واقع ہوں تو حال واقع ہوتے ہیں۔ جیسے هَذَا عَمَلٌ يَنْفَعُ، يَنْفَعُ

جملہ فعلیہ، عمل کی صفت ہے۔ هَذَا الْعَمَلُ يَنْفَعُ اس میں ینفع جملہ فعلیہ
 العمل کا حال ہے۔ (جملہ اسمیہ کی مثال) هَذَا وَلَدٌ أَخُوهُ ضَاحِكٌ ، اخوه
 ضاحک جملہ اسمیہ ولد کی صفت ہے، جَاءَ الْوَلَدُ أَخُوهُ ضَاحِكٌ۔ اس میں
 أَخُوهُ ضَاحِكٌ، الولد سے حال ہے۔

۲- تاکید

تعریف

تاکید کا لغوی معنی پختہ کرنا ہے اور اصطلاحاً وہ تابع ہے جو متبوع کو پختہ کرتا ہے اور اس کے متعلق سامع کے شک اور وہم کو دور کرتا ہے، متبوع کو مؤکد اور تابع کو تاکید کہتے ہیں۔ ان دونوں کا اعراب ایک سا ہوتا ہے جیسے رَأَيْتُ التَّمْسَاحَ التَّمْسَاحَ (میں نے مگر مجھ ہی کو دیکھا) پہلا التَّمْسَاحَ مؤکد اور دوسرا تاکید ہے۔

اقسام

تاکید کی دو قسمیں ہیں: ۱- تاکید لفظی ۲- تاکید معنوی

۱- تاکید لفظی: تاکید لفظی وہ تاکید ہے جس میں کلمہ کو مکرر ذکر کیا جائے، خواہ وہ کلمہ اسم ہو یا فعل، حرف ہو یا جملہ۔ جیسے قَدِيمَ قَدِيمَ الْحَاجِّ (حاجی آیا ہی آیا)، اَلْحَقُّ وَاضِحٌ وَاضِحٌ (حق واضح ہی واضح ہے)، نَعَمَ نَعَمَ (ہاں ہاں) طَلَعَ النَّهَارُ طَلَعَ النَّهَارُ ان مثالوں میں مکرر کلمات سے پہلا مؤکد اور دوسرا تاکید ہے۔

ضمیر مستتر اور ضمیر متصل کی تاکید ضمیر مرفوع منفصل کے ساتھ لائی جاتی ہے۔ جیسے اَكْتُبُ اَنَا (میں ہی لکھتا ہوں) كُنْتُ اَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ (تو ہی ان پر نگران ہے) ان مثالوں میں اَكْتُبُ میں اَنَا ضمیر مستتر اور كُنْتُ میں ت ضمیر متصل مؤکد اور اَنَا اور اَنْتَ تاکید ہیں۔

مؤکد اور تاکید کا اعراب ایک ہوتا ہے۔

۲- تاکید معنوی: تاکید معنوی وہ تاکید ہے، جو لفظ کے تکرار سے نہ ہو بلکہ اس کے لئے چند لفظ خاص ہیں جن کے ذکر سے تاکید معنوی حاصل ہوتی ہے، اور وہ یہ ہیں:

نَفْسٌ ، عَيْنٌ ، كَلَامًا ، كَلْمًا ، كَلًّا ، أَجْمَعُ ، اِكْتَعُ ، اَبْتَعُ ، اَبْصَعُ
تفصیل حسب ذیل ہے:

۱- نَفْسٌ وَ عَيْنٌ: یہ دونوں واحد، تشبیہ اور جمع کی تاکید کے لئے آتے ہیں اور ان کے بعد ایک ضمیر ہوتی ہے جو مذکر و مؤنث، واحد، تشبیہ اور جمع میں مؤکد کے مطابق ہوتی ہے۔ جیسے حَدَّثَنِي الْوَزِيرُ نَفْسَهُ يَا عَيْنُهُ اور تشبیہ اور جمع کے لئے اَنْفُسُ اور اَعْيُنُ کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے جَاءَتِ النِّسَاءُ اَنْفُسَهُنَّ يَا اَعْيُنُهُنَّ ان مثالوں میں النِّسَاءُ اور الوزیر مؤکد اور نفسہ اور انفسہن تاکید ہیں۔

۲- كَلَامًا وَ كَلْمًا: یہ دونوں تشبیہ کی تاکید کے لئے آتے ہیں، کلام تشبیہ مذکر کے لئے اور کلمتا تشبیہ مؤنث کے لئے آتا ہے۔ جیسے جَاءَ الرَّجُلَانِ كِلَاهُمَا اور جَاءَتِ الْبَنَاتَانِ كِلْتَاهُمَا ان دونوں کے ساتھ تشبیہ کی ضمیر ہوتی ہے۔

۳- كُلٌّ اور اَجْمَعُ: یہ دونوں واحد اور جمع کی تاکید کے لئے آتے ہیں، کُلٌّ کے بعد ایک ضمیر ہوتی ہے جو واحد اور جمع میں مؤکد کے مطابق ہوتی ہے اور اجمع کا صیغہ مؤکد کے مطابق ہوتا ہے۔ جیسے قَرَأْتُ الْكِتَابَ كُلَّهُ (میں نے پوری کتاب پڑھی)، اِشْتَرَيْتُ الْعَبِيدَ كُلَّهُمْ (میں نے تمام غلام خرید لئے) ان مثالوں میں الكتاب اور العبيد مؤکد اور کلمہ اور کلہم تاکید ہیں۔

جَاءَ نَبِيُّ الْقَوْمِ اَجْمَعُونَ (میرے پاس تمام قوم آئی)، اِشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ اَجْمَعُ (میں نے پورا غلام خریدا)

۴- اِكْتَعُ اَبْتَعُ اَبْصَعُ: یہ بھی تاکید کے لئے آتے ہیں اور کَلٌّ کا معنی دیتے ہیں۔ یہ اجمع کے تابع ہوتے ہیں، جب تک وہ نہ آئے یہ بھی نہیں آتے اور انہیں اجمع کے بعد ذکر کرنا ضروری ہے۔ جیسے جَاءَ النَّاسُ اَجْمَعُونَ اِكْتَعُونَ اَبْتَعُونَ اَبْصَعُونَ نوٹ: اگر ضمیر متصل کی نفس اور عین کے ساتھ تاکید معنوی لگانا مقصود ہو تو پہلے ضمیر

مرفوع منفصل کے ساتھ تاکید لگائی جائے گی اور اس کے بعد نفس اور عین کا لفظ ماقبل ضمیر کے مطابق ایک اور ضمیر کے ساتھ ملا کر ذکر کیا جائے گا۔ جیسے قیمت انا نفسی بالواجب، قاما ہما انفسہما، من ضربک انت نفسک۔ پہلی مثال میں ت، دوسری میں الف تشنیہ اور تیسری میں ک ضمیر مؤکد ہیں اور انا نفسی، ہما انفسہما اور انت نفسک تاکیدیں ہیں۔

۳- عطف

تعریف

عطف کا لغوی معنی مائل ہونا ہے اور اصطلاح میں وہ کلمہ ہے، جو اعراب میں اپنے ماقبل کے تابع اور نسبت میں متبوع کے ساتھ مقصود ہو۔

اقسام

اس کی دو قسمیں ہیں: ۱- عطف نسق ۲- عطف بیان

عطف نسق

اس سے مراد وہ تابع ہے جو متبوع کے بعد بواسطہ حرف عطف آتا ہے اور نسبت میں دونوں مقصود بالذات ہوتے ہیں اسے عطف بالحرف بھی کہتے ہیں۔ متبوع کو معطوف علیہ اور تابع کو معطوف کہتے ہیں، معطوف اور معطوف علیہ دونوں کا اعراب ایک ہوتا ہے۔ جیسے

حَضَرَ السَّيِّدُ وَ الْخَادِمُ (آقا اور خادم حاضر ہوئے) يَسُوذُ الرَّجُلُ بِالْأَدَبِ وَالْعِلْمِ (آدمی علم اور ادب سے سردار بنتا ہے) السيد معطوف علیہ و او حرف عطف اور الخادِمُ معطوف ہے۔

حروف عطف دس ہیں: واو، فاء، ثم، أو، أم، إماء، بل، لكن، لا اور

حتیٰ

جیسے نَضِجَ الْخَوْخُ وَالْعِنْبُ (اخروٹ اور انگور پک گئے)، خَرَجَ الشَّبَّانُ ثُمَّ الشُّيُوخُ (پہلے نوجوان پھر بوڑھے نکلے)، ان مثالوں میں الخوخ اور الشبان معطوف علیہ و او اور ثم حرف عطف اور العنب اور الشيوخ معطوف ہیں۔

احکام

۱- فعل کا عطف فعل پر ہوتا ہے۔ جیسے اِنْ تُوْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرًا كَثِيْرًا،

ان حرف شرط تُوْمُوْا فَعْلٌ اور فاعل مل کر معطوف علیہ اور تَنْقُوْا فَعْلٌ اور فاعل مل کر معطوف ہے۔

۲- اسم کا عطف اسم پر ہوتا ہے جیسے دَخَلَ الْأُسْتَاذُ وَالتَّلْمِيذُ فِي الْغُرْفَةِ. الاستاذ معطوف علیہ اور التلمیذ معطوف ہے۔

۳- حرف کا عطف حرف پر ہوتا ہے۔ جیسے دَخَلَ عَلَى الْفِعْلِ أَنْ وَلَنْ، اس میں ان معطوف علیہ واو عاطفہ اور حرف لن معطوف ہے۔

۴- جملہ اسمیہ کا عطف جملہ اسمیہ پر ہوتا ہے۔ جیسے أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴿۵۰﴾، أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ معطوف علیہ واو حرف عطف اور باقی جملہ معطوف ہے۔

۵- ضمیر مرفوع متصل اور ضمیر مستتر پر عطف کرنا ہو تو پہلے اس کی تاکید ضمیر مرفوع منفصل کے ساتھ لگانا ضروری ہے، جیسے اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ (تو اور تیری بیوی جنت میں سکونت پذیر ہو)، نَجَّوْتُمْ أَنْتُمْ وَ مَنْ مَعَكُمْ (تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے نجات پائی) ان مثالوں میں اسْكُنْ میں انت ضمیر مستتر مؤکد اور انت تاکید، مؤکد تاکید معطوف علیہ واو عاطفہ زوجک معطوف ہے۔ دوسری مثال میں تم مؤکد اور انتم تاکید ہے۔

۶- اگر ضمیر مستتر اور ضمیر متصل کے درمیان اور معطوف کے درمیان فاصلہ آجائے تو ضمیر مرفوع منفصل کو حذف کرنا بھی جائز ہے۔ جیسے مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاءُ وَلَا نَك (نہ ہی ہم نے اور نہ ہی ہمارے آباء نے شرک کیا)

۷- جب ضمیر مجرور متصل پر عطف کرنا مقصود ہو تو معطوف سے پہلے حرف جر کا اعادہ ضروری ہے۔ جیسے مَرَزَتْ بَكَّ وَ بِالرَّجُلِ، بک معطوف علیہ اور بِالرَّجُلِ معطوف ہے۔

۸- ایک عامل کے دو معمولوں پر عطف کرنا بالاتفاق جائز ہے۔ مثلاً

۱ البقرہ: ۵ ۲ البقرہ: ۳۵ ۳ الانعام: ۱۳۸

شَرِبَ زَيْدٌ مَاءً وَ خَالِدٌ لَبَنًا

مگر دو مختلف عاملوں کے دو معمولوں پر عطف کرنا اس وقت جائز ہوگا جب مجرور کو مرفوع سے مقدم کریں۔ جیسے فِي الدَّارِ رَجُلٌ وَالْغُرْفَةِ طِفْلٌ

عطف بیان

یہ وہ تابع ہے جو متبوع کی وضاحت کرتا ہے اور اس کی صفت نہیں ہوتا۔ بشرطیکہ تابع، متبوع سے زیادہ مشہور ہو، تابع کو عطف بیان اور متبوع کو مبین کہتے ہیں۔ جیسے عِلْمَ کے بعد لقب یا کنیت کے بعد عِلْمَ یا صفت کے بعد موصوف ذکر کیا جاتا ہے جبکہ یہ اسم جامد ہو۔ جیسے هَذَا عَلِيُّ زَيْنُ الْعَابِدِينَ، اَقْسَمَ بِاللَّهِ أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ، هَذَا الْكَلِيمُ مُوسَى، ان مثالوں میں عَلِيُّ، ابو حفص اور الکلیم متبوع مبین اور زین العابدین، عمر اور موسیٰ عطف بیان ہیں۔

عطف بیان تخصیص اور ازالہ وہم کے لئے بھی آتا ہے۔ جیسے اَذْكَفَارًا طَعَامُ مَسْكِينٍ (کفارہ مسکین کا کھانا) اَمْنَا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ رَبِّ مُوسَى وَ هَارُونَ (ہم رب العالمین جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے، کے ساتھ ایمان لائے)

پہلی مثال میں کفارة اور دوسری مثال میں رب العلمین متبوع مبین ہیں طعام مسکین، کفارة کی تخصیص کے لئے اور رب موسیٰ و ہارون ازالہ وہم کے لئے ذکر کئے گئے ہیں کیونکہ فرعون بھی دعویٰ ربوبیت کرتا تھا اور اس کے جادوگروں نے رب موسیٰ و ہارون کے الفاظ بڑھا کر اس کے رب ہونے کے وہم کو دور کر دیا۔

یہ عموماً معروف ہوتا ہے مگر کبھی نکرہ بھی آ جاتا ہے۔ جیسے يُؤَقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبْرَكَةٍ زَيْتُونَةٍ اور خَاتَمٌ حَدِيدٌ، شجرة سے اور حديد، خاتم سے عطف بیان ہیں۔

نوٹ: عطف بیان، تعریف و تنکیر، تذکیر و تانیث، وحدت و جمعیت، تشبیہ اور اعراب میں اپنے متبوع کے مطابق ہوتا ہے۔

سوالات

- ۱- حروف عاطفہ کتنے ہیں، اور کس کس معنی میں استعمال ہوتے ہیں؟
 - ۲- عطف بیان کیوں ذکر کیا جاتا ہے؟
 - ۳- فِي الدَّارِ رَجُلٌ وَالْغُرْفَةِ طِفْلٌ میں عامل کون کون ہیں؟
 - ۴- درج ذیل فقرات کی ترکیب نحوی کریں:
- ۱- وَيُسْتَفَى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ ۱
 - ۲- انا الناصر الرجل ابى علي
 - ۳- ما مسها من نقب ولا دبر فاغفر له اللهم ان كان فجر

۴- بدل

بدل کا معنی عوض ہے یہ وہ تابع ہے جو نسبت سے مقصود ہوتا ہے اور متبوع صرف تعارف اور تمہید کے لئے ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسے جَاءَ نَبِيٌّ أَخُوكَ حَسَنٌ (تیرا بھائی حسن میرے پاس آیا)، اس میں اخوک مبدل منہ اور حسن بدل ہے۔
بدل اور مبدل منہ کا اعراب ایک جیسا ہوتا ہے۔

اقسام

بدل کی چار قسمیں ہیں:

۱- بدل کل ۲- بدل بعض ۳- بدل اشتمال ۴- بدل غلط

بدل کل

وہ تابع ہوتا ہے، جن میں بدل اور مبدل منہ کا مدلول ایک ہی ہوتا ہے۔ یہ بدل، واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث ہونے میں مبدل منہ کے مطابق ہوتا ہے۔ جیسے عَامَلْتُ التَّاجِرَ خَلِيلًا (میں نے تاجر خلیل سے معاملہ کیا) التاجر مبدل منہ اور خلیلا بدل ہے۔

بدل بعض

وہ تابع ہے، جو مبدل منہ کا جزو ہوتا ہے، اس کے ساتھ ایک ضمیر متصل ہوتی ہے، جو مبدل منہ کے مطابق ہوتی ہے۔ جیسے أَكَلْتُ الرِّغِيْفَ ثُلُثَهُ (میں نے روٹی کا تیسرا حصہ کھایا) وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجَابُ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (لوگوں پر اللہ کے لئے بیت اللہ کا حج فرض ہے اس پر جو طاقت رکھتا ہو وہاں تک پہنچنے کی)
اس میں التّائیس مبدل منہ اور مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا بدل ہے۔

بدل اشتمال

وہ تابع ہے، جو نہ مبدل منہ کا عین ہوتا ہے اور نہ ہی جزو بلکہ اس کا مبدل منہ کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ جیسے **أَعَجَبَنِي الرَّجُلُ عِلْمَهُ** (مجھے آدمی کے علم نے تعجب میں ڈال دیا)۔

بدل کی اس قسم میں بھی ایک ضمیر ہوتی ہے جو مبدل منہ کے مطابق ہوتی ہے جیسے مذکورہ بالا مثال میں **هُ** ضمیر ہے۔

بدل غلط

وہ تابع ہے، جس میں زبان کی تیزی سے غیر مقصود کلمہ نکل جائے اور پھر اس کی جگہ مقصود کلمہ ذکر کر دیا جائے۔ جیسے **قَصَدْتُ بِدِرْهَمٍ دِينَارٍ** (میں نے درہم بلکہ دینار صدقہ کیا) دینار بدل ہے جس کا اعراب مبدل منہ کے مطابق ہے۔

نوٹ: اگر مبدل منہ نکرہ ہے تو بدل بھی نکرہ ہوگا۔ جیسے **بِدِرْهَمٍ دِينَارٍ** اگر مبدل منہ معرفہ ہے تو بدل بھی معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوگا۔ جیسے **لَنْسَفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةً** کا ذبیحہ اس میں پہلا ناصیہ مبدل منہ اور ناصیہ کا ذبیحہ موصوف صفت مل کر بدل ہے۔

اگر بدل اور مبدل منہ دونوں نکرہ ہوں یا دونوں معرفہ ہوں تو صفت لگانا ضروری نہیں۔ جیسے ۱- **إِنَّ لِلشَّقِيْنَ مَقَامًا لَّهُ حَدَّ آيَةٍ ۛ** ۲- **رُبَّ الأُسْتَاذِ خَالِدًا**

سوالات

- ۱- تابع کو تابع کیوں کہتے ہیں؟
- ۲- صفت لگانے کے کیا فائدے ہیں؟
- ۳- ان فقرات میں کون سا کلمہ صفت ہے اور اس کا فائدہ کیا ہے:
 - ۱- اجْتَنِبْ مِنَ الرَّجُلِ اللَّئِيمِ ۲- اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
 - ۳- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۴- فَصَبْرٌ جَبِيْلٌ ۵
 - ۵- اَعَجَبْنِيْ عَمْرُ الْعَادِلُ ۶- هُوَ الرَّمَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۷
- ۴- ان جملوں میں صفت حقیقی اور صفت سببی الگ الگ کریں:
 - ۱- اَلْهَوَاءُ الْمُعْتَدِلُ مُفِيْدٌ لِّلْاَجْسَامِ ۲- اَلْمَاءُ الْكَبِيْرُ مُضِرٌّ شَرِيْهُ
 - ۳- اَلْحِدَاءُ الصَّيْقُ مُضِرٌّ لِّلْاَقْدَامِ ۴- قَابَلْتُ وَ لَدَا صَالِحًا
 - ۵- سَافَرْتُ فِيْ قِطَارٍ سَرِيْعٍ سَيْرُهُ
 - ۶- اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ كَالْاَبِ الْمَشْفُوْقِ عَلٰى اَوْلَادِهِ الصَّغَارِ
 - ۷- اِسْتَرَيْتُ بُرْتَقَالَةَ لَدِيْنًا طَعْمُهَا
- ۵- صفت سببی کا اپنے موصوف کے ساتھ کتنی چیزوں میں مطابق ہونا ضروری ہے؟
- ۶- عطف بیان اور عطف نسق میں کیا فرق ہے؟
- ۷- نیچے دیئے گئے فقرات میں حرف عطف، معطوف علیہ اور معطوف کو پہچانیں نیز ان کا اعراب بتائیں:

- ۱- ارسل الله تعالى رسوله بالحق الواضح والنور الساطع
- ۲- صلوا على محمد وآله واصحابه اجمعين
- ۳- يخاف الاطفال المسلمون ثم البنات المسلمات من الله تعالى و تبارك-

۳- أَتَفَاحِينَ أَكَلْتَ ام عِنْبَا۔ ۵- مَا قَابَلْتَهُ بَلْ قَابَلْتِ وَ كَيْلَهُ

۵- نیچے دی گئی عبارات میں تابع اور متبوع بتائیں اور ان پر اعراب لگائیں:

۱- إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَقَاتِلًا ۖ حَدَّآيَقٍ وَأَعْنَابًا ۖ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ۖ ۱

۲- كانت ام المؤمنین عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا حجة فی روایة الحدیث۔

۳- كان ابو حامد الغزالی من اكبر رجال الدين فی القرن الخامس من الهجرة

۴- تهدم التمثال ابو الهول انفه ۵- تمزق الكتاب غلافه

۶- قطعنا الكرم عنبه و اغلقنا البستان بابه

۶- ضمیر مرفوع متصل اور مستتر پر اسم ظاہر کا عطف کرنا کب جائز ہوگا؟

۷- ان فقرات کا ترجمہ ترکیب کریں:

۱- حذار حذار من الایمال

۲- ان المعلم والتلميذ كليهما مجتهدان

۳- واسيته انا اكثر مما واساه اخواه انفسهما

۴- افتح انت نفسك النافذة

۵- اعجبنا المدينة ابنتها و سرتنا الشوارع نظافتها

کلمات مبنیہ کا تفصیلی بیان

کلمات مبنیہ سے مراد وہ کلمات ہیں، جن کا آخر عامل کے بدلنے سے ترکیب کلام میں تبدیل نہیں ہوتا۔ یہ تعداد میں دس ہیں:

- | | | |
|-------------------|-------------------|---------------------|
| ۱- اسمائے اشارات | ۲- اسمائے مضمورات | ۳- اسمائے موصولات |
| ۴- اسمائے افعال | ۵- اسمائے اصوات | ۶- مرکبات استخراجیہ |
| ۷- کنایات | ۸- کلمات شرط | ۹- اسمائے ظرف |
| ۱۰- کلمات استفہام | | |

ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱- اسمائے اشارات

تعریف

یہ وہ اسماء ہیں، جن کے ساتھ کسی معین چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، جس کی طرف اشارہ کیا جائے، اسے مشار الیہ کہتے ہیں۔ جیسے هَذَا قَاجِرٌ (یہ تاجر ہے)، ذٰلِكَ كِتَابٌ (وہ کتاب ہے)

اقسام

مشار الیہ کے اعتبار سے اسم اشارہ کی دو قسمیں ہیں:

- ۱- اسم اشارہ قریب ۲- اسم اشارہ بعید

اسم اشارہ قریب: اگر مشار الیہ نزدیک ہو تو جس لفظ کے ساتھ اس کی طرف اشارہ کیا جائے، اسے اسم اشارہ قریب کہتے ہیں۔ جیسے هَذَا بُسْتَانٌ اور اسمائے اشارہ قریب درج ذیل ہیں:

واحد	تثنیہ	جمع	
هَذَا تَاجِرٌ	هَذَانِ تَاجِرَانِ	هَؤُلَاءِ تَاجِرُونَ	مذکر
هَذِهِ بِنْتٌ	هَاتَانِ بِنْتَانِ	هَؤُلَاءِ بَنَاتٌ	مؤنث

اسم اشارہ بعید: اگر مشار الیہ بعید ہو تو جس لفظ کے ساتھ اس کی طرف اشارہ کیا جائے اسے اسم اشارہ بعید کہتے ہیں۔ جیسے ذَلِکَ بُسْتَانٌ (وہ باغ ہے) اسمائے اشارہ بعید درج ذیل ہیں:

واحد	تثنیہ	جمع	
ذَلِکَ صَانِعٌ	ذَانِکَ صَانِعَانِ	أُولَئِکَ صَانِعُونَ	مذکر
تِلْکَ تَلْمِیذَةٌ	تَانِکَ تَلْمِیذَتَانِ	أُولَئِکَ تَلْمِیذَاتٌ	مؤنث

احکام

- ۱- اسم اشارہ واحد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں مشار الیہ کے مطابق ہوتا ہے۔
- ۲- اسم اشارہ کے لئے اصل لفظ ذَا (مذکر کے لئے) اور ذِہ (مؤنث کے لئے) ہوتا ہے اور ان کے ساتھ ہا تنبیہ لگا دیتے ہیں۔ جیسے مذکورہ مثالیں
- ۳- ترکیب کلام میں اگر مشار الیہ نکرہ ہو تو اسم اشارہ مبتدا اور مشار الیہ خبر ہوتا ہے جیسے هَذَا بُسْتَانٌ ، هَذَا مُبْتَدَاٌ اور بُسْتَانٌ خبر ہے اور اگر مشار الیہ معرف باللام ہو تو کبھی اسم اشارہ موصوف اور مشار الیہ صفت بنتا ہے اور کبھی اسم اشارہ مبتدا اور مشار الیہ خبر بن جاتا ہے۔ جیسے هَذَا الطَّالِبُ مُجْتَهِدٌ (یہ طالب علم محنتی ہے)، ذَلِکَ الْکِتَابُ (یہ ذی شان کتاب ہے) پہلی مثال میں اسم اشارہ موصوف اور دوسری میں مبتدا ہے۔
- ۴- تثنیہ اور جمع کے علاوہ اسم اشارہ مثنی بر سکون ہوتا ہے اور تثنیہ کے لئے اسم اشارہ معرب اور اس کی حالت رفعی، نصبی اور جرئی تثنیہ جیسی ہوتی ہیں اور جمع کے لئے اسم اشارہ مثنی بر کسرہ ہوتا ہے۔ جیسے هَؤُلَاءِ

۲- اسمائے مضممرات (ضمائر)

تعریف

ضمائر ضمیر کی جمع ہے اور ضمیر وہ اسم ہے، جو متکلم، مخاطب اور غائب پر دلالت کرے۔
 اَنَا (میں) أَنْتَ (تو) هُوَ (وہ)۔

اقسام

اس کی دو قسمیں ہیں: ۱- بارز ۲- مستتر

ضمیر بارز

بارز کا معنی ہے ظاہر، اور ضمیر بارز وہ ضمیر ہے جو لفظوں میں ظاہر ہو جیسے فَهْمْتُ میں
 ت ضمیر بارز ہے۔ ضمیر بارز کی دو قسمیں ہیں:
 ۱- منفصل ۲- متصل

۱- منفصل: وہ ضمیر ہے، جو دوسرے کلمہ کو ساتھ ملائے بغیر بولی جائے اور اس کی دو قسمیں
 ہیں: ۱- مرفوع منفصل ۲- منصوب منفصل

۱- مرفوع منفصل: وہ ضمیر ہے جو قائل اور مبتدا واقع ہو اور ضمائر مرفوع منفصل یہ ہیں:

واحد	ثنیہ	جمع	
هُوَ صَادِقٌ	هُمَا صَادِقَانِ	هُمْ صَادِقُونَ	مذکر غائب :
هِيَ مُسْلِمَةٌ	هُمَا مُسْلِمَتَانِ	هُنَّ مُسْلِمَاتٌ	مؤنث غائب :
أَنْتَ	أَنْتُمَا	أَنْتُمْ	مذکر مخاطب :
أَنْتِ	أَنْتُمَا	أَنْتُنَّ	مؤنث مخاطب :
أَنَا		نَحْنُ	متکلم :

۲- منصوب منفصل: وہ ضمیر ہیں جو مفعول بہ واقع ہو اور ضمائر منصوب منفصل یہ ہیں:

إِيَّاهُ إِيَّاهُمَا إِيَّاهُمْ إِيَّاهَا إِيَّاهُمَا إِيَّاهُنَّ
 إِيَّاكَ إِيَّاكُمَا إِيَّاكُمْ إِيَّاكَ إِيَّاكُمَا إِيَّاكُنَّ
 إِيَّايَ إِيَّانَا

نوٹ: ضمیر مرفوع منفصل محل رفع میں اور منصوب منفصل محل نصب میں واقع ہوتی ہے۔

۲- متصل: وہ ضمیر ہے، جسے دوسرے کلمہ کے ساتھ ملا کر بولا جائے۔ جیسے سَافِرٌ تٌ میں
 تٌ، ذَهَبْنَ میں نَ ضمیر متصل ہیں۔

ضمیر متصل کی تین قسمیں ہیں: ۱- مرفوع متصل ۲- منصوب متصل

۳- مجرور متصل

ضمیر مرفوع متصل: وہ ضمائر ہیں جو ہمیشہ فعل کے ساتھ متصل ہوتی ہے اور فاعل واقع
 ہوا کرتی ہے۔ جیسے الف تشنیہ، واد جمع، فون جمع مؤنث، تَ تَمَاتُمُ تِ تَمَاتُنَّ تَ نَا

یاء مخاطبہ

ضمیر منصوب متصل: وہ ضمائر ہیں جو ہمیشہ فعل کے ساتھ متصل ہوتی ہیں اور مفعول بہ
 واقع ہوتی ہیں۔ جیسے

أَعْطَاهُ أَعْطَاهُمَا أَعْطَاهُمْ أَعْطَاهَا أَعْطَاهُمَا أَعْطَاهُنَّ
 أَعْطَاكَ أَعْطَاكُمَا أَعْطَاكُمْ أَعْطَاكَ أَعْطَاكُمَا أَعْطَاكُنَّ
 أَعْطَانِي أَعْطَانَا

مذکورہ مثالوں میں ہ ہَمَا هُمْ كَ كَمَا كُمْ وغیرہ ضمائر منصوب متصل ہیں۔

ضمیر مجرور متصل: وہ ضمیر ہے جو محل جر میں واقع ہوتی ہے اور مضاف اور حرف جارہ کے

بعد آتی ہے۔ جیسے كِتَابُهُ كِتَابُهُمَا كِتَابُهُمْ كِتَابُهُمَا كِتَابُهُنَّ كِتَابِكُ

كِتَابِكُمَا كِتَابِكُمْ كِتَابِكُ كِتَابِكُمَا كِتَابِكُنَّ كِتَابِنَا

لَهُ لَهُمَا لَهُمْ لَهَا لَهُمَا لَهُنَّ لَكُمْ لَكُمْ لِكُمْ لِكُمْ لِكُنَّ لِي لَنَا

نوٹ: یہ ضمیریں واحد، تشنیہ، جمع اور تذكیر و تانیث میں اپنے مرجع کے مطابق ہوتی ہیں۔

بارز کی دیگر اقسام

۱- ضمیر فصل ۲- ضمیر شان ۳- ضمیر قصہ

ضمیر فصل: جب مبتدا اور خبر دونوں معروف ہوں یا خبر اسم تفضیل من سے مستعمل ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر مرفوع منفصل مبتدا کے مطابق لاتے ہیں، جسے ضمیر فصل کہتے ہیں جو صفت اور خبر کے درمیان فاصل ہوتی ہے۔ جیسے **أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ** ۱۰، **رَسُوْلُنَا هُوَ أَفْضَلُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ**، ان مثالوں میں ہم اور ہو ضمیر فصل ہیں۔

ضمیر شان، ضمیر قصہ: کبھی جملہ کی ابتداء میں ایک ضمیر غائب آتی ہے جس کا مرجع مذکور نہیں ہوتا۔ یہ مبہم ہوتی ہے اور اس کے بعد والا جملہ اس کی تفسیر کرتا ہے، اگر یہ ضمیر مذکر ہو تو اسے ضمیر شان اور اگر مؤنث ہو تو ضمیر قصہ کہتے ہیں۔ جیسے **قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، كَانَهَا فَاطِمَةٌ فَلَذَّةُ كِبِدِ خَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ، هِيَ الْبِنْتُ مُجْتَهِدَةٌ**۔ ان مثالوں میں **هُوَ، هَا** اور **هِيَ** ضمیر شان اور قصہ ہیں۔

ضمیر مستتر

وہ ضمیر ہے، جو لفظوں میں ظاہر نہیں ہوتی، یہ کبھی جوازاً مستتر ہوتی ہے۔ جیسے **فَهُمْ** میں **هُوَ** اور **فَهُمْ** میں **هِيَ** اور کبھی وجوباً جیسے **إِفْهَمُ** میں **أَنْتَ** اور **أَفْهَمُ** میں **أَنَا**

۳- اسمائے موصولات

تعریف

موصولات جمع ہے موصول کی، اور اسم موصول وہ اسم معرفہ ہے، جس کا مقصود اور مراد بعد والے جملہ سے متعین ہوتا ہے، اس جملہ کو صلہ کہتے ہیں۔ جیسے غَلَبْتُ الَّذِي غَلَبْنِي (میں اس پر غالب آ گیا جو مجھ پر غالب آ گیا تھا) الَّذِي اسم موصول اور غَلَبْنِي صلہ ہے

اسمائے موصولات

واحد	ثنیۃ	جمع
الَّذِي (جو ایک)	الَّذَانِ	الَّذِينَ، الْأُولَى
الَّتِي (جو ایک عورت)	الَّتَانِ	الَّتِي، اللَّوَاتِي، اللَّائِي

ان کے علاوہ درج ذیل الفاظ بھی اسم موصول کا معنی دیتے ہیں: مَنْ، مَا، أَيُّ،

أَلْ-

یہ بھی واحد، ثنیۃ، جمع، مذکر اور مؤنث کے لئے استعمال ہوتے ہیں، فرق صرف اس قدر ہے کہ

مَنْ ذُو الْعَقُولِ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ (اللہ جسے چاہتا ہے وسیع رزق دیتا ہے)

مَا غَيْرُ ذُو الْعَقُولِ کے لئے آتا ہے۔ جیسے حَفِظَ التَّلْمِيذُ مَا عَلَّمَهُ الْمُعَلِّمُ (طالب علم نے وہ یاد کیا جو معلم نے اسے سکھایا)

أَيُّ اس کا معنی مضاف الیہ کے اعتبار سے متعین ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَ أَيُّهُمْ هُوَ أَفْضَلُ

أَلْ جب اسم فاعل اور اسم مفعول کے صیغہ پر آ جائے تو یہ بھی اسم موصول (الَّذِي) کا

معنی دیتا ہے۔ جَاءَ نَبِيُّ الْعَالِمِ بِمَعْنَى الَّذِي هُوَ عَالِمٌ هے، رَجَعَ الْجُنْدُ الْمَنْصُورُ بِمَعْنَى الَّذِي هُوَ مَنْصُورٌ هے۔

صلہ کی شرائط

صلہ جملہ خبریہ ہوتا ہے۔ اس کے بغیر اسم موصول جملہ کا مکمل جز نہیں بنتا، اس جملہ میں ایک ضمیر کا ہونا شرط ہے جو اسم موصول کی طرف لوٹی ہے۔ اور یہ واحد، تشبیہ، جمع، مذکر اور مؤنث ہونے میں اسم موصول کے مطابق ہوتی ہے، اسے ضمیر عائد کہتے ہیں۔

صلہ کی اقسام

۱۔ اسم موصول کا صلہ کبھی جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔ جیسے سَافَرَ الَّذِي اَقَامَ فِي مَنْزِلِي، اقام فی منزلی جملہ فعلیہ صلہ ہے اسی طرح اَلَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا، اقام میں ہو اور تجادلک میں ہی ضمیر عائد ہے۔

۲۔ کبھی صلہ جملہ اسمیہ ہوتا ہے۔ جیسے حَضَرَ التِّلْمِيذُ الَّذِي هُوَ مُجْتَهِدٌ، ہو مجتہد صلہ اور ہو ضمیر عائد ہے۔

۳۔ کبھی صلہ، شبہ جملہ ہوتا ہے، شبہ جملہ سے مراد ظرف یا جار مجرور ہے۔ جیسے اَخَذْتُ الْقَلَمَ الَّذِي فَوْقَ كُرْسِي، فوق کرسی فعل محذوف ثَبَتَ كَانظَرَفْ ہو کر صلہ ہے۔

قَطَفْتُ الْاَزْهَارَ الَّتِي فِي الْحَدِيقَةِ، اس میں فی الحدیقة، ثَبَتَ کے متعلق ہو کر صلہ بنتا ہے۔

ضمیر عائد کا حذف

ضمیر عائد کا حذف کرنا چار مقامات پر جائز ہے:

۱۔ جب مفعول بہ کی جگہ واقع ہو۔ جیسے لَا تَقُلْ مَا لَا تَعْلَمُ اَصْلٌ فِي لَاتَعْلَمُ هے۔

۲۔ جب ایسے حرف جار کا مجرور بن سکے، جس سے اسم موصول کو جردی گئی ہے۔ جیسے

اَقْتَرَبَ مِمَّا يَقْتَرِبُ الْعُقَلَاءُ اَصْل میں ما يقترب منه العقلاء تھا۔

۳۔ جب ایسے اسم فاعل کا مضاف الیہ ہو جو حال یا استقبال کے معنی میں ہو۔ جیسے اُبْدُلْ مَا اَنْتَ بَاذِلٌ فِي وُجُوهِ الْخَيْرِ اَصْل میں مَا اَنْتَ بَاذِلٌ ہے۔

۴۔ جب ائی کے صلہ کا پہلا جزو بنے۔ جیسے اِقْرَأْ اَيُّا نَافِعٍ اَصْل میں اِقْرَأْ اَيُّا نَافِعٍ ہے۔

احکام

۱۔ تشنیہ مذکر اور مؤنث کے علاوہ اسم موصول کے تمام الفاظ مثنیٰ ہوتے ہیں۔

تشنیہ کا اعراب حالت رفعی ”ا“ سے اور حالت نصی و جری ی ساکن ماقبل مفتوح سے آتی ہے۔ جیسے سَافَرَ اللَّذَانَ اَقَامَا فِي مَنْزِلِي ، سَافَرْتُ مَعَ اللَّذَيْنِ بَاتَا فِي مَنْزِلِي

پہلی مثال میں اللذان فاعل ہے اور حالت رفعی میں ہے اور دوسری مثال میں اللذین مضاف الیہ ہے اور حالت جری میں ہے۔

۲۔ الذین اور الائی دونوں مذکر ذوی العقول کے لئے آتے ہیں۔

قبیلہ بنو طے کے نزدیک ذو بمعنی الذی استعمال ہوتا ہے اور اس وقت یہ مثنیٰ ہوتا ہے اور جب یہ ”صاحب“ کے معنی میں ہو تو معرب باعراب اسماء ستہ مکبرہ ہوا کرتا ہے۔

۳۔ من، ما، ال اور ذو بمعنی الذی ہمیشہ ایک ہی حالت پر رہتے ہیں، واحد، تشنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث کی حالت میں تبدیل نہیں ہوتے۔

۴- اسمائے افعال

اسماء الافعال سے مراد وہ اسماء ہیں، جو افعال کے معانی تو دیتے ہیں لیکن ان کی علامتوں کو قبول نہیں کرتے۔ انہیں دو طرح سے تقسیم کیا جاتا ہے:

۱- زمانہ کے اعتبار سے ۲- بناوٹ کے اعتبار سے

اقسام

۱- زمانہ کے اعتبار سے ان کی تین قسمیں ہیں:

۱- اسم فعل بمعنی ماضی ۲- اسم فعل بمعنی مضارع ۳- اسم فعل بمعنی امر
اسمائے افعال بمعنی ماضی: وہ اسماء ہیں، جو فعل ماضی کا معنی دیتے ہیں اور یہ اپنے مابعد اسم کو رفع دیتے ہیں۔ جیسے

۱- هَيَّاهُ زَيْدٌ (زید دور ہوا) هَيَّاهُ بمعنی بَعَدَ اور زَيْدٌ فاعل ہے۔

۲- شَتَّانٌ بمعنی اِفْتَرَقَ جیسے شَتَّانَ زَيْدٌ و عَمَرُوْ (زید اور عمر جدا ہوئے)

۳- سَرَّعَانَ بمعنی اَسْرَعَ، سَكَّانٌ بمعنی سَرَّعَ جیسے

سَرَّعَانَ وَ سَكَّانَ الْقِطَارُ (گاڑی تیز ہوئی)

۴- بُطَانَ بمعنی بَطُوْ جیسے بُطَانَ الْجَمَلُ (اونٹ آہستہ چلا)

نوٹ: اسماء الافعال بمعنی ماضی مبنی برفتح ہوتے ہیں۔

اسمائے افعال بمعنی مضارع: وہ اسماء ہیں جو فعل مضارع کا معنی دیتے ہیں۔ جیسے قَدْ،

قَطُّ، زَهْ، بَخْ، وَا، وَاها، وَاى

۱- قَدْ، قَطُّ بمعنی يَكْفِيْ

۲- زَهْ بمعنی اَسْتَحْسِنُ (میں اچھا سمجھتا ہوں)

۳- بَخْ بمعنی اَرْضَى (میں راضی ہوتا ہوں)

۴- وَا، وَاها، وَاى بمعنی اَتَعَجَّبُ (میں تعجب کرتا ہوں)

یہ سب جہتوں ہوتے ہیں۔

اسماء الافعال بمعنی امر: یہ وہ اسماء ہیں جو فعل امر کا معنی دیتے ہیں، یہ اپنے مابعد اسم کو بحیثیت مفعول بہ نصب دیتے ہیں۔ یہ بہت سے ہیں، ان میں سے چند مشہور یہ ہیں: دُونَكَ بمعنی خُذْ (تو پکڑ) بَلَاءٌ بمعنی دَعُ (چھوڑ دو) عَلَیْكَ بمعنی الزَّمْ (لازم پکڑ)، حَيْهَلُ بمعنی اِئْتِ (لاؤ) هَا بمعنی خُذْ (پکڑ)، رُوَيْدٌ بمعنی اَمْهَلُ (مہلت دو)

رُوَيْدٌ کبھی مصدر کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے اَمْهَلُهُمْ رُوَيْدًا

۱- دُونَكَ الْكِتَابَ (کتاب پکڑ) دُونَكَ اسم فعل بمعنی خُذْ صیغہ امر حاضر معروف انت ضمیر مستر فاعل الكتاب مفعول بہ ہے۔

۲- بَلَاءُ الْبُلْحِ (کچی کھجور چھوڑ دو) ۳- عَلَیْكَ الرَّفْقَ (زہری اختیار کرو)

۴- حَيْهَلُ التُّفَاحِ (سیب لاء) ۵- هَا الْقَلَمَ (قلم پکڑ)

۶- رُوَيْدُ اللَّصِّ (چور کو مہلت دو)

نوٹ: ہا کو تین طرح سے پڑھنا جائز ہے۔ جیسے ہا، ہاء، ہاء، اس سے واحد، تشبیہ

اور جمع کے صیغے آتے ہیں۔ جیسے ہاء، ہاء، ہاء، ہاء وا

مذکورہ صیغوں کے علاوہ چند اور اسم بھی فعل امر کا معنی دیتے ہیں جیسے:

۱- اَمِیْنٌ بمعنی اِسْتَجِبْ (تو قبول کر) ۲- مَهْ بمعنی اُكْفِفْ (رک جا)

۳- صَهْ بمعنی اُسْكُتْ (خاموش ہو جا) ۴- فَحَقُّ بمعنی اِنْتِهْ (ختم کر)

۵- اِلَیْكَ بمعنی تَبَاعَدْ عَنِّي (مجھ سے دور ہو جا)

۶- عَلَیْ بِہ بمعنی جِئْ بِہ (اسے لاء)

۷- هَیْتُ لَكَ بمعنی اَسْرِعْ (جلدی کر)

۸- هَاتِ بِمعنی اَعْطِ (تو دے)

۹- اَمَامَكَ بمعنی تَقَدَّمْ (آگے بڑھ) ۱۰- هَلُمَّ بمعنی تَعَالَ (آؤ)

بناوٹ کے اعتبار سے اقسام

بناوٹ کے اعتبار سے اسمائے افعال کی دو قسمیں ہیں: ۱- مرتجیل ۲- منقول

مرتجیل

وہ اسم ہے، جو ابتداء ہی سے فعل کا معنی ادا کرنے کے لئے بنایا گیا ہو۔ جیسے صَدَّ،

أَفَّ، أَمِينٌ، هَيْهَاتَ وَغَيْرَهُ

منقول

وہ اسماء ہیں، جو ابتداء کسی اور معنی کو ادا کرنے کے لئے بنائے گئے ہوں اور پھر فعل

کا معنی ادا کرنے کے لئے استعمال کئے جائیں۔ یہ کبھی جار مجرور سے، کبھی ظرف سے اور

کبھی مصدر سے نقل کئے جاتے ہیں۔ جار مجرور کی مثال جیسے عَلَيْكَ بِمَعْنَى الْزَمِ،

إِلَيْكَ بِمَعْنَى تَبَاعَدُ، ظرف کی مثال دُونَكَ بِمَعْنَى خُذْ، أَمَامَكَ بِمَعْنَى

تَقَدَّمَ، مصدر کی مثال رُوِيَ بِمَعْنَى أَمْهَلُ

نوٹ: تمام اسماء افعال سماعی ہیں، قیاسی نہیں مگر کبھی اسم فعل کو ثلاثی مجرد تام افعال سے

فعال کے وزن پر مشتق کر لیا جاتا ہے۔ جیسے سَمَاعِ بِمَعْنَى إِسْمَعُ، قَتَالِ بِمَعْنَى

أُقْتُلُ، دَفَاعِ بِمَعْنَى إِدْفَعُ۔

سوالات

- ۱- اسمائے مہنیہ کی حرکات کے نام بتاؤ۔
- ۲- اسم اشارہ کے مثنیٰ اور معرب الفاظ بتاؤ اور ان کی اعرابی حالت بیان کرو۔
- ۳- ضمیر فصل اور ضمیر شان میں کیا فرق ہے؟
- ۴- اسم موصول کے صلہ کی اقسام اور اس کی شرائط بیان کرو۔
- ۵- اسم فعل اور فعل میں فرق بتاؤ اور اسم فعل بمعنی ماضی کا عمل بتاؤ۔
- ۶- اسمائے افعال منقولہ سے کیا مراد ہے؟
- ۷- درج ذیل جملوں کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ الفاظ کے مثنیٰ ہونے کا سبب بتائیں۔

- ۱- تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ ۝
- ۲- إِيَّاكَ وَالتَّهَآؤْنَ فِي أَمْرِ أَسْنَانِكَ فَإِنَّ ذَلِكَ مَدْعَاةٌ إِلَى فَسَادِهَا وَ مَنْ فَسَدَتْ أَسْنَانُهُ تَعْرُضُ لِكَثِيرٍ مِنَ الْأَلَامِ وَالْأَوْجَعِ الَّتِي لَا طَاقَةَ لَهُ بِأَحْتِمَالِهَا
- ۸- درج ذیل جملوں کی ترکیب نحوی کریں:
 - ۱- يَشْرَبُ الْمَرِيضُ دَوَاءً لَيْلَ نَهَارٍ
 - ۲- فِي الْحُجْرَةِ تِسْعَةَ عَشَرَ تَلْمِيذًا
 - ۳- حَذَارِ أَنْ تُقْصِرَ فِي وَاجِبِكَ
- ۹- ضمیر بارز اور مستتر میں کیا فرق ہے، اور ضمیر مستتر کی کتنی صورتیں ہیں؟

۵- اسمائے اصوات

اصوات صوت کی جمع ہے، جس کا معنی ہے آواز دینا۔ اصطلاح میں ان سے مراد وہ اسماء ہیں، جو طبعی طور پر انسان کے منہ سے نکلیں۔ جیسے اُخ یا جن کے ذریعہ غیر ذوی العقول حیوانات کو آواز دی جائے۔ جیسے بکریوں کو آواز دینے کے لئے ہُس اور اونٹوں کو بٹھانے کے لئے نَعْنَع اور ہینڈ، یا بے جان چیز کی آواز کو ظاہر کریں جیسے طق (پتھر کی آواز) اور یہ تمام اسماء سمائی ہیں۔

۶- مرکبات امتزاجیہ

مرکب امتزاجی دو ایسے کلمات کے مجموعہ کو کہتے ہیں، جو بغیر اضافت و اسناد کے مرکب ہو کر ایک کلمہ بن جائیں۔ جیسے حَضَرَ مَوْتُ (شہر کا نام)

اقسام

مرکبات امتزاجیہ کی تین قسمیں ہیں:

۱- مرکب بنائی ۲- مرکب صوتی ۳- مرکب منع صرف

مرکب بنائی

مرکب بنائی وہ مرکب ہے جس کا دوسرا کلمہ اپنے ضمن میں کوئی حرف لئے ہوئے ہو۔ جیسے أَحَدٌ عَشْرًا، ثَلَاثَةٌ عَشْرًا اصل میں أَحَدٌ وَعَشْرٌ اور ثَلَاثَةٌ وَعَشْرٌ تھے، و کو حذف کر کے ایک کلمہ بنا دیا گیا۔ یہ گیارہ سے لے کر انیس تک کے اسمائے اعداد ہیں، ان اعداد کے دونوں جز مبنی برفتحہ ہوتے ہیں۔ سوائے اِنْنَا عَشْرًا کے کہ اس کا پہلا جز معرب باعراب تشنیہ ہوتا ہے۔ اسے مرکب تعدادی بھی کہا جاتا ہے۔

مرکب صوتی

وہ مرکب ہے، جس کا دوسرا جز اسم صوت ہو۔ جیسے سَبَّوْیْہ، خِمَارِوْیْہ، اس کا پہلا جز مبنی برفتحہ اور دوسرا مبنی برکسرہ ہوتا ہے۔ یہ سَبَّ اور وِیْہ اسم صوت سے مرکب ہے۔

مرکب منع صرف

وہ مرکب ہے، جس کا دوسرا کلمہ اپنے ضمن میں کوئی حرف لئے ہوئے نہ ہو اور نہ ہی دوسرا جز اسم صوت ہو۔ اس کا پہلا جز مبنی برفتحہ اور دوسرا معرب باعراب غیر منصرف ہوتا ہے جیسے بَعْلَبْکُ اور حَضَرَ مَوْتُ

۷۔ کنایات

یہ کِنَايَۃ کی جمع ہے اور کنایہ سے مراد وہ اسم ہے، جو مبہم عدد یا مبہم بات پر دلالت کرے۔

اسمائے کنایات

کَم، کَذَا، کَآئِنِ یہ مبنی برسکون ہیں، کَیْتُ و ذَیْتُ یہ دونوں مبنی برفتحہ ہیں، کَم، کَذَا اور کَآئِنِ تینوں مبہم اور پوشیدہ تعداد بیان کرنے کے لئے آتے ہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ کَم (کتنے): کَم کی دو قسمیں ہیں، ۱۔ استفہامیہ ۲۔ خبریہ
کم استفہامیہ: وہ کم ہے، جس سے عدد مبہم کے بارے میں سوال کیا جائے۔ اس کی تمیز منصوب اور مفرد ہوتی ہے۔ جیسے کَم مَصْنَعًا بِمَصْرٍ؟ (مصر میں کتنے کارخانے ہیں؟) اگر کَم سے پہلے حرف جر آجائے تو اس کی تمیز مجرور ہوتی ہے۔ جیسے بِنِکَمِ دِرْهَمٍ اِشْتَرَيْتَ هَذَا الثَّوْبَ؟ (یہ کپڑا تو نے کتنے درہم سے خریدا ہے؟) کَم میز مَصْنَعًا تمیز، میز تمیز بل کر مبتدا ب جار مصر مجرور، جار مجرور متعلق ثابت کے ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ۔

کم خبریہ: وہ کم ہے، جو مبہم عدد پر دلالت کرے، اس میں کثرت کا معنی پایا جاتا ہے۔ اس

کی تمیز مفرد مجرور یا جمع مجرور ہوتی ہے۔ جیسے کَمْ کِتَابٍ عِنْدَكَ (تیرے پاس بہت کتابیں ہیں) کَمْ عُلُومٍ دَرَسْتَهَا (تو نے بہت سے علوم پڑھے) ان مثالوں میں کَمْ تمیز کتاب اور علوم تمیز، تمیز تمیز مل کر ابتدا عندک اور درستہا خبر ہیں۔ کم خواہ استفہامیہ ہو یا خبریہ، دونوں کا ابتداء میں آنا ضروری ہے اور کبھی ان کی تمیز سے پہلے مِّنْ حرفِ جر بھی آجاتا ہے۔ جیسے کَمْ مِّنْ عُلُومٍ دَرَسْتَهَا جب قرینہ پایا جائے تو کم کی تمیز کو حذف کرنا بھی جائز ہے۔ جیسے کَمْ مَالِكٍ

محل اعراب کے لحاظ سے صورتیں

محل اعراب کے لحاظ سے کَمْ کی تین صورتیں ہیں:

۱- منصوب ۲- مجرور ۳- مرفوع

منصوب: جب کَمْ کے بعد فعل ہو اور اس میں ایسی کوئی ضمیر نہ ہو جو کَمْ کی طرف لوٹے تو یہ محل نصب میں ہوتا ہے، اس کے منصوب ہونے کی تین صورتیں ہیں، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱- جب کَمْ کی تمیز اسمِ ظرف ہو تو یہ اپنی تمیز سے مل کر مفعول فیہ ہوتا ہے۔ جیسے کَمْ يَوْمًا صُمْتُ؟ (تو نے کتنے دن روزہ رکھا)، کَمْ يَوْمٍ صِرْتُ (تو بہت سے دن چلا ہے)

۲- جب کَمْ کی تمیز فعلِ مذکور کا مصدر ہو تو یہ مفعول مطلق ہوتا ہے۔ جیسے کَمْ جَوْلَةٌ جُلْتُ؟ (تو نے کتنے چکر لگائے؟)، کَمْ نُصْرَةٌ نُصِرْتُ (تمہاری بہت مدد کی گئی)

(۳) جب مذکورہ بالا دونوں صورتیں نہ ہوں تو یہ مفعول بہ ہوتا ہے۔ جیسے کَمْ كِتَابٍ

اِشْتَرَيْتَ، کَمْ دَرَسًا حَفِظْتَ

مجرور: جب اس سے پہلے کوئی حرفِ جار یا مضاف آجائے تو یہ مجرور ہوتا ہے۔ جیسے بِكَمْ دِرْهَمٍ اِشْتَرَيْتَ، عَلَيَّ كَمْ رَجُلٍ حَكَمْتُ؟ (کتنے آدمیوں کے خلاف تو نے فیصلہ کیا؟)، مَا لَ كَمْ رَجُلٍ سَلَبْتُ (تو نے کتنے آدمیوں کا مال چھینا؟)

مرفوع: محل رفع میں ہونے کی دو صورتیں ہیں:

۱- جب اس کے بعد فعل نہ ہو اور اس کی تمیز ظرف ہو تو یہ خبرِ مقدم ہوتا ہے۔ جیسے کَمْ يَوْمٍ

قِيَامُكَ عِنْدَنَا

۲- جب اس کے بعد فعل نہ ہو اور اس کی تمیز اسمِ ظرف بھی نہ ہو یا اس کے بعد فعل متعدی ہو اور اس کا مفعول مذکور ہو تو یہ مبتداء ہوتا ہے۔ جیسے کَمْ كِتَابًا عِنْدَكَ، کَمْ عُلُومٍ دَرَسْتَهَا۔

اصل میں کَمِ دِرْهَمِ مَالِکِ ہے۔

۲- کَآئِنٌ: یہ عدد کی کثرت سے کنایہ ہوتا ہے اور اس کا بھی ابتداء کلام میں آنا ضروری ہے، اس کی تمیز مفرد مجرور بمن ہوتی ہے۔ جیسے کَآئِنٌ مِّنْ غَنِيٍّ لَا يَقْنَعُ (بہت سے ایسے غنی ہوتے ہیں جو قناعت نہیں کرتے)

۳- کَذَا: یہ کبھی کثرت اور کبھی قلت سے کنایہ ہوتا ہے۔ اس کی تمیز مفرد منصوب یا جمع منصوب ہوتی ہے، اس کے لئے ابتداء کلام میں آنا ضروری نہیں۔ جیسے ذَرَسْتُ كَذَا عِلْمًا يَا عَلُوْمًا اور کبھی یہ مکرر آتا ہے۔ جیسے غَرَسْتُ كَذَا وَ كَذَا شَجْرَةً (میں نے اتنے اتنے درخت لگائے)

۴، ۵- كَيْتٌ وَ ذَيْتٌ: یہ دونوں مہم اور پوشیدہ بات سے کنایہ ہوتے ہیں، ان کی تمیز نہیں آتی۔ جیسے أَقْلَتْ كَيْتٌ وَ كَيْتٌ

سوالات

- ۱- مرکبات امتزاجیہ کا معنی کیا ہے؟
- ۲- مرکب بنائی کو بنائی کیوں کہتے ہیں؟
- ۳- کم استفہامیہ اور خبریہ میں کیا فرق ہے، اور کذا کے استعمال کی کیا شرط ہے؟
- ۴- کم استفہامیہ اور خبریہ کے کل اعراب کی کتنی صورتیں ہیں؟
- ۵- درج ذیل جملوں کی ترکیب کریں اور ان کے مبنی ہونے کی وجہ بتائیں:

۱- عَلِيٌّ جَارِي بَيْتٍ بَيْتٍ

۲- كَانَ ابْنُ أَحْمَدَ بْنِ طَوْلُونَ يُدْعَى خِمَارَ وَبِهِ

۳- كَتَابٌ مِنْ كِتَابٍ لَا يُسَاوِي الْمَدَادَ الَّذِي كُتِبَ بِهِ

۴- كَانَ السُّلْطَانُ صَلَاحَ الدِّينِ الْأَيْبُوْبِي دَا عَزْمٍ وَرَجَاحَةٍ،

كَمْ جَيْشٍ نَظَمَ وَ كَمْ تُغُورٍ حَصَنَهَا

۵- كَمْ سَاعَاتٍ قَضَيْتَهَا لَاهِيًا

كَمْ يَدِ اسْدَيْتِ وَالنَّاسِ يَصْنُونَ بِوَعْدِ

كَمْ صَوْلَةٍ صُلَّتْ وَالْأَرْمَاحُ مُشْرَعَةٌ

وَالنُّصْرُ يُخْفِقُ فَوْقَ الْجَحْفَلِ اللَّجْبِ

۸- کلمات شرط

کلمات شرط سے مراد وہ کلمات ہیں جو شرط کا معنی دیتے ہیں اور یہ دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں، پہلے جملے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔

اقسام

کلمات شرط کی دو قسمیں ہیں: ۱- غیر جازمہ ۲- جازمہ

غیر جازمہ

ان سے مراد وہ کلمات ہیں، جو شرط کا معنی دیتے ہیں اور فعل کے آخر کو جزم نہیں دیتے۔ یہ حسب ذیل ہیں

لَوْ (اگر)، لَوْلَا (اگر نہ)، لَمَّا (جب) كَلَّمَا (جب بھی)، اِذَا (جب)،

أَمَّا (بہر حال)

یہ سب مبنی بر سکون ہیں۔ ان میں سے ہر ایک الگ الگ معنی پر دلالت کرتا ہے جو بعد میں بیان کیا جائے گا۔

جازمہ

ان سے مراد وہ کلمات ہیں، جو شرط کا معنی دیتے ہیں اور دو فعلوں پر داخل ہوتے ہیں، اگر وہ فعل مضارع ہوں تو دونوں کے آخر کو جزم دیتے ہیں، پہلے فعل کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ جیسے مَنْ يَأْكُلُ كَثِيرًا تَفْسُدُ مَعْدَتُهُ (جو زیادہ کھائے گا اس کا معدہ خراب ہو جائے گا) انہیں کلم الجازات یعنی کلمات شرط و جزا کہتے ہیں اور یہ درج ذیل ہیں:

مَنْ، مَا، أَيْ، مَتَى، أَيْ، أَيْنَمَا، مَهْمَا، إِذْمَا، حَيْثُمَا، إِنَّ، اسماے شرط

أَيْ کے سوا تمام ہی مبنی ہیں۔

۱- مَنْ: یہ ذوی العقول کے لئے آتا ہے۔ جیسے مَنْ يُجْتَهِدْ يَنْجَحْ، مَنْ شَرِيهْ يَجْتَهِدْ شرط اور ينجح جزا ہے۔

۲- مَا: یہ غیر ذوی العقول کے لئے آتا ہے۔ جیسے مَا تَفْعَلُ شَرًّا تَنْدَمُ (تو جو برائی کرے گا، شرمندہ ہوگا)

۳- أَى: یہ ذوی العقول اور غیر ذوی العقول دونوں کے لئے آتا ہے اور باضافت استعمال ہوتا ہے۔ جیسے أَى دَرَسٍ تَحْفَظُ أَحْفَظُ (جو سبق تو یاد کرے گا میں بھی یاد کروں گا)، أَى تَلْمِيزٍ تُدْرِسُهُ أُدْرِسُهُ (جس طالب علم کو تم پڑھاؤ گے میں بھی اسے پڑھاؤں گا)

۴- مَتَى: یہ زمان کے لئے آتا ہے۔ جیسے مَتَى تَذْهَبُ أَذْهَبُ
۵- اِنِّی: یہ مکان کے لئے آتا ہے۔ جیسے اِنِّی تَجْلِسُ اَجْلِسُ (جہاں تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا)

۶- مَهْمَا: یہ غیر ذوی العقول کے لئے آتا ہے۔ جیسے مَهْمَا تَأْخُذُ اِخُذُ
۷- اَيْنَمَا: یہ بھی مکان کے لئے آتا ہے۔ جیسے اَيْنَمَا تَلْمِيزٌ تَلْمِيزُ
۸- اِذْمَا: یہ ان کی طرح شرط کا معنی دیتا ہے۔ جیسے اِذْمَا تَقْرَأُ اَقْرَأُ (جب تو پڑھے گا میں بھی پڑھوں گا)

۹- حَيْثُمَا: یہ بھی مکان کے لئے آتا ہے۔ جیسے حَيْثُمَا تَنْزِلُ اَنْزِلُ (جہاں تو اترے گا میں اتروں گا)

۹۔ اسمائے ظروف

تعریف

ظروف، ظرف کی جمع ہے جس کا لغوی معنی برتن ہے اور اصطلاح میں اس سے مراد وہ اسماء ہیں جو مکان یا زمان پر دلالت کریں۔ جیسے یَوْمَ (دن) اِذْ (جس وقت) مَقَامٌ (کھڑا ہونے کی جگہ) حَيْثُ (جس جگہ)

اقسام

اسمائے ظرف کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ معرب ۲۔ مبنی

ظرف معرب

وہ اسم ظرف ہے، جس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدلتا رہتا ہے۔ جیسے هَذَا يَوْمُ الْعِيدِ، اِحْتَفَلْنَا يَوْمَ الْعِيدِ، فِي الْيَوْمِ اَرْبَعٌ وَ عَشْرُونَ سَاعَةً، ان مثالوں میں یوم ظرف معرب ہے۔

ظرف مبنی

وہ اسم ظرف ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے تبدیل نہیں ہوتا۔ یہ بہت سے ہیں، ان میں سے بعض مبنی برضمة، بعض مبنی برفتحہ، بعض مبنی برکسرہ اور بعض مبنی برسکون ہوتے ہیں تفصیل یہ ہے:

۱۔ اسمائے جہات ستہ ۲۔ حَيْثُ ۳۔ اِذْ ۴۔ اِذَا

۵۔ اَيْنَ ۶۔ اَنَّى ۷۔ كَيْفَ ۸۔ مَتَى

۹۔ اَيَّانَ ۱۰۔ اَمْسٍ ۱۱۔ مُذْ ۱۲۔ مُنْذُ

۱۳۔ قَطُّ ۱۴۔ عَوَاضُ ۱۵۔ لَدَى ۱۶۔ لَدُنْ

۱۔ اسمائے جہات ستہ: وہ اسماء ظروف ہیں جو چھ سمتوں پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے قَبْلُ (پہلے) بَعْدُ (بعد میں) قُدَّامُ (آگے) خَلْفُ (پیچھے) فَوْقُ (اوپر)

تَحْتُ (تَحْتِ)

ان کے استعمال کی چار صورتیں ہیں:

یہ تین صورتوں میں معرب ہوتے ہیں اور ایک صورت میں مبنی ہوتے ہیں۔

مبنی ہونے کی صورت: جب یہ مضاف ہوں اور ان کا مضاف الیہ لفظاً محذوف ہو اور معنی ذہن میں مقصود ہو تو اس صورت میں یہ مبنی برضہ ہوتے ہیں۔ جیسے قَدْ خَلَّتْ مِنْ قَبْلُ، دَخَلَتْ الْفَارَةُ تَحْتُ

معرب ہونے کی صورتیں: ۱- یہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ مذکور ہو تو یہ معرب ہوتے ہیں۔ جیسے كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمٌ نُوحًا، جَنَّكَ بَعْدَ الْعَصْرِ

۲- جب مضاف ہوں، مضاف الیہ محذوف اور اس کے الفاظ ذہن میں مقصود ہوں۔ جیسے لَمَّا انْقَطَعَ الْمَطَرُ صَفَا الْجَوُّ بَعْدَ يَهْ اَصْلٌ فِي بَعْدِ الْمَطَرِ ہے۔

۳- جب اضافت کے بغیر استعمال ہوں۔ جیسے جَنَّكَ قَبْلًا وَ بَعْدًا

نوٹ: ان کے مضاف الیہ کا حذف سماعی ہے قیاسی نہیں، اسی وجہ سے يَمِينٌ (دایاں) اور شِمَالٌ (بایاں) کو ظروف مبنیہ شمار نہیں کیا گیا کیونکہ ان کے مضاف الیہ کا حذف مسوع نہیں ہے۔

ان مقطوع الاضافۃ ظروف کو غایات بھی کہتے ہیں۔

۲- حَيْثُ: یہ مبنی برضہ ہے، مکان کے لئے آتا ہے، ہمیشہ جملہ کی طرف مضاف ہو کر

استعمال ہوتا ہے خواہ جملہ اسمیہ ہو یا جملہ فعلیہ۔ جیسے جَلَسْتُ حَيْثُ الْمَنْظَرُ جَمِيلٌ

(میں وہاں بیٹھا جہاں منظر خوبصورت تھا) جَلَسْتُ حَيْثُ جَمَلُ الْمَنْظَرِ

جب اس کے بعد مَا آجائے تو یہ شرط کا معنی دیتا ہے، اس وقت یہ دو فعلوں پر داخل

ہوتا ہے اور دونوں کو جزم دیتا ہے۔ جیسے حَيْثُمَا تَقَعْدُ أَقَعْدُ (جہاں تو بیٹھے گا وہیں میں

بیٹھوں گا)

۳- اِذَا: یہ مبنی بر سکون ہوتا ہے اور درج ذیل معانی دیتا ہے:

۱۔ اَمْرًا:

۱- زمانہ مستقبل کا معنی دیتا ہے اگرچہ فعل ماضی پر داخل ہو۔ جیسے اَجِيْبْكَ اِذَا دَعَوْتَنِي (میں تجھے جواب دوں گا جب تو مجھے بلائے گا)

۲- اس میں شرط کا معنی پایا جاتا ہے۔ جیسے اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝۱

۳- کبھی یہ استمرار زمانہ پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝۱۷ (جب انہیں کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد مت برپا کرو تو وہ کہہ دیتے ہیں ہم ہی تو مصلح ہیں)

۴- کبھی یہ مفاعلات کا معنی دیتا ہے، اس وقت اس کے پیچھے جملہ اسمیہ کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ جیسے خَرَجْتُ فَاِذَا السَّبْعُ وَاِقِفْ (میں نکلا اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک درندہ کھڑا ہے)۔ یہ عموماً جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے اور اپنے مضاف الیہ سے مل کر کسی فعل یا شبہ فعل کا ظرف بنتا ہے۔

۴- اِذَا: یہ مبنی بر سکون ہے، یہ درج ذیل معنی دیتا ہے:

۱- یہ زمانہ ماضی کے لئے آتا ہے اگرچہ مضارع پر داخل ہو۔

۲- مفاعلات کے معنی میں آتا ہے اور اس وقت یہ بَيْنَ يَ بَيْنَمَا کے جواب میں ہوتا ہے۔ بَيْنَمَا اَنَا جَالِسٌ اِذَا اَقْبَلَ مُسَافِرٌ (اس اثناء میں کہ میں بیٹھا تھا، مسافر آگیا)

یہ کبھی جملہ اسمیہ کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ جیسے وَاذْكُرُوْا اِذَا اُنْتُمْ قٰیِلٌ ۝۷ (اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے)

اور کبھی جملہ فعلیہ کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ جیسے جِئْتُ اِذَا هَطَلَ الْمَطْرُ (میں آیا جبکہ بارش موسلا دھار تھی)

یہ بھی اذا کی طرح اپنے مضاف الیہ سے مل کر کسی فعل یا شبہ فعل کا ظرف ہوتا ہے۔

جیسے وَاذْيُرْفُ غُرَابِهِمْ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْلِيْلٌ ۝۷

۶، ۵ اَيْنَ وَاِنِّي: یہ دونوں ظرف مکان کے لئے آتے ہیں، اَيْنَ مبنی برفتحہ اور اِنِّي مبنی

برسکون ہے۔ یہ کبھی شرط کا معنی دیتے ہیں اور دو فعلوں پر داخل ہوتے ہیں، دونوں کے آخر کو جزم دیتے ہیں، پہلے فعل کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں۔ جیسے اُنّی تَذْهَبُ اَذْهَبُ، اِیْنَ تَقْعُدُ اَقْعُدُ

کبھی استفہام کا معنی دیتے ہیں اور اس وقت ان کے بعد ایک اسم یا فعل ہوتا ہے۔ جیسے اِیْنَ زَیْدٌ (زید کہاں ہے؟)، اُنّی تَجَلِسُ (تو کہاں بیٹھے گا؟) اُنّی کبھی کَیْفَ کا معنی دیتا ہے یعنی حالت بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے قَالَتْ رَبِّ اَلّی یَکُوْنُ لِیْ وَوَلَدًا وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشْرًا (اس نے کہا میرے ہاں بچہ کیسے ہوگا حالانکہ مجھے کسی بشر نے مس نہیں کیا)

۷- کَیْفَ: یہ حالت بیان کرنے کے لئے آتا ہے اور مبنی برفتح ہوتا ہے۔

۱- کبھی استفہامیہ ہوتا ہے۔ جیسے کَیْفَ اَنْتَ؟

۲- اور کبھی شرطیہ ہوتا ہے۔ جیسے کَیْفَ تَکُنُ اَکُنُ (جیسے تو ہوگا ویسے ہی میں

بھی ہوں گا)

۳- کبھی اس کے ساتھ مَا آتا ہے اس وقت یہ شرط کے معنی میں ہی استعمال

ہوتا ہے۔ جیسے کَیْفَمَا تَقْعُدُ اَقْعُدُ (جیسے تو بیٹھے گا ویسے ہی میں بیٹھوں گا؟)

۸- مَتّی: یہ ظرف زمان کے لئے آتا ہے اور مبنی برسکون ہوتا ہے،

۱- کبھی استفہامیہ ہوتا ہے۔ جیسے مَتّی تُسَافِرُ (تو کب سفر کرے گا؟)

۲- کبھی شرطیہ ہوتا ہے۔ جیسے مَتّی تَذْهَبُ اَذْهَبُ (جب تو جائے گا میں

جاؤں گا)

۹- اِیَانَ: یہ بھی ظرف زمان کے لئے آتا ہے اور مبنی برفتح ہوتا ہے۔

۱- کبھی شرطیہ ہوتا ہے۔ جیسے اِیَانَ تَذْهَبُ اَذْهَبُ

۲- کبھی استفہامیہ ہوتا ہے۔ جیسے اِیَانَ تَذْهَبُ (تو کب جائے گا؟) یہ

ترکیب میں اپنے مابعد فعل کا مفعول فیہ ہوتا ہے۔

ایَّانَ اور مَتٰی میں فرق: مَتٰی بنی بر سکون ہے۔ اس کے ذریعہ امور عظیمہ اور حقیرہ، دونوں کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔ ایَّانَ بنی بر فتح ہے۔ زمانہ مستقبل میں کسی کام کے واقع ہونے اور امور عظیمہ کے لئے آتا ہے۔ جیسے ایَّانَ یَوْمَ الدِّینِ ۱۰ (یوم جزاء کب ہوگا؟)

۱۰، ۱۱۔ مُذٌ و مُنْذٌ: یہ دونوں زمانہ کیلئے آتے ہیں، پہلا بنی بر سکون اور دوسرا بنی بر ضمہ ہے، یہ اول مدت کے لئے آتے ہیں اور ان سے پہلے فعل ماضی منفی ہوتا ہے۔ جیسے مَا رَأَيْتُهُ مُذٌ او مُنْذٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ (میرے اس کو نہ دیکھنے کی اول مدت جمعہ کا دن ہے)۔

کبھی یہ تمام مدت کے لئے آتے ہیں اور مقصود ان سے تعداد بیان کرنا ہوتا ہے، خواہ ان کے بعد واحد، ثننیہ یا جمع ہی کیوں نہ ہوں۔ جیسے مَا رَأَيْتُهُ مُذٌ او مُنْذٌ یَوْمٌ او یَوْمَانِ او ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ

نوٹ: جمہور نحویوں کے نزدیک اس دوسری صورت میں مُذٌ یا مُنْذٌ مبتدا اور ان کا مابعد خبر ہونے کی بناء پر مرفوع ہوتا ہے۔

۱۲، ۱۳، ۱۴۔ عِنْدَ، لَدٰی، لَدُنْ: لَدٰی اور لَدُنْ بنی بر سکون اور عِنْدَ مفعول فیہ ہونے کے اعتبار سے منصوب ہوتا ہے۔ یہ تینوں کسی چیز کی موجودگی کا معنی دیتے ہیں۔ جیسے اَلْمَالُ عِنْدَكَ، اَلْمَالُ لَدَيْكَ، اَلْمَالُ لَدُنْكَ (مال تیرے پاس ہے)

ان کے استعمال میں فرق یہ ہے کہ لَدٰی اور لَدُنْ میں چیز کا پاس موجود ہونا شرط ہے۔ جیسے اَلْمَالُ لَدٰی زَیْدٍ او لَدُنْ زَیْدٍ اور عِنْدَ میں یہ شرط نہیں ہوتی۔ جیسے اَلْمَالُ عِنْدَ زَیْدٍ۔ ہر حال میں کہہ سکتے ہیں خواہ مال زید کے پاس ہو یا گھر میں۔ اور یہ عموماً مابعد کی طرف حذف ہو کر استعمال ہوتے ہیں۔

۱۵۔ عَوْضٌ: یہ مضاف الیہ کے حذف ہونے کی وجہ سے بنی بر ضمہ ہوتا ہے۔ یہ زمانہ مستقبل کی نفی کے استغراق کے لئے آتا ہے۔ جیسے لَا اُكْمَلُ عَوْضٌ (میں کبھی سستی

نہیں کروں گا)

۱۶- قَطُّ: یہ مبنی برضہ ہوتا ہے اور ماضی منفی کے استغراق کے لئے آتا ہے۔ جیسے
مَا رَأَيْتُهُ قَطُّ (میں نے کبھی اس کو نہیں دیکھا)

نوٹ: وہ کلمات، جو مکان یا زمان پر دلالت کریں مگر ظروف مہیہ میں سے نہ ہوں جیسے
يَوْمٌ، لَيْلٌ، مَسَاعَةٌ، حِينٌ وغیرہ، جب انہیں جملہ کی طرف مضاف کیا جائے تو ان کو مبنی
برفتہ پڑھنا اور عامل کے مطابق اعراب دینا جائز ہے۔ جیسے هَذَا يَوْمٌ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ
وَصَدَقْتُهُمْ یہاں يَوْمٌ کو يَوْمٌ پڑھنا بھی جائز ہے۔

کبھی يَوْمٌ اور حِينٌ کو اِذ کی طرف مضاف کیا جاتا ہے، اس وقت اِذ کو
تینوں کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ جیسے يَوْمَئِذٍ يَا حِينِئِذٍ اصل میں يَوْمٌ اِذ كَانَ كَذَا
اور حِينٌ اِذ كَانَ كَذَا ہیں، كَانَ كَذَا کو حذف کر کے اس کے بدلے اِذ کو تینوں
دے دی۔

۱۷- اُمْسٌ: (گزشتہ کل) یہ مبنی برکسر ہوتا ہے۔ جیسے مَضَى اُمْسٌ، اِغْتَكَفْتُ
اُمْسٌ، مَا رَأَيْتُهُ مَذَّ اُمْسٌ

نوٹ: لفظ غَيْرٌ سے پہلے جب لَا نَفِي يَالَيْسَ آجائے تو یہ مبنی برضہ ہوتا ہے۔ جیسے
اِفْعَلْ هَذَا لَا غَيْرُ، جَاءَ نَبِيُّ الْاَمِيرِ لَا غَيْرُ، اسی طرح مِثْلٌ اور غَيْرٌ کے لفظ
مبنی برفتہ بھی ہوتے ہیں جبکہ ان کے بعد مَا، اَنْ، يَا اَنْ آجائیں جیسے اِنَّهُ لَحَقُّ مِثْلٌ
مَا اَنْتُمْ تَنْطِقُونَ او نَصْرَتُهُ مِثْلٌ مَا نَصَرَ غُلَامَهُ و مِثْلٌ اَنْ نَصَرَ غُلَامَهُ۔

سوالات

- ۱- اسمائے شرط اور حروف شرط کے معنی اور استعمال میں کیا فرق ہے؟
 ۲- اسمائے جہات ستہ کے استعمال کی کتنی صورتیں ہیں، اور یہ کس صورت میں مبنی بر ضمہ ہوتے ہیں؟

- ۳- مثل اور غمیر کس صورت میں مبنی ہوتے ہیں؟
 ۴- لدای اور عند کے استعمال میں کیا فرق ہے؟
 ۵- ظروف غیر مہیہ کو جب مضاف کیا جائے تو کس پر مبنی ہوتے ہیں؟
 ۶- درج ذیل جملوں میں مبنی کلمات بتائیے اور ان کی ترکیب نحوی کیجئے:
- ۱- مَتَى يُزْرَعُ الْقَصَبُ
 ۲- طَلَبْتُ مَعُونَتَكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ حَاجَتِي إِلَيْهَا مِنْ قَبْلُ
 ۳- إِنْ نَجَحْتَ فَلَكَ الْمُكَافَأَةُ مِنْ بَعْدُ
 ۴- قَرَأْتُ الْكِتَابَ الَّذِي أَهْدَيْتَهُ إِلَيَّ
 ۵- مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَذَا الْكِتَابِ مِنْ قَبْلُ
 ۶- كَمْ جَوْلَةٌ جُلَّتْ فِي السُّوقِ؟
 ۷- يَا صَدِيقِي نَظَّفُ أَسْنَانَكَ مِنْ قَبْلِ النَّوْمِ وَمِنْ بَعْدِهِ
 ۸-

وَ مَا قَتَلَ الْأَحْرَارِ كَالْعَفْوِ عَنْهُمْ
 وَ مَنْ لَكَ بِالْحَرِّ الَّذِي يَحْفَظُ الْيَدَا
 إِذَا أَنْتَ أَكْرَمْتَ الْكَرِيمَ مَلَكَتَهُ
 وَإِنْ أَنْتَ أَكْرَمْتَ اللَّيْمَ تَمَرَّدَا

۱۰۔ کلمات استفہام

تعریف

استفہام کا معنی پوچھنا اور سمجھنا ہے اور اصطلاح میں اس سے مراد وہ کلمات ہیں، جن کے ذریعہ کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے۔

کلمات استفہام کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ حروف استفہام ۲۔ اسمائے استفہام

حروف استفہام

یہ دو ہیں: ۱۔ ا، ۲۔ ہَلْ، اُجِیْسے اَنْتَ فَعَلْتَ هَذَا (کیا تو نے یہ کیا

ہے؟)

کبھی یہ استفہام انکاری کے لئے آتا ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں:

۱۔ اگر اس کا مابعد مثبت ہو تو نفی کا معنی حاصل ہوتا ہے۔ جیسے اُیُجِبُ اَحَدُکُمْ اَنْ

يَأْكُلَ لَحْمَ اَخِيهِ مَيْتًا (تم میں سے کوئی بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ اپنے مردہ بھائی کا

گوشت کھائے)

۲۔ اور اگر اس کا مابعد منفی ہو تو اس سے اثبات کا معنی حاصل ہوتا ہے۔ جیسے اَلَمْ

تَسْمَعْ لَكَ صَدْرًا ۱ (ہم نے آپ کا سینہ کھول دیا ہے)

اسمائے استفہام

یہ بہت سے ہیں۔ جیسے مَنْ، مَا، مَاذَا، اَيُّ، اَيَّةٌ، كَيْفٌ، اَيْنَ، مَتَى،

اَيَّانَ، اَنَّى

۱۔ مَنْ: یہ زوی العقول کے لئے آتا ہے۔ جیسے مَنْ اَكَلَ هَذَا الطَّعَامَ؟ (یہ کھانا

کس نے کھایا)

۲۔ مَا: یہ غیر زوی العقول کے لئے آتا ہے۔ جیسے مَا فِي يَدِكَ؟ (تیرے ہاتھ میں

(کیا ہے)

۳- مَاذَا: یہ ائی شئی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے مَاذَا قَرَأْتَ

۴- ائی، ۵- آیۃ: یہ ذوی العقول اور غیر ذوی العقول دونوں کے لئے آتے ہیں۔

جیسے ائی الْبِلَادِ أَحْسَنُ؟ (کون سا شہر اچھا ہے)، آیۃ امْرَأَةٍ أَنْتِ؟ (تو کون

عورت ہے)

۶- كَمْ: اس کی تفصیل کنایات میں گزر چکی ہے۔

۷- كَيْفَ، ۸- أَيْنَ، ۹- مَتَى، ۱۰- أَيَّانَ، ۱۱- أُنَى: ان تمام اسماء کی تفصیل

اسمائے ظرف میں گزر چکی ہے۔

نوٹ: ۱- ائی اور آیۃ کے علاوہ تمام کلمات استفہام مبنی ہیں، ائی اور آیۃ کا آخر

عامل کے بدلنے سے بدلتا رہتا ہے۔

۲- اسمائے استفہام تو ترکیب کلام میں مبتدا، مفعول فیہ، مفعول بہ اور خبر واقع

ہوتے رہتے ہیں مگر حروف استفہام کا اعراب میں کوئی محل نہیں ہوتا۔

سوالات

۱- اسمائے استفہام میں کون سے معرب ہیں اور کون سے مبنی؟ بتائیں۔

۲- مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں:

۱- مَنِ الْمُحَاوِلِ اطْفَاءَ هَذِهِ الْأَنْوَارِ؟

۲- كَمْ كَلِمَةٍ فِيهَا جَامِعَةٌ

۳- وَمَا الْمَالُ وَالْأَهْلُونَ إِلَّا وَدَائِعٌ وَلَا بُدُّ يَوْمًا أَنْ تَرُدَّ الْوَدَائِعُ

فعل کے احوال کا بیان (اعراب و بناء کے لحاظ سے فعل کے احوال)

فعل کی تقسیم کئی لحاظ سے کی گئی ہے: ۱- بلحاظ زمانہ ۲- مفعول بہ کے چاہنے یا نہ چاہنے کے لحاظ سے ۳- معرب اور مبنی ہونے کے لحاظ سے

۱- زمانے کے لحاظ سے اس کی تین قسمیں ہیں: ۱- ماضی ۲- مضارع ۳- امر

۲- مفعول بہ کے چاہنے یا نہ چاہنے کے لحاظ سے دو قسمیں ہیں: ۱- لازم ۲- متعدی ان سب کی تفصیل گزر چکی ہے۔

معرب اور مبنی ہونے کے لحاظ سے فعل کی تقسیم

۱- فعل ماضی ۲- امر حاضر معروف ۳- فعل مضارع صرف دو حالتوں میں مبنی ہوتا

ہے۔

فعل ماضی کے مبنی ہونے کی حالتیں: فعل ماضی کے مبنی ہونے کی تین حالتیں ہیں:

۱- مبنی برفتحہ ۲- مبنی برضمہ ۳- مبنی برسکون

مبنی برسکون: جب فعل ماضی کے ساتھ ضمیر مرفوع متحرک (نون نسوة، تاء متحرکہ اور نا ضمیر فاعل) متصل ہو تو مبنی برسکون ہوتا ہے۔ جیسے النِّسَاءُ طَبَّخْنَ الطَّعَامَ (عورتوں نے کھانا پکایا) أَنْتَ رَكِبْتَ الْبَاصَ (تو بس پر سوار ہوا) رَكِبْنَا الْبَاصَ۔ ان مثالوں میں طَبَّخْنَ رَكِبْتَ اور رَكِبْنَا ماضی مبنی برسکون ہیں۔

مبنی برضمہ: جب فعل ماضی کے ساتھ واؤ جمع متصل ہو تو یہ مبنی برضمہ ہوتا ہے۔ جیسے التُّجَّارُ رَبَّحُوا (تاجروں نے نفع پایا)

مبنی برفتحہ: جب فعل ماضی کے ساتھ نہ ضمیر مرفوع متحرک متصل ہو اور نہ ہی واؤ جمع، تو یہ مبنی برفتحہ ہوتا ہے۔ جیسے الْوَالِدُ حَضَرَ (بچہ حاضر ہوا)، الْبَيْتُ حَضَرَ (بچی)

(حاضر ہوئی)

فعل امر کے مبنی ہونے کی حالتیں: اس کے مبنی ہونے کی چار حالتیں ہیں:

۱- مبنی بر سکون

۲- مبنی بر حذف حرف علت

۳- مبنی بر حذف نون اعرابی

۴- مبنی بر فتح

مبنی بر سکون: جب فعل امر صحیح الآخر ہو اور اس کے ساتھ کوئی ضمیر مرفوع متصل (الف

تشنیہ، واد جمع، یائے مخاطبہ) ملی ہوئی نہ ہو یا اس کے آخر میں جمع مؤنث کا "ن" ضمیری

متصل ہو تو یہ مبنی بر سکون ہوتا ہے۔ جیسے أُخْرِجْ إِلَى الْحُقُولِ (تو کھیتوں کی طرف

نکل جا) أُخْرِجَنَّ إِلَى الْحُقُولِ

مبنی بر حذف حرف علت: اگر فعل امر معتل الآخر ہو تو حرف علت کے حذف پر مبنی

ہوتا ہے۔ جیسے أُذْعْ، إِزْمْ، إِرْضْ یہ اصل میں أُذْعُوْا، إِزْمُوا، إِرْضُوا اور إِذْضِي ہیں۔

مبنی بر حذف نون اعرابی: جب فعل امر کے آخر میں الف تشنیہ، واد جمع اور یائے مخاطبہ

متصل ہو تو یہ نون اعرابی کے حذف پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے اِفْتَحَا، اِجْمَعُوا، رَقِبِي

مبنی بر فتح: اگر فعل امر کے آخر میں نون تاکید (ثقیلہ یا خفیفہ) متصل ہو تو مبنی بر فتح ہوتا

ہے۔ جیسے أُخْرِجَنَّ إِلَى الْحُقُولِ (تو ضرور کھیتوں کی طرف نکل)، أُخْرِجَنَّ

فعل مضارع کے مبنی ہونے کی حالتیں: اس کے مبنی ہونے کی صرف دو حالتیں ہیں:

۱- مبنی بر فتح

۲- مبنی بر سکون

مبنی بر فتح: جب فعل مضارع کے آخر میں نون تاکید متصل ہو تو مبنی بر فتح ہوتا ہے۔ جیسے

لَيَذْهَبَنَّ، لَيَذْهَبَنَّ، لَيَذْهَبَنَّ بشرطیکہ نون تاکید اور فعل مضارع کے حرف آخر کے درمیان لفظاً یا

تقدیراً فاصلہ نہ ہو، ورنہ معرب ہوتا ہے۔ جیسے لَيَذْهَبَانِ، لَيَذْهَبَنَّ

پہلی مثال میں الف تشنیہ اور دوسری مثال میں واد جمع مقدرہ کا فاصلہ ہے اسی لئے یہ

معرب ہیں۔

ل جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو۔

ح جس کے آخر میں حرف علت ہو۔

مبنی بر سکون: جب فعل مضارع کے آخر میں نون نِسْوَة (نون ضمیری) متصل ہو تو مبنی بر سکون ہوتا ہے۔ جیسے اَلطَّالِبَاتُ يَخْرُجْنَ اِلَى الْحُقُولِ، اَنْتَن تَخْرُجْنَ

سوالات

- ۱- فعل باضی اور فعل امر کے مبنی بر سکون ہونے کی حالتیں بتائیں۔
- ۲- فعل مضارع کب مبنی ہوتا ہے؟
- ۳- درج ذیل جملوں میں فعل مبنی و معرب الگ الگ کریں اور فعل مبنی کے مبنی ہونے کا سبب بیان کریں:

۱- لَا تُكْثِرْنَ مَعَابَةَ الصَّدِيقِ، لَا يَزُهِدَنَّكَ فِيهِ ذَنْبٌ صَغِيرٌ يُحِيطُ بِهِ
حَمِيدٌ فَعَالِهِ

- ۲- إِذَا زَارَكَ صَدِيقٌ فَالْقَهُ بِالْبَشْرِ وَبَالِغِنَ فِي إِكْرَامِهِ
 - ۳- اَلْبِنَاتُ يُنَافِسْنَ الْعِلْمَانَ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَعْمَالِ وَقَدْ يَفْقَهُهُمْ
 - ۴- إِذَا هَفَا صَدِيقُكَ فَاغْفِرَنَّ هَفْوَتَهُ
 - ۵- صَادَقْنِي فِي الطَّرِيقِ ثَلَاثَةُ غِلْمَانَ عَرَفْتَهُمْ وَعَرَفُونِي
 - ۴- درج ذیل افعال میں سے ہر ایک فعل کو مبنی بر فتح، مبنی بر سکون اور مبنی بر ضمہ بتائیں:
- اجْتَهَدَ، سَبَّحَ، أَرْجُحُ، يُنْظَفُ، اسْمَعُ، أَحْسَنَ، يَتَلَقَّفُ

فعل مضارع کا اعراب

فعل مضارع معرب ہوتا ہے بشرطیکہ نون تاکید اور نون ضمیری سے خالی ہو، اس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدلتا رہتا ہے اور اگر اس سے پہلے حروف نواصب یا حروف جوازم نہ ہوں تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے تَسَافِرُ، يَقْطَعُ، يَعُودُ

اور اگر اس پر حروف نواصب میں سے کوئی حرف آجائے تو منصوب ہو جاتا ہے۔ جیسے لَنْ تَسَافِرَ، لَنْ يَقْطَعَ، لَنْ يَعُودَ

اور اگر اس پر حروف جوازم میں سے کوئی حرف جازم آجائے تو مجزوم ہوتا ہے۔ جیسے لَمْ تَسَافِرْ، لَمْ يَقْطَعْ، لَمْ يَعُدْ

اقسام

حرف آخر کے اعتبار سے اس کی دو قسمیں ہیں: ۱- صحیح الآخر ۲- معتل الآخر

صحیح الآخر

وہ فعل مضارع ہے، جس کے آخر میں کوئی حرف علت (واو، ای، ی) نہ ہو۔ اس کی حالت رفعی پانچ صیغوں میں ضمہ سے ہوتی ہے۔ جیسے تَطِيرُ الْحَمَامَةَ، يَعُودُ الْمُسَافِرُ، أَنْزَلَ مِنَ الْقُرْسِ اور حالت نصبی فتح ظاہری سے ہوتی ہے۔ جیسے لَنْ تَطِيرَ الْحَمَامَةَ، لَنْ يَعُودَ الْمُسَافِرُ، لَنْ أَنْزَلَ مِنَ الْقُرْسِ اور حالت جزمی سکون کے ساتھ آتی ہے۔ جیسے لَمْ تَطِرْ، لَمْ يَعُدْ، لَمْ أَنْزَلْ

معتل الآخر

وہ فعل مضارع ہے، جس کے آخر میں حرف علت ہو۔ جیسے يَذْعُو، يَوْمِي، يَخْشَى۔ اس کے پانچ صیغوں (واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم، متکلم مع الغير) کی حالت رفعی ضمہ تقدیری سے ہوتی ہے۔ جیسے يَذْعُو، يَوْمِي،

يَخْشَى اور انہی پانچ صیغوں کی حالت نصی ناقص داوی اور یائی میں فتح ظاہری کے ساتھ اور ناقص الفی میں فتح تقدیری کے ساتھ آتی ہے۔ جیسے لَنْ يَدْعُوْا، لَنْ يَوْمِيَّ، لَنْ يَخْشَى اور انہی پانچ صیغوں کی حالت جزی حرف علت کے حذف کے ساتھ ہوتی ہے۔ جیسے لَمْ يَدْعُ، لَمْ يَرْمِ، لَمْ يَخْشَ

نوٹ: مضارع کے وہ سات صیغے، جن کے آخر میں الف تشنیہ، واد جمع اور یاء مخاطبہ متصل ہو تو اس کی حالت رفعی نون اعرابی کے ثبوت کے ساتھ اور حالت نصی اور جزی نون اعرابی کے حذف کے ساتھ آتی ہے، خواہ مضارع صحیح الآخر ہو یا معتل الآخر ہو جیسے:

حالت رفعی: يَخْرُجَانِ، يَخْرُجُونَ، تَخْرُجِينَ، يَدْعُوَانِ، يَدْعُونَ، تَدْعِينَ، يَخْشِيَانِ، يَخْشُونَ، تَخْشِينَ

حالت نصی: لَنْ يَخْرُجَا، لَنْ يَدْعُوا، لَنْ يَخْرُجُوا، لَنْ تَخْرُجِي، لَنْ تَدْعِي

معرب ہونے کی وجہ

فعل مضارع میں اصل تو یہ تھا کہ مبنی ہوتا کیونکہ افعال میں اصل بناء ہے۔ جیسا کہ اسماء میں اصل اعراب ہے۔ مگر مضارع کا لغوی معنی مشابہ ہونا ہے اور یہ اسم فاعل (جو معرب ہوتا ہے) کے لفظاً و معنی مشابہ ہے لہذا یہ بھی معرب ہوتا ہے۔ لفظی مشابہت تو یہ ہے کہ یہ دونوں حروف کی تعداد میں مساوی ہیں اور حرکات و سکانات میں ایک دوسرے کے موافق ہیں اور معنوی مشابہت یہ ہے کہ جیسے اسم فاعل زمانہ حال اور مستقبل میں کسی کام کے واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے اسی طرح فعل مضارع بھی زمانہ حال اور مستقبل پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے يَجْلِسُ (وہ بیٹھتا ہے یا بیٹھے گا) اور جَالِسٌ بھی زمانہ حال اور مستقبل کے معنی پر دلالت کرتا ہے اور يَجْلِسُ بروزن جَالِسٌ ہے گویا دونوں میں تعداد حروف اور حرکات و سکانات میں بھی موافقت ہے چنانچہ اس لفظی اور معنوی مشابہت کی وجہ سے یہ بھی معرب ہوتا ہے۔

فعل مضارع کی اعرابی حالتیں

فعل مضارع کی اعرابی حالتیں تین ہیں: ۱- رُفعی ۲- نَصبی ۳- جِزی

حالت رُفعی

فعل مضارع کے پانچ صیغے مرفوع ہوتے ہیں۔ جیسے اَذْهَبُ، نَذْهَبُ، تَذْهَبُ، يَذْهَبُ سات صیغوں کے آخر میں رفع کے عوض نون اعرابی ہوتا ہے۔ جیسے يَذْهَبُونَ، يَذْهَبَانِ، تَذْهَبِينَ تَذْهَبَانِ۔ دو صیغے مبنی ہوتے ہیں۔ جیسے يَذْهَبَنَّ، تَذْهَبَنَّ

KitaboSunnat.Com

حالت نَصبی

جب فعل مضارع سے پہلے حروف نواصب میں سے کوئی ایک حرف آجائے تو یہ منصوب ہوتا ہے۔ حروف نواصب چار ہیں: لَنْ، كَيْ، اِذَنْ، اَنْ یہ حروف فعل مضارع میں دو قسم کا عمل کرتے ہیں: ۱- لفظی ۲- معنوی لفظی عمل: یہ حروف پانچ مرفوع صیغوں کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے لَنْ يَذْهَبُ، لَنْ تَذْهَبُ، لَنْ اَذْهَبُ، لَنْ نَذْهَبُ

نون اعرابی کو گرا دیتے ہیں۔ جیسے لَنْ يَذْهَبَا، لَنْ يَذْهَبُوا، لَنْ تَذْهَبِي حروف علت اور نون ضمیری ان کے آنے سے نہیں گرتے۔ جیسے لَنْ يَذْهَعُو، لَنْ

يَذْهَبَنَّ

معنوی عمل: لَنْ: یہ فعل مضارع کو مستقبل منفی کے معنی میں کر دیتا ہے اور اس میں تاکید پیدا کرتا ہے۔ جیسے لَنْ نَبْرَحَ (ہم ہرگز نہیں چھوڑیں گے)، اے نفی تاکید بَلَنْ کہتے ہیں۔

كَيْ: یہ مضارع کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے اور اس سے پہلے لام تعلیل لفظاً یا تقدیراً ہوتا ہے۔ جیسے لِكِنْ لَا يَكُونُ عَلَيَّ الْمُؤْمِنِينَ حَرَجًا (تاکہ مومنوں پر کوئی گناہ نہ

(ہو) جُنْثٌ كُنِيَ تُكْرِمَنِي اصل میں لِكْنِي تُكْرِمَنِي تھا، تخفیفاً لام حذف کر دیا گیا۔
 اذُن: یہ جواب اور جزا کے لئے مضارع مستقبل پر آتا ہے یعنی اس کا مابعد ما قبل کے متعلق کسی سوال کا جواب ہوتا ہے۔ یہ ہمیشہ ابتدائے کلام میں فعل مضارع کے ساتھ متصل ہوتا ہے۔ جیسے اِذْنُ تَنْجَحَ (تب تو کامیاب ہوگا)

اُن: یہ حرف مصدری ہے، مضارع کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے يُرِيدُ اللهُ اَنْ يُخَوِّفَ عَنكُمُ۔ (اللہ تعالیٰ تم سے بوجھ ہلکا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے) اسے مصدر مؤول کہتے ہیں۔

اُن فعل مضارع کو نصب دیتا ہے، خواہ مضارع سے پہلے عبارت میں مذکور ہو یا مذکور نہ ہو، اگر عبارت میں مذکور ہو تو اسے اُن ملفوظہ کہتے ہیں۔ جیسے يَسْرُنِي اَنْ تَزُوْدَنِي (تیرا میری ملاقات کرنا مجھے خوش کرتا ہے)، اگر عبارت میں مذکور نہ ہو تو اسے فرض کر لیا جائے، اسے اُن مقدرہ کہتے ہیں۔ جیسے مَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ، اس مثال میں لِ کے بعد اُن مقدرہ ہے۔

اُن مقدرہ کے احکام

چھ ایسے حروف ہیں، جن کے بعد اُن مقدرہ ہوتا ہے اور فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔

- | | | |
|-------------------------|-------------|-------------|
| ۱۔ لام تعلیل | ۲۔ لام جحود | ۳۔ حتیٰ |
| ۴۔ او بمعنی الی یا الّا | ۵۔ فاء سببہ | ۶۔ واو معیت |
- تفصیل حسب ذیل ہے:

لام تعلیل: یہ لام اپنے ما قبل کا سبب بیان کرتا ہے، اسے لام کمی بھی کہتے ہیں۔ اس کے بعد اُن کو مقدر کرنا جائز ہے۔ جیسے جَلَسْتُ لِامْتَرِيْعٍ (میں بیٹھاتا کہ آرام حاصل کروں) اصل میں لِاَنْ اَمْتَرِيْعٍ ہے۔

لام جحود: یہ لام انکار کے لئے آتا ہے اور اس کے بعد اُن کو مقدر کرنا واجب

ہے اور اس سے پہلے کان منفی یا اس کے مشتقات کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے ما کان الصَّدِيقُ لِيَخُونَ صَدِيقَهُ (نہیں ہے دوست کہ اپنے دوست سے خیانت کرے)۔
 أَوْ: وہ، جو الٰہی یا اِلَّا کے معنی میں ہو اس کے بعد بھی اَنْ کا مقدر کرنا واجب ہے۔
 جیسے اسْتَمِعْ نَصْحَ الطَّيِّبِ أَوْ يَتِمَّ شِفَاؤُكَ (تو طیب کی نصیحت سن یہاں تک کہ تیری شفا مکمل ہو جائے)، يُعَاقِبُ الْمُجْرِمُ أَوْ يَعْتَدِرَ (مجرم کو سزا دی جائے گی مگر یہ کہ وہ معذرت کر لے)۔ پہلی مثال میں اَوْ، الٰہی کے معنی میں اور دوسری میں اِلَّا کے معنی میں ہے۔

حتیٰ: اس کے بعد اس وقت اَنْ مقدر ہوتا ہے جب یہ ”تاکہ“ یا ”یہاں تک“ کے معنی میں ہو، اس کے بعد بھی اَنْ مقدر کرنا واجب ہے۔ جیسے اَلزُّمُ الْفِرَاشَ حَتَّىٰ يَتِمَّ شِفَاؤُكَ (میں بستر کو لازم پکڑوں گا یہاں تک کہ میری شفا مکمل ہو جائے)
فاء سببیہ: اس کے بعد ان کا مقدر کرنا واجب ہوتا ہے بشرطیکہ اس کا ما قبل ما بعد کے لئے سبب ہو اور اس سے پہلے امر، نہی، استفہام، تمنی، عرض، نفی، ترجی اور تخصیض میں سے کوئی ایک آجائے جیسا کہ درج ذیل مثالوں سے واضح ہے:

۱- امر: زُرْنِي فَأُكْرِمَكَ

۲- نہی: لَا تَطْفُوا فِيهِ فَيَجْلُ عَلَيْكُمْ غَضَبِي

۳- استفہام: اَيْنَ مَدْرَسَتِكَ فَأَذْهَبَ إِلَيْهَا

۴- تمنی: يَلْبِئْتَنِي كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ

۵- عرض: اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَنُصِيبَ خَيْرًا

۶- نفی: لَمْ يَجْتَهِدْ فَيَفُوزَ

۷- ترجی: لَعَلَّكُمْ أَهْلُكُمْ الْأَسْبَابَ ۝ أَسْبَابَ السَّمَوَاتِ فَأَطَّلِعُ

۸- تخصیض: لَوْلَا أَخْرَجْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصْدَقْتَ

واو معیت: ایسی واو، جو ما قبل اور ما بعد کو ایک زمانہ میں جمع کرتی ہے، اس کے بعد بھی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

اُن کا مضمّر کرنا واجب ہے۔ بشرطیکہ امر، نہی، نفی، استفہام، تمنی اور عرض کے بعد واقع ہو۔

جیسے لَمْ يَفْعَلِ الْخَيْرَ وَيَنْدَمَ، لَا تَأْمُرْ بِالصِّدْقِ وَتَكْذِبَ وَغَيْرِهِ

نوٹ: جو اُن، عَلِمَ اور اس کے مشتقات کے بعد آئے وہ نصب نہیں دیتا کیونکہ وہ اُن

مشدودہ سے مخفف ہوتا ہے۔ جیسے عَلِمَ اَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَرْفُوعٌ اور جو اُن، ظَنَّ کے

بعد واقع ہو اس کی دو حالتیں ہیں، اگر اُنَّ مشدودہ سے مخفف ہو تو نصب نہیں دیتا۔ جیسے

ظَنَنْتُ اَنْ سَيَقُومُ اور اگر مصدریہ ہو تو نصب دیتا ہے۔ جیسے ظَنَنْتُ اَنْ تَفُوزَ

مصدر موصول کا اعراب میں محل

اُن مصدریہ، مضارع کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے اور اسے مصدر موصول کہتے ہیں

اور یہ ترکیب کلام میں فاعل، نائب الفاعل، مبتدا، خبر، مفعول بہ اور مجرور بحرف جر واقع ہوتا

ہے جیسے:

فاعل کی مثال: يَسْرُوْنِي اَنْ تَصْدُقَ، اَنْ تَصْدُقَ مصدر موصول يَسْرُوْا كَا فاعل ہے۔

نائب الفاعل کی مثال: يُخَافُ اَنْ يَنْقُصَ الثَّوَابُ، ان ينقص الثواب نائب

الفاعل ہے۔

مبتدا کی مثال: اَنْ تَفْعَلَ الْوَاجِبَ خَيْرٌ لَّكَ، ان تفعل الواجب مبتدا

ہے۔

خبر کی مثال: اَلْمُرُوْءَةُ اَنْ تَحْتَرِمَ نَفْسَكَ، ان تحترم نفسك مبتدا کی

خبر ہے۔

مفعول بہ کی مثال: طَلَبَ التَّلْمِيْذُ اَنْ يَنْجَحَ، ان ينجح، طلب کا مفعول بہ

ہے۔

مجرور بحرف جر کی مثال: رَغِبْتُ فِيْ اَنْ اُسَافِرَ، ان اُسافر، في کا مجرور ہے۔

سوالات

- ۱- مضارع کے معرب ہونے کی کیا وجہ ہے؟
- ۲- مضارع معتل الآخر کی حالت رفعی، نصی اور جزمی کیسے ہوتی ہے؟
- ۳- حروف نواصب کتنے ہیں اور کس کس حرف کے بعد ان کو مقدر کرنا جائز یا واجب ہے؟
- ۴- مصدر مؤول اور اس کا اعراب بتائیں۔
- ۵- درج ذیل قرآن پاک کی آیات طیبات میں معرب اور مبنی افعال پہچانیں اور ان کے معرب اور مبنی ہونے کی وجہ بتائیں:

وَ اذْکُرْ فِی الْکِتَابِ اِبْرٰهٖمَ ؑ اِنَّهٗ کَانَ صِدِّیقًا نَّبِیًّا ۝ اِذْ قَالَ
لَا یٰہُوَ یٰ اَبَتَیْ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُعْیٰی عِنْدَکَ
شَیْئًا ۝ یٰ اَبَتَیْ اِنِّیْ قَدْ جِآءَنِیْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ یٰتِکَ فَاتَّبِعْنِیْ
اَهْدِکَ صِرَاطًا سَوِیًّا ۝ یٰ اَبَتَیْ لَا تَعْبُدِ الشَّیْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ
کَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِیًّا ۝ یٰ اَبَتَیْ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یَّسَّکَ عَذَابٌ مِّنَ
الرَّحْمٰنِ فَتَکُوْنَ لِلشَّیْطٰنِ وَلِیًّا ۝ قَالَ اَرَاعِبْ اَنْتَ عَنِ الْهَقِیْ
یٰ اِبْرٰهٖمُ ؑ لَیْن لَّمْ تَنْتَهِ لَا رَجٰوَتَکَ وَ اَهْجُرْنِیْ مَلِیًّا ۝ قَالَ سَلِّمْ
عَلَیْکَ ؑ سَاَسْتَغْفِرُ لَکَ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ کَانَ فِیْ حَفِیِّیْ ۝ وَ اَعْتَزِلْکُمْ وَ
مَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ اَدْعُوْا رَبِّیْ ؕ عَسٰی اَلَّا اَکُوْنَ بِدُعَآءِ
رَبِّیْ سَاقِیًّا ۝ ۱

مضارع کی حالت جزی

فعل مضارع سے پہلے کبھی ایسے کلمات بھی آتے ہیں جو اسے جزم دیتے ہیں انہیں کلمات جازمہ کہتے ہیں۔ جب یہ مضارع سے پہلے آجائیں تو اس میں دو طرح کا عمل کیا کرتے ہیں: ایک لفظی اور دوسرا معنوی۔

یہ کلمات جازمہ مضارع کے پانچ مرفوع صیغوں کو جزم دیتے ہیں۔ جیسے لَمْ يَذْهَبْ، لَمْ تَذْهَبْ، لَمْ أَذْهَبْ، لَمْ نَذْهَبْ اگر ان پانچ صیغوں کے آخر میں کوئی حرف علت آجائے تو اسے گرا دیتے ہیں۔ جیسے لَمْ يَدْعُ، لَمْ يَرْمِ، لَمْ يَخْشَ اصل میں يَدْعُو، يَرْمِي اور يَخْشَى تھے۔

نون اعرابی گرا دیتے ہیں۔ جیسے لَمْ يَذْهَبَا، لَمْ يَذْهَبُوا، لَمْ تَذْهَبِي نون ضمیری میں کچھ عمل نہیں کرتے۔ جیسے لَمْ يَذْهَبْنَ، لَمْ تَذْهَبْنَ

اقسام

کلمات جازمہ کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ جو ایک فعل کو جزم دیتے ہیں۔
۲۔ جو دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں۔

کلمات جازمہ جو ایک فعل کو جزم دیتے ہیں:

یہ پانچ ہیں: لَمْ، لَمَّا، لَامِ امْرٍ، لَانْهِي، ادْرَابِ طَلَبِ

لَمْ: یہ حرف فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے لَمْ يَلِدْ (اس نے کسی کو نہیں جنا) وَلَمْ يُولَدْ (اسے نہیں جنا گیا) اسے نفی جحد بلَمْ کہتے ہیں۔

لَمَّا: یہ بھی لَمْ کی طرح مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے لیکن اس کی نفی گفتگو کے زمانہ تک تمام زمانہ ماضی کو شامل ہوتی ہے۔ جیسے لَمَّا يَذْهَبْ (وہ ابھی تک نہیں گیا) لَامِ امْرٍ: یہ مضارع میں طلب کے معنی پیدا کرتا ہے اور اسے امر کے معنی میں کر دیتا

ہے۔ جیسے لِيَذْهَبَ (چاہئے کہ وہ جائے)

یہ مکسور ہوتا ہے، اگر اس سے پہلے و، ف یا ثم آجائے تو یہ ساکن ہو جاتا ہے۔ جیسے
فَلْيَصْحُقْهُوا قَلِيلًا وَيُؤْتُوا كَثِيرًا (چاہئے کہ وہ تھوڑا ہنسیں اور چاہئے کہ وہ زیادہ
روئیں)

لاء نہی: مضارع کو نبی کے معنی میں کر دیتا ہے اور زمانہ مستقبل میں کام کرنے سے
روکنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ (تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا) لَا
تَلْعَبُ وَقْتَ الْمُدَاكِرَةِ

ادوات طلب: اس سے مراد امر، نبی اور استفہام ہیں۔ جب فعل مضارع مذکورہ
ادوات میں سے کسی کے جواب میں آجائے اور اس سے پہلے ”ف“ نہ ہو تو مجزوم ہوتا
ہے۔ جیسے قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ، نبی کی مثال: لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ
تَدْخُلِ الْجَنَّةَ، استفہام کی مثال: هَلْ تَأْتِينِي أَحَدٌ نَكْمُ
مذکورہ بالا مثالوں میں اتل، تَدْخُلُ، أَحَدٌ نَكْمُ امر، نبی اور استفہام کے
جواب میں واقع ہونے کی وجہ سے مجزوم ہیں۔

جو دو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں:

وہ ادوات جازمہ، جو دو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں، بارہ ہیں:

- ۱۔ اِنْ ۲۔ اِذْمَا ۳۔ اَيْنَ ۴۔ مَنْ ۵۔ مَا ۶۔ اَيُّ
- ۷۔ مَهْمَا ۸۔ مَتَى ۹۔ اَيَّانَ ۱۰۔ حَيْثُمَا ۱۱۔ اِنِّي ۱۲۔ كَيْفَمَا

ان میں شرط کا معنی پایا جاتا ہے، یہ فعل مضارع کے دو صیغوں پر داخل ہوتے ہیں
اور دونوں کے آخر کو جزم دیتے ہیں۔ پہلے فعل کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ اِنْ اور
اِذْمَا دونوں حرف ہیں، باقی تمام اسماء ہیں۔ ان کی تفصیل اسمائے مبدیہ میں گزر چکی ہے۔
۱۔ اِنْ يَشَاءُ يَذْهَبْ (اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے گا)

۲- إِذْمَا تَفْعَلُ شَرًّا تَنْدَمُ (اگر توبرائی کرے گا تو شرمندہ ہوگا)

۳- مَهْمَا تَنْفِقُ فِي الْخَيْرِ يُخْلِفُهُ اللَّهُ (جو تو نیکی میں خرچ کرے گا اللہ اس کے قائم مقام دے گا)

۴- أَيْنَ تَذْهَبُ أَذْهَبَ (جہاں تو جائے گا میں جاؤں گا)، أَيْنَ مَا تَكُونُوا يُدْرِكُكُمُ الْمَوْتُ ۗ

۵- مَنْ يُفْرِطْ فِي الْأَكْلِ يَنْتَحِمَ (جو کھانے میں زیادتی کرے گا اس کا معدہ خراب ہوگا)

۶- مَا تُتْلَفُ تَدْفَعُ ثَمَنَهُ (جو تو ضائع کرے گا اس کی قیمت دے گا)

۷- أَيُّ بُسْتَانٍ تَدْخُلُ تَفْرَحُ (جس باغ میں تو داخل ہوگا خوش ہوگا)

۸- مَتَى تُسَافِرُ أُسَافِرُ ۙ ۹- أَيَّانَ تَذْهَبُ أَذْهَبُ

۱۰- حَيْثُمَا تَقْعُدُ أَقْعُدُ ۙ ۱۱- أَنَّى جَعْتَهُدْ تَفْرُ

۱۲- كَيْفَمَا تَكُنْ أَكُنْ

شرط اور جزا کے احکام

۱- جب شرط اور جزا دونوں ماضی ہوں، تو ان کی جزم تقدیری ہوگی کیونکہ فعل ماضی مبنی ہوتا ہے۔ جیسے **مَنْ أَحْسَنَ إِلَيَّ أَحْسَنْتُ إِلَيْهِ** (جو میرے ساتھ احسان کرے گا میں بھی اس کے ساتھ احسان کروں گا)

۲- جب شرط اور جزا دونوں مضارع ہوں تو ان کے آخر کو جزم دینا واجب ہے۔ جیسے **مَنْ يَكْفُرْ كَلَامُهُ يَكْفُرُ مَلَامُهُ** (جس کی کلام زیادہ ہوگی اس کی ملامت زیادہ ہوگی)

۳- اگر شرط مضارع اور جزا ماضی ہو تو شرط کو جزم دینا واجب ہوتا ہے۔ جیسے **إِنْ تُكْرِمُنِي أَكْرَمْتُكَ** (اگر تو میری عزت کرے گا تو میں تیری عزت کروں گا)

۴- اگر شرط ماضی اور جزا مضارع ہو تو مضارع کو رفع اور جزم دونوں جائز ہیں۔ جیسے **إِنْ جِئْتَنِي أَكْرَمْتُكَ** یا **أَكْرَمْتُكَ**

۵- اگر فعل شرط پر ویاف کے ساتھ دوسرا فعل مضارع معطوف ہو تو اس پر نصب اور جزم دونوں جائز ہیں۔ جیسے **إِنْ تَحْلِفُ وَتَكْذِبُ تَأْتِمُ** (اگر تو قسم اٹھائے گا اور جھوٹ بولے گا تو گنہگار ہوگا)، **مَنْ يَعْمَلْ فَيَتَّقِنْ يَرْبِحْ** (جو عمل کرے گا پس اسے پختہ کرے گا، نفع پائے گا)

ان مثالوں میں تکذیب اور يتقن فعل شرط پر معطوف ہیں ان کو نصب اس لئے جائز ہے کہ واو معیت اور ف سیبہ کے بعد ہیں، جن کے بعد ان مقدر ہوتا ہے جو فعل مضارع کو نصب دیتا ہے اور جزم اس وجہ سے کہ ان کا فعل شرط پر (جو مجزوم ہے) عطف ہے۔

۶- اگر جواب شرط پر ویاف کے ساتھ دوسرے فعل مضارع کا عطف ہو تو اسے نصب، جزم اور رفع تینوں اعراب دینے جائز ہیں۔ جیسے **مَنْ يَأْكُلْ كَثِيرًا يَمْرَضُ وَ يَتَّخِمُ** (جو زیادہ کھائے گا مریض ہوگا اور اس کا معدہ خراب ہوگا)

مَنْ يُكْرِ إِلَى عَمَلِهِ يَغْنَفُ فَيَسْعُدُ، فَيَسْعَدُ، فَيَسْعَدُ (جو اپنے کام کی طرف پہل کرے گا وہ غنی ہوگا پس وہ سعادت مند ہوگا)

نصب اور جزم کی وجہ اوپر مذکور ہوئی اور رفع دینے کی وجہ یہ ہے کہ یہ جملہ مستاتفہ ہے اور تمام عوامل سے خالی ہے۔

جواب شرط پرف کا حکم

جب جواب شرط، شرط نہ بن سکے تو اس پرف کا لانا واجب ہے، جواب شرط جملہ اسمیہ ہو یا جملہ فعلیہ اور اس کا فعل طلبی ہو یا جامد یا منفی بلن یا بما ہو یا اس سے پہلے قد، سین یا سوف ہو تو ف کا لانا واجب ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

۱- جب جواب شرط جملہ اسمیہ ہو۔ جیسے مَنْ سَعَى فِي الْخَيْرِ فَسَعِيُهُ مَشْكُورٌ
۲- جب جواب شرط فعل طلبی یعنی امر یا نہی وغیرہ ہو۔ جیسے إِنْ تَعْمَلْ عَمَلًا فَلَا تَعْمَلْ شَرًّا، إِنْ جَاءَكَ أَحَدٌ فَأَكْرِمَهُ

۳- جواب شرط فعل جامد ہو۔ جیسے مَنْ أَفْشَى سِرَّ الصَّدِيقِ فَلَيْسَ بِأَمِينٍ
۴- فعل مضارع سے پہلے حرف نفی لَنْ یا مَا آجائے۔ جیسے إِنْ تَكْسَلْ فَلَنْ تَنْجَحَ، إِنْ تَجْتَهِدْ فَمَا أَقْصِرُ فِي مُكَافَاةِكَ

۵- جواب شرط سے پہلے قد، سین یا سوف آجائے۔ جیسے إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلِهِ، مَنْ يُجْتَهِدْ فَسَيَنْجَحُ، مَنْ ظَلَمَ النَّاسَ فَسَوْفَ يَنْدَمُ

۶- جب فعل ماضی بغیر قَدْ کے جواب شرط بنے تو اس پرف کا لانا جائز نہیں۔ جیسے إِنْ جِئْتَنِي أَكْرَمْتُكَ

۷- جب جواب شرط فعل مضارع مثبت ہو یا منفی بلا ہو تو اس پرف کا لانا یا نہ لانا دونوں جائز ہیں۔ جیسے وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمِ اللَّهُ مِنْهُ، مَنْ ضَيَّعَ وَقْتًا فَلَا يَنْجَحُ

۸- اگر جواب شرط مضارع بِلَمْ ہو تو ف لگانا جائز نہیں۔ جیسے مَنْ يَكْسُلُ لَمْ يَنْجَحْ

شرط اور جزا کا حذف

جب قرینہ پایا جائے تو شرط یا جزا کو حذف کر دیا جاتا ہے اور حذف کی یہ صورتیں

ہیں:

شرط کا حذف: جب اِنْ شرطیہ کا لَا نافیہ میں ادغام کر دیا جائے تو اس کے بعد فعل شرط کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے تَجَنَّبَ الْخِصَامَ وَالْأَيُّنُوكَ شَرُوءُ (تو جھگڑے سے بچاؤ نہ اس کا شرط تھے پالے گا) یہ اصل میں اِنْ لَا تَتَجَنَّبَ يَنْلُوكَ شَرُوءُ ہے، وَالْأَيُّوكَ کے بعد وہی فعل شرط حذف سمجھا جاتا ہے جس پر وَالْأَيُّوكَ کا ماقبل دلالت کرتا ہے۔

جزا کا حذف: درج ذیل صورتوں میں جزا کا حذف کرنا واجب ہے:

۱- جب فعل شرط ماضی ہو اور اس سے پہلے ایسا جملہ آجائے جس کو جواب شرط بنانا ممکن ہو۔ جیسے سَتَنْتَدِمُ اِنْ ظَلَمْتَ اِسْ مِثَالِ مِیْن اِنْ ظَلَمْتَ کے بعد فَسَتَنْتَدِمُ جزا محذوف ہے۔

۲- جب فعل شرط ایسے جملہ کے درمیان واقع ہو، جو جزا بن سکتا ہو تو جزا و جواباً حذف ہو جاتی ہے۔ جیسے اَنْتَ اِنْ قُلْتَ الْحَقَّ شُجَاعٌ اِسْ مِثَالِ مِیْن اِنْ قُلْتَ الْحَقَّ شرط ہے جو مبتدا اور خبر کے درمیان آئی ہے لہذا اس کی جزا فَاَنْتَ شُجَاعٌ محذوف ہے۔

سوالات

- ۱- وہ ادوات جازمہ بتائیں جو ایک فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔
- ۲- ادوات طلب سے کیا مراد ہے، ان کے بعد مضارع کو جزم دینے کی کیا وجہ ہے؟
- ۳- لام امر، لام تعلیل اور لام جھود میں کیا فرق ہے؟
- ۴- جواب شرط پر ف کب اور کیوں آتی ہے؟
- ۵- آنے والے جملوں میں شرط اور جزا کو پہچانیں اور جزا پر ف کے داخل ہونے کا سبب بتائیں:

۱- اِنْ يُّرْوَمُوا مَرَامًا فَيَقْبِ بِأَنَّهُمْ أَوْلُو عَزْمٍ وَ هِمَّةٍ

۲- وَإِنْ نَهَضُوا الْيَوْمَ فَقَدْ كَانُوا أَوَّلَ النَّاهِضِينَ

۳- وَإِنْ سَابَقُوا فِي الصَّنَاعَاتِ فَلَنْ تَبْعَدَ عَنْهُمْ غَايَةٌ

۴- فَإِنْ نَافَسُوا غَيْرَهُمْ مِنَ الْأُمَمِ فِي عِلْمٍ فَمَا تَقْصِرُ عَنْ ذَلِكَ فِطْنُهُمْ

۵- اِنْ ظَلَمْتَ فَسَوْفَ تُحَاسَبُ

- ۶- درج ذیل جملوں میں مضارع کی اعرابی حالتیں بتائیں اور ترکیب کریں:

۱- أَنْتُمْ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ

۲- لَمْ يَسْتَغِلِ الْعَامِلَانِ حَتَّى يَسْتَرِيحَا

۳- لَمْ نَرِ لُصُوصًا وَ هُمْ يَسْتَرِقُونَ

۴- لَمْ يَسْقِ الْفَلَاخُونَ وَ لَمْ يَحْرُثُوهُ

۵- أَنْتِ يَا فَاطِمَةُ تَكْتَبِينَ

- ۷- جب فعل مضارع جزاء پر دوسرا فعل مضارع معطوف ہو تو اس میں اعراب کی کتنی

وجہیں جائز ہیں؟

افعال مدح و ذم کا بیان

تعریف

وہ افعال، جو کسی کی تعریف یا مذمت کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں، پانچ ہیں: نِعْمَ، حَبْدًا، بِنَسْ، سَاءَ، لَا حَبْدًا ان کو افعال مدح و ذم کہتے ہیں۔ پہلے دو فعل مدح اور تعریف کے لئے آتے ہیں اور باقی تینوں بجز اور مذمت کے لئے آتے ہیں، جس کی تعریف یا مذمت بیان کی جاتی ہے، اسے مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں۔ جیسے نِعْمَ الْقَائِدُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ (اچھا قائد خالد بن ولید ہے) بِنَسْ الْجَلِيسُ النَّمَامُ (چغلیخو برا ہمنشین ہے) ان مثالوں میں خالد بن الولید مخصوص بالمدح اور النَّمَامُ مخصوص بالذم ہے۔

مذکورہ افعال میں سے نِعْمَ، بِنَسْ، سَاءَ کے فاعل کی چار حالتیں ہیں:

- ۱- معرف باللام ۲- معرف باللام کی طرف مضاف ۳- مَا بِمَعْنَى شَيْ ۴- ضمیر پوشیدہ

معرف باللام: جیسے نِعْمَ الْقَائِدُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، بِنَسْ الْجَلِيسُ النَّمَامُ

معرف باللام کی طرف مضاف: جیسے نِعْمَ جَلِيسُ الْمَرْءِ الْكِثَابُ ،

بِنَسْ رَفِيقُ الرَّجُلِ الْكِذَابُ

مَا بِمَعْنَى شَيْ: موصوف اپنی مابعد صفت سے مل کر فاعل بنتا ہے۔ جیسے نِعْمَ مَا تُنْفِقُهُ فِي الْخَيْرِ الْمَالُ الْحَلَالُ، بِنَسْ مَا تَتَّصِفُ بِهِ الْكَسَلُ (سستی بہت بری چیز ہے جس کے ساتھ تو متصف ہے) ان مثالوں میں مَا شَيْ کے معنی میں موصوف اور تنفقہ فی الخیر اور تتصف بہ صفت ہیں، موصوف صفت مل کر فاعل اور المال الحلال اور الكسل مخصوص بالمدح والذم ہیں۔

ضمیر پوشیدہ: ان افعال میں ایک پوشیدہ ضمیر ہوتی ہے جو میز ہوتی ہے اور ایک اسم نکرہ اس کی تمیز ہوتا ہے، جو منصوب ہوتا ہے۔ جیسے نِعْمَ وَطْنَا الْبَاكِسْتَانُ (پاکستان)

بہترین وطن ہے)، بِنَسْ رَفِیقَانَ الْجَاهِلُ (جاہل برادوست ہے) نِعَمَ اور بِنَسْ میں هُوَ ضمیر فاعل ممیز ہے؛ وطن اور رفیقاً تمیز ہیں۔
نوٹ: یہی حال سَاءَ کا ہے۔

نِعَمَ اور بِنَسْ فعل جامد ہیں، اصل میں نِعَمَ اور بِنَسْ تھے، تخفیفاً کسرہ کو حذف کر دیا گیا ہے۔

حَبَّدًا اور لَا حَبَّدًا: حَبَّدًا فعل مدح اور لَا حَبَّدًا فعل ذم ہے، ذَا اسم اشارہ، ان کا فاعل ہے اور ان کے بعد بھی ایک اسم مرفوع ہوتا ہے جس کی تعریف یا مذمت مقصود ہوتی ہے۔ جیسے حَبَّدًا جَوْ بَاكُسْتَانَ، لَا حَبَّدًا النَّمَامُ

نوٹ: جب قرینہ پایا جائے تو مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم کو حذف کرنا بھی جائز ہے۔ جیسے نِعَمَ الْعَبْدُ اصل میں نِعَمَ الْعَبْدُ أَيُّوبُ ہے، مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ واحد، تشبیہ، جمع، مذکر اور مؤنث ہونے میں فاعل کے مطابق ہوں۔ جیسے نِعَمَ الرَّجُلُ الْمُجْتَهِدُ، نِعَمَ الرَّجُلَانِ الْمُجْتَهِدَانِ وغیرہ، البتہ حَبَّدًا اور لَا حَبَّدًا کا فاعل ایک ہی حالت پر رہتا ہے اور ان کے مخصوص کا فاعل کے مطابق ہونا شرط نہیں۔

ترکیب

افعال مدح و ذم کی ترکیب کئی طرح سے ہو سکتی ہے:

- ۱- مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم مبتدا محذوف کی خبر ہوتے ہیں جو ایک ضمیر مرفوع منفصل ہوتی ہے۔ جیسے نِعَمَ الْقَائِدُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ اصل میں هُوَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ہے، فعل اور فاعل الگ جملہ ہوتا ہے۔
- ۲- مخصوص بالمدح یا بالذم مبتدا مؤخر اور ماقبل جملہ خبر ہوتا ہے۔
- ۳- کبھی مخصوص بالمدح یا بالذم فعل سے مقدم آجاتا ہے اور اس وقت وہ مبتدا ہی بنتا ہے اور مابعد جملہ خبر ہوتا ہے جیسے أَلْبَاكُسْتَانُ نِعَمَ وَطْنَا۔

سوالات

- ۱- نِعَمَ کے فاعل کی کتنی صورتیں ہیں؟
- ۲- مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم سے کیا مراد ہے؟
- ۳- درج ذیل فقرات میں سے فاعل، مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم الگ الگ کریں:
 - ۱- نِعَمْتُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ
 - ۲- كَانَ أَبُو بَكْرٍ رَقِيقَ الْقَلْبِ فَنِعِمَ الْخَلِيفَةُ
 - ۳- نِعَمَ مَا تَجْتَهَدُ لَهُ الْعِلْمُ ۳- لَا حَبْدًا يَوْمَ لَا تَعْمَلُ فِيهِ خَيْرًا
 - ۵- الْإِسْرَافُ بَشَسٌ مَا يَتَّصِفُ بِهِ الْمَرْءُ
 - ۶- نِعَمَ مَسْأَلَةٌ كُتِبَ الْآدَبُ (تسلی کے لئے ادب کی کتابیں اچھی ہیں)
 - ۷- سَاءَ رَجُلًا مَنْ يَعْتَمِدُ عَلَى سِوَاهُ
- ۴- اس حکایت کا ترجمہ اور ترکیب کریں:

أَرَادَتْ زَوْجَةَ رَجُلٍ بِخَيْلِ السَّمَكِ وَأُخْبِرَتْ بِذَلِكَ زَوْجَهَا فَقَالَ الرَّجُلُ لَهَا: بَشَسَ الْغِدَاءُ السَّمَكُ فَإِنَّ سَيْنَهُ سَمٌّ وَ مِيمَهُ مَرَضٌ وَ كَافَهُ كُرْبَةٌ فَرَهْنَتْ شَنْفَهَا وَ هُوَ لَا يَشْعُرُ وَ اشْتَرَتْ بِالشَّيْءِ مِنْهُ وَ بَيْنَمَا هِيَ جَالِسَةٌ عَلَى الْمَائِدَةِ إِذْ أَقْبَلَ زَوْجَهَا فَلَمَّا رَأَاهَا أَكَلَةً قَالَ لَهَا: مَا تَأْكُلِينَ يَا حَبِيبَتِي فَقَالَتْ: سَمَكٌ أَرْسَلْتُهُ إِلَيَّ جَارَتِي فَلَانَهُ فَقَالَ لَهَا: هَلْمِي بِشَيْءٍ مِنْهُ إِلَيَّ فَإِنَّهُ نِعَمَ الْغِدَاءِ السَّمَكُ وَ حَبْدًا السَّمَكُ مِنْ غِدَاءٍ لِأَنَّ سَيْنَهُ سَمَّنٌ وَ مِيمَهُ مَيْمَنَةٌ وَ كَافَهُ كِفَايَةٌ فَقَالَتْ لَهُ: بَشَسَ مُعْرِفَ السَّمَكِ أَنْتَ يَا رَجُلًا إِذْ كُنْتَ تَذُمَّهُ أَمْسَ فَكَيْفَ تَمْدَحُ الْيَوْمَ فَقَالَ لَهَا نِعَمَ مُعْرِفَ السَّمَكِ أَنَا لِأَنِّي صَيَّرْتُهُ نَوْعَيْنِ نَوْعٌ يُشْتَرَى بِالذِّينَارِ وَ هُوَ نَوْعٌ قَبِيحٌ وَ نَوْعٌ يُهْدِيهِ الْجَارُ إِلَى الْجَارِ وَ هُوَ نَوْعٌ مَلِيحٌ فَحَجَلْتُ زَوْجَتَهُ مِنْ خِطَابِهِ وَ تَعَجَّبْتُ مِنْ سُرْعَةِ جَوَابِهِ

افعال تعجب کا بیان

تعریف

تعجب کا لغوی معنی ہے حیران ہونا اور اصطلاح میں افعال تعجب سے مراد وہ افعال ہیں، جو اظہار تعجب کے لئے آتے ہیں اور یہ دو صیغے ہیں: ۱- مَا أَفْعَلَهُ ۲- أَفْعِلْ بِهِ جس چیز پر تعجب ہو، اسے متعجب منہ کہتے ہیں۔ جیسے مَا أَحْسَنَ الصِّدْقِ (سچ کتنا اچھا ہے) أَحْسِنَ بِالصِّدْقِ (صدق کتنا اچھا ہے) ان مثالوں میں الصِّدْقِ متعجب منہ ہے۔ یہ دونوں فعل جامد ہیں اور ہمیشہ مفرد استعمال ہوتے ہیں۔

متعجب منہ کے احکام

۱- متعجب منہ مَا أَفْعَلَ کے بعد ہمیشہ منصوب اور أَفْعِلْ کے بعد ب زائدہ کے ساتھ مجرور ہوتا ہے۔

۲- یہ ہمیشہ معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے۔ جیسے مَا أَعْدَلَ الْقَاضِي، مَا أَسْعَدَ رَجُلًا يَخَافُ اللَّهَ پہلی مثال میں القاضی معرفہ اور دوسری مثال میں رجلا، يخاف الله کی صفت سے نکرہ مخصوصہ ہے۔

۳- یہ فعل تعجب سے مقدم نہیں ہوتا۔

۴- فعل تعجب اور متعجب منہ کے درمیان کسی اجنبی چیز کا فاصلہ جائز نہیں۔

۵- جب قرینہ پایا جائے تو متعجب منہ کا حذف بھی جائز ہے۔ جیسے مَا كَانَ أَصْبَرَ

اصل میں مَا كَانَ أَصْبَرَ هَا هِيَ، أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصُرْ اصل میں أَبْصُرْ بِهِمْ ہے۔

۶- زمانہ ماضی میں تعجب کا اظہار کرنا ہو تو مَا اور أَفْعَلَ کے درمیان كَانَ

اور مستقبل کے لئے يَكُونُ کا اضافہ کر دیتے ہیں جیسے مَا كَانَ أَحْسَنَ الصِّدْقِ

(سچ کتنا حسین تھا) مَا يَكُونُ أَطْيَبَ الرِّيحِ (ہوا کتنی عمدہ ہوگی)

فعل تعجب بنانے کی شرائط

۱- جس فعل میں درج ذیل شرائط پائی جائیں اس سے فعل تعجب کے صیغے بغیر کسی واسطے کے مَا أَفْعَلَهُ اور أَفْعِلْ بہ کے وزن پر بنائے جاسکتے ہیں۔

۲- وہ فعل ثلاثی ہو، تام ہو، متصرف ہو، مثبت اور معروف ہو، اس کا معنی فرق کو قبول کرتا ہو، اس سے صفت مشبہ کا صیغہ أَفْعَلُ کے وزن پر نہ آتا ہو۔ جیسے عَدَلَ سے مَا أَعْدَلَهُ وَاَعْدِلْ بہ اور حَسَنَ سے مَا أَحْسَنَهُ وَاَحْسِنْ بہ

۳- جس فعل میں مذکورہ شرائط نہ پائی جائیں اس سے تعجب کے لئے مَا أَشَدُّ یا اس جیسے دوسرے الفاظ کے بعد مصدر صریح یا مصدر مؤول منصوب ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسے مَا أَشَدُّ إِكْرَامًا اور أَشَدُّ بِإِكْرَامِهِ یا اس جیسے الفاظ کے بعد مصدر صریح یا مصدر مؤول ب زائدہ کے ساتھ مجرور ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسے أَعْظَمُ بِحُمْرِهِ

۴- اگر فعل مجہول یا منفی ہو تو مَا أَشَدُّ یا اس جیسے الفاظ کے بعد یا أَشَدُّ بِهِ اور اس جیسے الفاظ کے بعد مصدر مؤول ذکر کرنا واجب ہے۔ جیسے مَا أَقْبَحُ أَنْ يُخَالَفَ أَبُوهُ، مَا أَضْرَّ أَنْ لَا يَصْدُقَ التَّاجِرُ (تاجر کا بچہ نہ بولنا کتنا نقصان دہ ہے) أَقْبَحُ بِأَنْ يُخَالَفَ

۵- فعل جامد اور وہ فعل، جن کا معنی فرق کو قبول نہ کرے اس سے فعل تعجب نہیں بنتا۔ جیسے عَسَى، مَات

ترکیب

۱- مَا أَحْسَنَ الصِّدْقَ ، مَا بِمَعْنَى شَيْءٍ مُبْتَدَأٍ، أَحْسَنَ فِعْلٌ مَاضٍ هُوَ ضَمِيرٌ مُسْتَرْتَفِعٌ فاعِلُ الصِّدْقِ مفعول یہ ہے۔

۲- أَحْسِنِ بِالصِّدْقِ، أَحْسِنُ صِيغَةُ امرِ بِمَعْنَى مَاضٍ، ب زائدہ الصِّدْقِ لفظًا مجرور، محلًا مرفوع فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ

۳- مَا أَشَدُّ إِكْرَامًا، مَا بِمَعْنَى شَيْءٍ مُبْتَدَأٍ، أَشَدُّ فِعْلٌ مَاضٍ هُوَ ضَمِيرٌ

مستتر فاعل، اِكْرَامًا مفعول بہ اَشْدُّ فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مبتدا کی خبر

۴- اَشْدُّدُ بِاِكْرَامِهِ، اَشْدُّدُ صیغہ امر بمعنی ماضی، ب زائدہ اِكْرَامَ مضاف

ہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر لفظاً مجرور، محلاً مرفوع، فاعل۔

سوالات

۱- فعل تعجب کے کتنے صیغے ہیں؟

۲- متعجب منہ کی شرطیں کیا ہیں؟

۳- درج ذیل افعال سے فعل تعجب بنائیں:

۱- جَمَلٌ ۲- صَارَ ۳- يَنْفَعُ ۴- صَلَعَ

۵- سَرِعَ ۶- خُضِرَ ۷- تَبَسَّمَ

۴- ان جملوں کا ترجمہ اور ترکیب نحوی کریں:

۱- مَا اَشْدُّ اَنْ يُّصْبِرَ الْجَمَلُ ۲- اَعْدِبْ بِمَاءِ النَّيْلِ

۳- اَقْبَحُ بَانَ يُعَاقِبُ الْبَرِيءُ

اسمائے عاملہ مشبہ بالفعل کا بیان

مشبہ بالفعل وہ اسماء ہیں، جو اپنے فعل کی مانند رفع اور نصب کا عمل کرتے ہیں۔ یعنی اگر فعل لازم سے مشتق ہوں تو فاعل کو رفع دیتے ہیں اور اگر فعل متعدی سے مشتق ہوں تو فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتے ہیں۔ یہ پانچ اسماء ہیں:

۱- مصدر ۲- اسم فاعل ۳- اسم مفعول ۴- صفت مشبہ ۵- اسم تفضیل
تفصیل حسب ذیل ہے:

۱- مصدر

وہ اسم ہے، جس سے افعال اور اسماء مشتق ہوتے ہیں، یہ معنی مصدری پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے نَصَرَ (مدد کرنا) حَفِظَ (یاد کرنا) عمل اور شرائط

مصدر اپنے فعل کی مانند عمل کرتا ہے، اگر فعل لازم کا مصدر ہو تو صرف فاعل کو رفع دیتا ہے اور اگر فعل متعدی کا مصدر ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتا ہے۔ بشرطیکہ مفعول مطلق نہ ہو۔ جیسے عَجِبْتُ مِنْ قِيَامِ زَيْدٍ ”قیام مصدر مضاف، زید“ مضاف الیہ لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع فاعل ہے۔

اس کے عمل کی دو شرطیں ہیں: ۱- فعل کے قائم مقام ہو

۲- اس کی جگہ اَنْ اور فعل یا مَا اور فعل رکھنا جائز ہو۔

فعل کے قائم مقام: یعنی فعل کو حذف کر کے مصدر اس کے قائم مقام رکھ دیا جائے۔ جیسے تَرَكْنَا الْاَهْمَالَ، اِطْعَمْنَا الْفُقَرَاءَ ان مثالوں میں تَرَكْنَا اور اِطْعَمْنَا مصدر ہیں جنہوں نے الْاَهْمَالَ اور الْفُقَرَاءَ کو نصب دی ہے، یہ اَتْرَكَ اور اَطْعَمَ کے قائم مقام ہیں۔

مصدر کی جگہ اَنْ اور فعل یا مَا اور فعل رکھنا: یعنی مصدر کی جگہ اس سے فعل مشتق

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

کر کے اس سے پہلے اَنْ یا مَا لگا کر رکھنا جائز ہو۔ جیسے اَعْجَبْنِي قِيَامٌ زَيْدٌ
 ”قیام“، مصدر مضاف ”زید“ مضاف الیہ فاعل لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع ہے، اس کی
 جگہ اَنْ يَقُومَ یا مَا يَقُومُ رکھنا جائز ہے۔

مصدر عامل کی حالتیں

مصدر عامل کی تین حالتیں ہوتی ہیں: ۱- معرف باللام ۲- مضاف ۳- منون
 معرف باللام کی مثال: جیسے عَمَّكَ حَسَنُ التَّهْذِيبِ اَبْنَاءُ هُ (تیرے بچے کا
 اپنے بچوں کو مہذب بنانا اچھا ہے) التہذیب معرف باللام نے ”ابناء ہ“ کو نصب
 دی ہے۔

مضاف کی مثال: جیسے يَسْرُنِي شُكْرُكَ الْمُنْعِمِ (تیرا منعم کا شکر کرنا مجھے خوش
 کرتا ہے) اس میں شکر مصدر مضاف ک مضاف الیہ فاعل المنعم مفعول بہ
 ہے۔

منون کی مثال (مصدر نہ مضاف ہو نہ معرف باللام): جیسے وَاجِبٌ عَلَيْنَا
 تَشْجِيعُ كُلِّ مُجْتَهِدٍ (ہر کوشش کرنے والے کو دلیری دینا ہم پر واجب ہے)
 تشجیع مصدر منون کل مجتہد اس کا مفعول ہے۔

نوٹ: مصدر عموماً اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔ اگر فاعل
 کی طرف مضاف ہو تو مفعول منصوب ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسے حِفْظُكَ الدَّرْسِ اور
 اگر مفعول کی طرف مضاف ہو تو فاعل مرفوع ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسے عَجِبْتُ مِنْ حِفْظِ
 الدَّرْسِ التِّلْمِيذِ (طالب علم کے سبق یاد کرنے سے میں متعجب ہوا)

جب مصدر فاعل کی طرف مضاف ہو تو مفعول کو حذف کر دیا جاتا ہے، اگر مفعول کی
 طرف مضاف ہو تو فاعل کو حذف کرنا بھی جائز ہے۔ جیسے ”لَا يَهَامُ الْإِنْسَانُ مِنْ
 دُعَاءِ الْخَيْرِ“ دعاء کے بعد اس کا فاعل هُ ضمیر حذف ہے، اصل میں من دعائه
 الخير ہے، فَرِحْتُ مِنْ حِفْظِ التِّلْمِيذِ اصل میں من حفظ التلميذ الدرس

ہے۔ الدرس مفعول محذوف ہے۔

نیز اضافت کی حالت میں مصدر کا استعمال زیادہ ہے بہ نسبت معرف باللام اور

منون کے۔

مصدر کا فاعل ضمیر مستتر نہیں ہوتا بلکہ محذوف ہوتا ہے اور مصدر کے معمول کو اس سے

مقدم کرنا جائز نہیں۔

۲، ۳۔ اسم فاعل اور اسم مفعول

۲۔ اسم فاعل

وہ اسم مشتق ہے، جو اس ذات پر دلالت کرتا ہے جس سے فعل صادر ہوتا ہے یا جس کے ساتھ فعل قائم ہوتا ہے، یہ ثلاثی مجرد سے فاعِل کے وزن پر آتا ہے جیسے ضارب، غالم اور غیر ثلاثی سے علامت مضارع کی جگہ میم مضموم لگانے اور ماقبل آخر کو کسرہ دینے سے بنتا ہے۔ جیسے مُنَجِّز (پورا کرنے والا) مُنْطَلِق (جانے والا)

عمل کی صورت

اسم فاعل اپنے فعل معروف کی طرح فاعل کو رفع دیتا ہے اور اگر متعدی ہو تو مفعول بہ کو نصب بھی دیتا ہے۔ جیسے اَذَاهِبْ أَنْتَ، مَا جَاحِدٌ أَحَدٌ فَضْلَكَ (تیری فضیلت کا کوئی انکار کرنے والا نہیں)

پہلی مثال میں أَنْتَ فاعل اور دوسری مثال میں احد فاعل اور فضلک مفعول بہ ہے۔ یہ اپنے مفعول کی طرف مضاف ہو کر بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے إِنَّ اللَّهَ بِالْإِيمَانِ أَكْبَرُ۔ فاعل کی طرف اس کا مضاف کرنا جائز نہیں۔

عمل کی شرائط

اسم فاعل کے عمل کی دو شرطیں ہیں: ۱۔ معرف باللام ۲۔ غیر معرف باللام
معرف باللام: جب اسم فاعل معرف باللام ہو تو اس کے عمل میں کسی خاص زمانے کی کوئی قید نہیں۔ جیسے اَنَا الشَّاكِرُ نِعْمَتِكَ الْآنَ أَوْ غَدًا أَوْ أَمْسٍ
غیر معرف باللام: جب اسم فاعل سے پہلے اَلْ بِمعنی اَلَّذِي نہ ہو تو اس کے عمل کی دو شرطیں ہیں: ۱۔ حال یا استقبال کے معنی میں آئے۔ ۲۔ حرف نفی، استفہام، مبتدا، موصوف اور ذوالحال میں سے کسی کے چبھے آئے۔ حرف نفی کی مثال جیسے

مَا حَامِدٌ السُّوقِ أَحَدًا الْآنَ أَوْ عَدَا اسْتِفْهَامٌ، جیسے أَحَامِدُ أَحَدَ السُّوقِ الْآنَ
 أَوْ عَدَا، مبتدا، جیسے التَّاجِرُ حَامِدُ السُّوقِ الْآنَ أَوْ عَدَا ذوالحال، جیسے جَاءَ
 نَبِيُّ التَّاجِرِ حَامِدًا السُّوقِ الْآنَ أَوْ عَدَا موصوف، جیسے لَقِيْتُ رَجُلًا حَامِدًا
 السُّوقِ الْآنَ أَوْ عَدَا

نوٹ: جب کبھی اسم فاعل کو مصدری معنی کی زیادتی پر دلالت کرنے کے لئے فَعَالٌ،
 مِفْعَالٌ، فَعِيلٌ، فَعُولٌ اور فَعِلٌ کے وزن پر لایا جاتا ہے تو اسے مبالغہ کہتے ہیں۔ اسم
 مبالغہ اسم فاعل کی مانند عمل کرتا ہے۔ بشرطیکہ اسم فاعل کے عمل میں مذکورہ شرائط پائی
 جائیں۔ جیسے اِمْتَلَأْتَ اَلْكَتُبَ (کیا تو کتابیں بہت زیادہ ضائع کرنے والا
 ہے) اس میں متلاف مبالغہ کا صیغہ ہے جس نے انت کو رفع اور الکتب کو
 نصب دی ہے۔

۳۔ اسم مفعول

یہ وہ اسم مشتق ہے، جو اس ذات پر دلالت کرتا ہے جس پر فعل واقع ہوتا ہے۔ یہ اسم
 ثلاثی مجرد انعال سے مَفْعُولٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مَنصُورٌ (مدد کیا ہوا)
 مَهزُومٌ (حکمت خوردہ) اور غیر ثلاثی انعال سے علامت مضارع کی جگہ میم مضموم اور ما قبل
 آخر کو فتح دینے سے بنتا ہے۔ جیسے مُسْتَخْرَجٌ (نکالا ہوا) مُكْرَمٌ (عزت کیا ہوا)

اسم مفعول فعل لازم سے نہیں بنتا سوائے اس کے کہ اس کا نائب فاعل ظرف،
 جار مجرور اور مصدر بنایا جائے۔ جیسے اَمْنَطَلَقَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (کیا اسے جمعہ کے دن
 لے جایا گیا) مَا مُحْتَفَلٌ اِحْتِفَالٌ عَظِيمٌ (عظیم مجمع جمع نہیں کیا گیا)

عمل کی صورت

اسم مفعول فعل مجہول کی طرح نائب فاعل کو رفع دیتا ہے بشرطیکہ اس میں وہ شرائط
 پائی جائیں جو اسم فاعل کے عمل کے لئے ضروری ہیں۔ جیسے اَلْغَرِيقُ مُنْقَذٌ، اَلْكِتَابُ
 مُتَّخَذٌ سَمِيرًا (کتاب کو افسانہ بنا لیا جائے گا)

اس کے عمل کی بھی وہی شرائط ہیں جو اسم فاعل کی ہیں۔ مثالیں حسب ذیل ہیں:

۱- معرف باللام، جیسے الْمَسْمُوعُ الْخَبْرُ

۲- مبتدا، جیسے الْكِتَابُ مُتَّخَذٌ سَمِيرًا

۳- نفی، جیسے مَا مَمْنُوعُ الْمُجِدِّ جَائِزَةٌ (کوشش کرنے والے کو انعام

سے محروم نہیں کیا جائے گا)

۴- استفہام، جیسے أَمَمْنُوعُ الْمُجِدِّ جَائِزَةٌ

۵- موصوف، جیسے هَذَا يَلْمِذٌ مَمْنُوعٌ جَائِزَةٌ

سوالات

۱- مصدر کے عمل کی کیا شرطیں ہیں؟

۲- بتائیے کہ آنے والے جملوں میں مصدر کیوں عمل نہیں کرتا:

(۱) زُرْتُ زِيَارَتَيْنِ الْمَرِيضِ (۲) لِلسَّيَّارَةِ صَوْتُ صَوْتُ الرَّعْدِ

(۳) اَكْرَمْتُ اَكْرَامًا الضَّيْفَ

۳- جب اسم فاعل معرف باللام ہو تو اس کے عمل کے لئے کیا شرط ہے؟

۴- فعل لازم سے اسم مفعول کن صورتوں میں آسکتا ہے؟

۵- درج ذیل جملوں کی ترکیب کریں نیز مصدر، اسم فاعل اور اسم مفعول کے عمل کی

وضاحت کریں:

۱- سَرَّنِي اِنْصَافَكَ الضُّعْفَاءُ ۲- اَلْعَاقِلُ شَدِيدُ الْحُبِّ وَطَنُهُ

۳- اَلْفَارِسُ نَاهِبٌ جَوَادُهُ الْاَرْضُ ۴- اُحَارِثُ ثَوْرُهُ الْاَرْضُ

۵- اَلْعِلْمُ مَعْرُوفَةٌ فَوَائِدُهُ ۶- مَا مَعْرُوفَةٌ حَقِيقَةُ الرُّوحِ

۷- اَلْمُسْتَمِي هِشَامًا اَخِي

۸- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ اَخِيكَ

صَدَقَةٌ وَامْرُكٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ

۴ - صفت مشبہ

صفت مشبہ (جو عمل اور گردان میں اسم فاعل کے مشابہ ہے) سے مراد وہ اسم مشتق ہے، جو اس ذات پر دلالت کرتا ہے جس میں صفت دائمی ہوتی ہے۔ یہ فعل لازم سے مشتق ہوتا ہے اور اپنے فعل کی طرح فاعل کو رفع دیتا ہے۔ جیسے **الْوَلَدُ حَسَنٌ وَجْهُهُ** (لڑکے کا چہرہ خوبصورت ہے) **الْوَلَدُ** مبتدا حسن صفت مشبہ وجہہ اس کا فاعل ہے، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

معمول کے اعراب کی صورتیں

صفت مشبہ کے معمول کے اعراب کی تین صورتیں ہیں:

۱- بحیثیت فاعل مرفوع ہوگا۔ جیسے مثال مذکور

۲- بحیثیت شبہ مفعول بہ منصوب ہوتا ہے بشرطیکہ وہ معرف ہو۔ جیسے **الْمَسْجِدُ الْفَسِيحُ السَّاحَةِ، الْمَسْجِدُ مَوْصُوفُ الْفَسِيحِ صِفَتُ مَشْبَهٍ، هُوَ ضَمِيرُ فَاعِلِ السَّاحَةِ شَبَهٌ مَفْعُولٌ بِهِ۔** اگر مفعول نکرہ ہو تو شبہ مفعول بہ یا تمیز کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے۔ جیسے **الْبَحْرُ بَعِيدٌ غَوْرًا، غَوْرًا، بَعِيدٌ** کا مفعول ہے جو شبہ مفعول یا تمیز کی وجہ سے منصوب ہے۔

۳- بحیثیت مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے۔ جیسے **الْقَيْلُ صَخْمٌ الْجَنَّةِ، صَخْمٌ صِفَتُ مَشْبَهٍ مضاف، الْجَنَّةِ مضاف الیہ ہے، جو اس کا معمول ہے۔** صفت مشبہ کا صیغہ اس آخری صورت میں اکثر استعمال ہوتا ہے۔

استعمال کی صورتیں

استعمال میں صفت مشبہ کا صیغہ دو حالتوں سے خالی نہیں ہوتا: ۱- معرف باللام،

۱ چونکہ صفت مشبہ کا صیغہ فعل لازم سے بنتا ہے اور فعل لازم مفعول بہ کو نصب نہیں دیتا اس لئے صفت مشبہ کے معمول کو حالت نصی میں شبہ مفعول بہ کہا جاتا ہے۔

جیسے **الْوَلَدُ الْحَسَنُ الْوَجْهَ ۲**۔ غیر معرف باللام، جیسے **الْوَلَدُ حَسَنٌ وَجْهَهُ** صفت کا صیغہ خواہ معرف باللام ہو یا غیر معرف باللام، اس کے معمول کے استعمال کی تین صورتیں ہیں:

۱- معرف باللام، جیسے مثال مذکور ۲۔ مضاف، جیسے **حَسَنٌ وَجْهَهُ**
 ۳۔ نہ مضاف اور نہ معرف باللام، جیسے **الْوَلَدُ حَسَنٌ وَجْهًا** ان مثالوں میں وجہہ و جہا، حسن کا معمول ہیں۔

۳۔ اس کے عمل کے لئے ضروری ہے کہ مبتدا، موصوف، ذوالحال، حرف نفی اور استفہام میں سے کسی ایک کے بعد آئے۔ مبتدا کے بعد، جیسے **الْوَلَدُ حَسَنٌ وَجْهَهُ** موصوف کے بعد جیسے **جَاءَ نَبِيٌّ وَلَدٌ حَسَنٌ وَجْهَهُ** ذوالحال کے بعد، جیسے **جَاءَ نَبِيٌّ الْوَلَدُ حَسَنًا وَجْهَهُ** حرف نفی کے بعد، جیسے **مَا حَسَنٌ وَجْهَهُ** استفہام کے بعد، جیسے **أَحْسَنٌ وَجْهَهُ**

۴۔ صفت مشبہہ کا معمول اس سے مقدم کرنا جائز نہیں۔

نوٹ: ۱۔ جب صفت کا معمول مرفوع ہو تو اس کا معمول ہی اس کا فاعل ہوتا ہے۔ اس صورت میں صفت کا صیغہ واحد غائب ہوتا ہے، معمول کے مطابق نہیں ہوتا خواہ معمول واحد، تشبیہ یا جمع ہو۔ اگر معمول منصوب یا مجرور ہو تو اس کا فاعل ضمیر مستتر ہوتی ہے جو ماقبل کی طرف لوٹتی ہے۔ اس صورت میں صفت کا صیغہ واحد، تشبیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں ضمیر کے مرجع کے مطابق ہوتا ہے۔ جیسے **جَاءَ نَبِيٌّ الرَّجَالُ الْحَسَنُونَ وَجُوهًا** (میرے پاس ایسے آدمی آئے جو چہروں کے خوبصورت ہیں) **هَذِهِ بَقْرَةٌ جَمِيلَةٌ لُونًا** (یہ گائے رنگ کی خوبصورت ہے)

ان مثالوں میں حسنون اور جمیلہ صفت مشبہہ ہیں جو اپنے موصوف کے مطابق ہیں۔
 ۲۔ تفصیل مذکور کے مطابق صفت مشبہہ کے استعمال کی کل اٹھارہ صورتیں بنتی ہیں اور ان میں سے نو ایسی صورتیں ہیں، جن میں ایک ضمیر ہوتی ہے، انہیں **أَحْسَنُ** کہتے ہیں

جیسے اَلْوَلَدُ حَسَنٌ وَجَهَةٌ ، هُوَ اَلْحَسَنُ اَلْوَجْهَہُ وَغَیْرَہُ
 دو ایسی صورتیں ہیں، جن میں دو ضمیریں ہوتی ہیں، ان کو حسن کہتے ہیں، جیسے
 حَسَنٌ وَجْهَہُ، اَلْحَسَنُ وَجْهَہُ
 چار ایسی صورتیں ہیں جن میں کوئی ضمیر نہیں ہوتی۔ انہیں قبیح کہتے ہیں۔ جیسے
 حَسَنٌ اَلْوَجْهَہُ، اَلْحَسَنُ اَلْوَجْهَہُ

اور ایک صورت ایسی ہے جس کے استعمال میں اختلاف ہے۔ جیسے حَسَنٌ وَجْهَہُ
 دو ایسی صورتیں ہیں، جن کا استعمال ممتنع ہے۔ جیسے اَلْحَسَنُ وَجْهَہُ، اَلْحَسَنُ
 وَجْهَہُ پہلی صورت میں اضافت کی وجہ سے تخفیف حاصل نہیں ہو رہی نیز اس کا معمول
 معرف باللام نہیں، اس لئے استعمال کی یہ صورت ممتنع ہے۔ دوسری صورت میں معرف
 باللام اسم نکرہ کی طرف مضاف ہو رہا ہے اور یہ اضافت جائز نہیں۔

سوالات

- ۱- صفت مشبہ کو مشبہ کیوں کہتے ہیں؟
- ۲- اس کے استعمال کی کتنی صورتیں ہیں؟
- ۳- حالت نصی میں اس کے معمول کو مشبہ مفعول کہنے کی وجہ کیا ہے؟
- ۴- نیچے دیئے گئے فقرات میں صفت مشبہ کے معمول کو پہچانو اور اس کے استعمال کی

وجہ بتاؤ:

- ۱- اَلْسُلْحَفَاةُ بَطِيٌّ سَيْرُهَا ۲- اَوْ قَدْتُ الْمِصْبَاحَ الْقَوِيُّ نُوْرُهُ
- ۳- اُحِبُّ كَرِيْمَ الطَّبَاحِ اَمَّا الْقَبِيْحُ اَخْلَاقًا فَاِنِّي اَكْرَهُهُ
- ۴- لَيْسَ الْعِلْمُ بِهَيِّنٍ نَيْلُهُ ۵- اَلْكَثِيْرُهُمَا هُوَ الْعَظِيْمُ هِمَّةٌ
- ۶- اَلْقَلِيْلُ الْكَلَامِ قَلِيْلُ النَّدَمِ
- ۷- عَلٰى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبَّةٌ اَخْضَرُ لَوْنُهَا
- ۸- اَلْسَعِيْدُ مَنْ وَعِظَ بَغِيْرِهِ وَالشَّقِيْءُ مَنْ وَعِظَ بِنَفْسِهِ

۵۔ اسم تفضیل

اسم تفضیل وہ اسم مشتق ہے، جو اس ذات پر دلالت کرتا ہے جس میں مصدری معنی کی زیادتی دوسرے کے مقابلہ میں ہوتی ہے، اس کا صیغہ مذکر **أَفْعَلُ** کے وزن پر اور صیغہ مؤنث **فُعْلَى** کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے **أَصْغَرُ** (سب سے زیادہ چھوٹا)، **صُغْرَى** (سب سے زیادہ چھوٹی)

جس میں مصدری معنی کی زیادتی پائی جائے اسے مفضل اور جس کے مقابلہ میں پائی جائے اسے مفضل علیہ کہتے ہیں۔ جیسے **أَفْضَلُ مِنَ الْجَاهِلِ** (عالم جاہل سے زیادہ افضل ہے) **الْجَاهِلُ مَفْضَلٌ عَلَيْهِ** اور **أَلْعَالِمُ مَفْضَلٌ** ہے۔
عمل کی صورت

اسم تفضیل اپنے فعل کی طرح فاعل کو رفع دیتا ہے، خواہ فاعل اسم ضمیر ہو یا اسم ظاہر۔
جیسے **الْأَسَدُ أَشْجَعُ مِنَ النَّمْرِ**

عموماً اسم تفضیل کا فاعل اسم ضمیر ہوتا ہے اسم ظاہر نہیں ہوتا۔ مگر جب اسم تفضیل کی جگہ اس کا ہم معنی فعل رکھنا ممکن ہو اور یہ کلام میں نفی، نہی یا استفہام کے بعد واقع ہو اور اسے اپنی ہی ذات پر دو وجہ سے فضیلت دی گئی ہو نیز وہ اجنبی ہو یعنی کسی ایسی ضمیر سے متصل نہ ہو جو موصوف کی طرف لوٹے تو یہ اسم ظاہر کو رفع دیتا ہے۔ جیسے **مَا مِنْ أَرْضٍ أَحْوَدُ فِيهَا الْقَطْنُ مِنْهُ هِيَ أَرْضِي مِصْرَ** (کوئی ایسی زمین نہیں جس میں روئی زیادہ عمدہ ہو اس سے جو مصر کی زمین میں ہے)۔

اس میں اجود اسم تفضیل کا صیغہ ہے جس نے القطن کو رفع دیا ہے، اسے اپنی ہی ذات پر دو وجہ سے فضیلت ہے، اس اعتبار سے کہ وہ خود روئی بہت اچھی ہے اور اس اعتبار سے کہ وہ مصر کی زمین کی ہے۔ نیز یہاں اجود کی جگہ یجود رکھنا جائز ہے۔

استعمال کی صورتیں

اسم تفضیل کے استعمال کی چار صورتیں ہیں: ۱- مِنْ سے ۲- اَل سے۔
 ۳- نکرہ کی طرف اضافت سے۔ ۴- معرفہ کی طرف اضافت سے
مِنْ سے: یعنی اسم تفضیل کے صیغہ کے بعد مفضل علیہ کو حرف جار مِنْ کے بعد ذکر کر کے۔
 جیسے الْأَسَدُ أَشْجَعُ مِنَ النَّمِرِ
 اس صورت میں اسم تفضیل کا صیغہ ہمیشہ مفرد مذکر استعمال ہوتا ہے نیز اس کا
 موصوف کے مطابق ہونا شرط نہیں۔ جیسے الْبِنْتُ أَجْمَلُ مِنَ أُخْتِهَا
الْأَوْلَادُ أَجْمَلُ مِنَ النِّسَاءِ

الف لام سے: اسم تفضیل کے صیغہ پر الف لام داخل کر کے۔ جیسے الْوَلَدُ الْآكْبَرُ
ذَكِيٌّ (سب سے بڑا لڑکا ذکی ہے) اس صورت میں صفت کا صیغہ واحد، ثنئیہ، جمع اور
 تذکیر و تانیث میں موصوف کے مطابق ہوتا ہے اور اس کے بعد مفضل علیہ مذکور نہیں ہوتا۔
 جیسے الْوَلَدَانِ الْآكْبَرَانِ ذَكِيَّانِ، مؤنث کی مثال: الْبَقَرَةُ الْكُبْرَى جَمِيلَةٌ
 نکرہ کی طرف اضافت سے: اسم تفضیل کا صیغہ اسم نکرہ کی طرف مضاف کر کے۔
 جیسے الْكِتَابُ أَنْفَعُ سَمِيرٍ، الْعُلَمَاءُ أَنْفَعُ رِجَالٍ اس صورت میں اسم تفضیل کا
 صیغہ ہمیشہ مفرد مذکر ہوتا ہے۔

معرفہ کی طرف اضافت سے: اسم تفضیل کا صیغہ اسم معرفہ کی طرف مضاف کر کے۔
 جیسے عَائِشَةُ أَفْضَلُ النِّسَاءِ (عائشہ عورتوں میں سب سے افضل ہے)
 اس صورت میں اس کی مطابقت اپنے موصوف کے ساتھ واحد، ثنئیہ، جمع اور تذکیر و
 تانیث میں اختیاری ہوتی ہے یعنی اسے مفرد مذکر ذکر کرنا اور موصوف کے مطابق لانا
 دونوں جائز ہیں۔ جیسے الْعُلَمَاءُ الْعَامِلُونَ أَفْضَلُ النَّاسِ أَوْ أَفْضَلُهُمْ،
عَائِشَةُ فَضْلَى النِّسَاءِ

نوٹ: مذکورہ بالا چار صورتوں کے علاوہ کسی اور صورت میں اسم تفضیل کا استعمال جائز

نہیں اور ان چار میں سے دو کا بیک وقت استعمال بھی جائز نہیں۔ جیسے **أَوْلَادُ الْأَكْبَرِ** **مِنْ أَخِيهِ** پڑھنا جائز نہیں، جب مفضل علیہ معلوم اور معین ہو تو اس کا حذف کرنا بھی جائز ہوتا ہے۔ جیسے **اللَّهُ أَكْبَرُ**، اصل میں اکبر من کل شیئی ہے۔

سوالات

- ۱۔ اسم تفضیل کے اسم ظاہر میں عمل کرنے کے شرائط کیا ہیں؟
- ۲۔ اسم تفضیل کے استعمال کی کتنی صورتیں ہیں، اور کس صورت میں اس کی مطابقت موصوف کے ساتھ ضروری ہوتی ہے؟

۳۔ درج ذیل فقرات میں اسم تفضیل کے استعمال کی کون سی صورت ہے:

- ۱۔ **خَيْرُ الْغِنَى الْفَنُوعُ وَ شَرُّ الْفَقْرِ الْخُضُوعُ**
- ۲۔ **مَا النَّارُ فِي الْفَيْئَلَةِ بِأَحْرَقَ مِنَ التَّعَادِي فِي الْقَبِيلَةِ**
- ۳۔ **أَفْضَلُ الْإِخْلَالِ حِفْظُ اللِّسَانِ**
- ۴۔ **مَا مِنْ حَدِيقَةٍ أَجْمَلُ فِيهَا الزَّهْرُ مِنْهُ فِي حَدِيقَتِكُمْ**
- ۵۔ **الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى**

۴۔ درج ذیل فقرات کی ترکیب نحوی کریں:

- ۱۔ **لَمْ أَرْ رَجُلًا أَشَدَّ فِي قَلْبِهِ الْعَطْفُ مِنْهُ فِي قَلْبِ أَخِيكَ**
- ۲۔ **أَجْرًا النَّاسِ عَلَى الْأَسَدِ أَكْثَرُهُمْ لَهُ رُؤْيَةٌ**
- ۳۔ **وَعَدُ الْكَرِيمِ الْأَزْمُ مِنْ دَيْنِ الْغَرِيمِ**
- ۴۔ **لَمْ أَلْقَ إِنْسَانًا أَسْرَعَ فِي يَدِهِ الْقَلَمُ مِنْهُ فِي يَدِ عَلِيٍّ**

جملہ کی تقسیم

بنیادی طور پر جملہ کی چار قسمیں ہیں:

۱- جملہ فعلیہ ۲- جملہ اسمیہ ۳- جملہ ظرفیہ ۴- جملہ شرطیہ

جملہ اسمیہ

وہ جملہ ہوتا ہے جو مبتدا اور خبر سے مل کر بنتا ہے۔ جیسے **اللَّهُ وَاحِدٌ**،

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ

جملہ فعلیہ

وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزء فعل ہوتا ہے، یہ اپنے فاعل، مفعول اور متعلقات سے

مرکب ہوتا ہے۔ جیسے **يُفْسِدُ الْقِرَاعُ الْعُقُوْلَ** (فراغت عقول کو بگاڑتی ہے)

نوٹ: ۱- جملہ اسمیہ کے شروع میں حرف آجائے تو اس کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا، وہ بدستور

جملہ اسمیہ ہی رہتا ہے۔ جیسے **اِنَّ الرِّيحَ شَدِيْدَةٌ** (بے شک ہوا سخت ہے)

كَانَ الْقَصْرَ جَبَلٌ شَامِعٌ (گویا کہ محل مضبوط پہاڑ ہے) یہ دونوں جملے اسمیہ ہیں **اِنَّ**

اور **كَانَ** کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

۲- اسی طرح اگر جملہ فعلیہ سے پہلے کوئی حرف آجائے تو اس کا بھی کوئی اعتبار

نہیں ہوتا، وہ بدستور جملہ فعلیہ ہی رہتا ہے۔ جیسے **هَلْ يَسْرُكُ فَعَجَائِحِي** (کیا تجھے

میرا کامیاب ہونا خوش کرے گا) **هَلَّا نَطَقْتَ بِالْحَقِّ** (تو حق بات کیوں نہیں کہتا) ان

مثالوں میں **هَلْ** اور **هَلَّا** حرف ہیں اور ان کے بعد بدستور جملہ فعلیہ ہیں۔

۳- **يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ** یہ بھی جملہ فعلیہ ہے کیونکہ حرف نداء **يَا**، **اَدْعُوْ** کے قائم

مقام ہوتا ہے، **اَدْعُوْ** فعل اس میں **اَنَا** ضمیر مستتر اس کا فاعل اور **رَسُوْلَ اللّٰهِ** مضاف

مضاف الیہ منادئی مفعول ہے، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۴- جملہ فعلیہ میں مفعول کا مرتبہ مؤخر ہوتا ہے، اگر وہ فعل سے پہلے آجائے تو بھی

جملہ فعلیہ ہی رہتا ہے۔ جیسے **الْفَاكِهَةَ اشْتَرَيْتُ** (میں نے پھل خریدا)

جملہ ظرفیہ

وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز ظرف زمان، ظرف مکان یا جار مجرور ہوتا ہے، پہلا جز ظرف اور دوسرا ظرف ہوتا ہے۔ جیسے **فَوْقَ رُؤْسِنَا سَمَاءٌ** (ہمارے سروں کے اوپر آسمان ہے) **فِي الْمَاءِ سَمَكٌ** (پانی میں مچھلی ہے)

ان مثالوں میں **فَوْقَ رُؤْسِنَا** اور **فِي الْمَاءِ** ظرف متعلق ثابت محذوف کے خبر مقدم اور **سَمَاءٌ** و **سَمَكٌ** مبتدا مؤخر ہیں، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ ظرفیہ ہوا۔

جملہ شرطیہ

وہ جملہ ہے جس سے پہلے کلمہ شرط آتا ہے، یہ دو جملوں سے مرکب ہوتا ہے، پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ یہ دونوں جملے یا تو فعلیہ ہوتے ہیں یا ایک فعلیہ اور دوسرا اسمیہ ہوتا ہے۔ جیسے **إِنْ تَجْتَهِدْ تَفْزُ** (اگر تو محنت کرے گا تو کامیاب ہوگا) **إِنْ تَجْتَهِدْ فَالْفَوْزُ خَلِيفُكَ** (اگر تو کوشش کرے گا تو کامیابی تیرا ساتھی ہوگی)

نوٹ: مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ جملہ کی صرف دو قسمیں ہیں:

۱- جملہ اسمیہ ۲- جملہ فعلیہ

اور جملہ شرطیہ دو فعلیہ جملوں سے یا ایک فعلیہ اور دوسرا اسمیہ سے مرکب ہوتا ہے اور جملہ ظرفیہ بھی بعض نحو یوں کے نزدیک اسمیہ ہے اور بعض کے نزدیک جملہ فعلیہ ہے۔

نسبت کے اعتبار سے جملہ کی اقسام

نسبت کے اعتبار سے جملہ کی دو قسمیں ہیں: ۱- جملہ خبریہ ۲- جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں۔ جیسے

الْبُسْتَانُ مُثَمِّرٌ یا **أَثْمَرَ الْبُسْتَانُ** یہ دو جملے ہیں، اگر باغ واقعی پھلدار ہے تو کہنے والا صادق اور اگر پھل دار نہیں تو کہنے والا کاذب ہوگا۔

جملہ انشائیہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کی طرف سچ یا جھوٹ کی نسبت نہ ہو سکے۔ جیسے اَقِمِ الصَّلَاةَ (نماز قائم کر)

وہ جملہ جس میں کسی قسم کی خبر پائی جائے، اسے جملہ خبریہ کہتے ہیں اور جس میں کسی قسم کی خواہش یا طلب ہو، اسے انشائیہ کہتے ہیں۔ جملہ انشائیہ میں درج ذیل دس میں سے کسی ایک چیز کا ہونا ضروری ہے:

۱- امر ۲- نہی ۳- استفہام ۴- تمنی ۵- ترجی ۶- عقود

۷- قسم ۸- تعجب ۹- عرض ۱۰- نداء

۱- امر جیسے اَعْبُدُوا اللّٰهَ (ایک اللہ کی عبادت کرو)

۲- تنہی جیسے لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ (شیطان کی عبادت مت کرو)

۳- استفہام جیسے ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هَذَا (کیا تو نے یہ کیا ہے؟)

۴- تمنی جیسے لَعَلَّ اللّٰهَ يُحَدِّثُ بَعْدَ ذَلِكَ اَمْراً (شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی بات (سبب) پیدا فرمائے)

۶- عقود جیسے بَعْتِكَ الْكِتَابَ (میں نے تجھے کتاب فروخت کر دی)، نَكَحْتُكَ هَذِهِ الْفَتَاةَ (میں نے تجھے یہ دو شیزہ نکاح کر دی)

عقود وہ جملے ہوتے ہیں جو ایجاب و قبول یا خرید و فروخت کے وقت بولے جاتے ہیں اور اگر ایجاب و قبول اور خرید و فروخت کے بغیر بولے جائیں تو خبریہ ہوتے ہیں۔

۷- قسم جیسے وَاللّٰهِ لَا خُلْعَنُ رِداءِ الْكَسَلِ (خدا کی قسم میں سستی کی چادر اتار دوں گا)

۸- تعجب جیسے مَا اَجْمَلَكَ (تو کتنا خوبصورت ہے)

۹- نداء جیسے يَا اللّٰهُ اغْفِرْ لَنَا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْظِرْ حَالَنَا

۱۰- عرض جیسے اَلَا تَدْرُسُنَا (کیا آپ ہمیں نہیں پڑھائیں گے)

سوالات

- ۱- جملہ کی کتنی قسمیں ہیں؟
- ۲- جملہ انشائیہ کے لئے کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟
- ۳- جملہ ظرفیہ میں کیا اختلاف ہے؟
- ۴- جملہ شرطیہ کی کتنی صورتیں ہیں؟
- ۵- درج ذیل عبارات سے جملہ کی مختلف قسمیں بتائیں اور ترکیب کریں:

۱- اوصی عبد اللہ بن عباس رجلا فقال لا تتکلم بما لا ینیک ودع الکلام فی کثیر مما ینیک حتی تجدله موضعا و لا تمارین حلیمما و لا سفیها فان الحلیم یطغیک والسفیہ یؤذیک و اذکر اخاک اذا توارى عنک بما تحب ان یذکرک به اذا تواریت عنه و اعمل عمل امری و یعلم انه مجزی بالاحسان ماخوذ بالاجرام

- ۲- انا محیوک یا سلمی فحینا وان سقیت کرام الناس فاسقینا
- ۳- ما اشد خضرة الزرع ۳- ما احسن المصطاف و ما اطیب الربا
- ۴- وَ لَقَدْ مَنَّا عَلَیْكَ مَرَّةً اُخْرٰی ﴿۱۰﴾ اِذْ اَوْحٰیْنَا اِلٰی اٰمِکَ مَا یُوحٰی ﴿۱۱﴾ اِنْ اَقْبَلْ فِیْهِ فِی التَّابُوتِ فَاقْبَلْ فِیْهِ فِی الْیَمِّ فَلِیَلْقِیْهِ الْیَمُّ بِالسَّاحِلِ یَاْخُذُہٗ عَدُوٌّ لِیْ وَعَدُوٌّ لَہٗ ۚ وَ اَلْقِیْتُ عَلَیْكَ مَجَّةً مَّوْبِیۡۃً ۚ وَ اُبۡصَعۡ عَلٰی عَیۡنِیۡ ﴿۱۲﴾ اِذْ تَسۡبٰی اُحۡنَکَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدۡلُکُمۡ عَلٰی مَنْ یُّکۡفِلُہٗ ۚ فَرَجَعۡنَکَ اِلٰی اٰمِکَ لِنُفَرِّعَہُنَّا وَ لَا تَحْزَنُ ۚ وَ قَتَلۡتَ نَفْسًا فَتَجۡنِبۡنَکَ مِنَ النِّعَمِ وَ قَتَلۡتَکَ فَمَوۡبِیۡۃً ۚ فَلَمۡ یَلۡمِۡتۡ سِنِیۡنَ فِی اٰہِلِ مَدِیۡنَ لَمۡ حِجۡتَ عَلٰی قَدَمِ یٰۤیٰوٰسِ ﴿۱۳﴾ وَ اصۡطَلَمۡتَکَ نَفْسِیۡ ﴿۱۴﴾ اِذۡ هَبَّ اَنۡتَ وَ اٰخُوکَ بِاٰیۡتِنِیۡ وَ لَا تَتَّبِعَانِیۡ ذِکْرِیۡ ﴿۱۵﴾

جملوں کے اعراب کا محل

جملہ جہی ہوتا ہے، اس کا اعراب محلی ہوتا ہے، یعنی محل رفع، محل نصب، محل جر اور محل جزم میں سمجھا جاتا ہے، اس اعتبار سے اس کی دو قسمیں ہیں:

۱- وہ جملے جن کا اعراب میں محل ہوتا ہے ۲- وہ جملے، جن کا اعراب میں محل نہیں ہوتا جن جملوں کا اعراب میں محل ہوتا ہے، سات ہیں:

۱- خبر ۲- مفعول بہ ۳- مضاف الیہ ۴- ادوات جازمہ کا جواب شرط
۵- مفرد کا تابع ۶- حال ۷- ایسے جملے کا تابع، جس کا اعراب میں محل ہوتا ہے
خبر: وہ جملہ جو خبر کی جگہ آتا ہے، محلاً مرفوع یا منصوب ہوتا ہے۔ جیسے الْبُسْتَانُ أَزْهَارُهُ
جَمِيلَةٌ (باغ، اس کے پھول خوبصورت ہیں) كَانَ الْبُسْتَانُ أَزْهَارُهُ جَمِيلَةً
مفعول بہ: وہ جملہ، جو مفعول کی جگہ آتا ہے، محل نصب میں ہوتا ہے۔ جیسے عِلِمْتُ إِنْ
اللَّهُ لَفَقُورٌ رَّحِيمٌ

مضاف الیہ: وہ جملہ، جو مضاف الیہ کی جگہ آئے، محلاً مجرور ہوتا ہے جیسے جَلَسْتُ
حَيْثُ الْمَنْظَرُ جَمِيلٌ

جواب شرط: وہ جملہ جو ادوات شرط جازمہ کے جواب میں آتا ہے اور اس سے پہلے
ف ہوتا ہے، وہ محل جزم میں ہوتا ہے۔ مَنْ سَعَى فِي الْخَيْرِ فَسَعِيهِ مَشْكُورٌ،
فسعیہ مشکور جواب شرط محل جزم میں ہے۔

مفرد کا تابع: ایسا جملہ، جو اعراب میں مفرد کا تابع ہو۔ جیسے لِنَادَا رَسَقْفَهَا جَمِيلٌ
اس مثال میں سقفا جمیل، دار کی صفت ہونے کی وجہ سے محل رفع میں ہے۔

حال: وہ جملہ جو حال کی جگہ واقع ہوتا ہے۔ جیسے قَدِمَ الطَّيَارُ وَهُوَ مُسْتَبْشِرٌ اس
مثال میں وهو مستبشر جملہ اسمیہ حال محل نصب میں ہے۔

ایسے جملے کا تابع ہو جس کا اعراب میں محل ہو: جیسے الْطِّفْلُ يَلْهُو وَيَلْعَبُ

یلعب یلہو پر عطف کی وجہ سے محل رفع میں ہے۔

وہ جملے جن کا اعراب میں کوئی محل نہیں، یہ بھی سات ہیں: ۱- ابتدائیہ ۲- صلہ

۳- مفرہ ۴- معترضہ ۵- جواب قسم ۶- ادوات شرط، غیر جازمہ کا جواب

۷- ایسے جملے کا تابع، جس کا اعراب میں محل نہ ہو۔

ابتدائیہ: وہ جملہ جو شروع میں آتا ہے۔ جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یا وہ جملہ

جو درمیان کلام میں آئے اور ماقبل سے منقطع ہو۔ جیسے هَطَلَّ الْمَطْرُ ، طَلَعَتِ

السَّمْسُ، ایسے جملوں کو جملہ مستأنفہ بھی کہتے ہیں۔

صلہ: وہ جملہ جو اسم موصول کا صلہ بنتا ہے۔ جیسے جَاءَ الَّذِیْ یَسْتَحِقُّ الْعَطْفَ

مفرہ: وہ جملہ، جو سابق جمل کلام کی وضاحت کرتا ہے، اس کے لئے کبھی حرف تفسیر آتا

ہے۔ جیسے وَنَادَیْنٰہُ اَنْ یَّا بُرْہِیْمُ ﴿۱۰۰﴾، اَلرَّجُلُ بِاِذْنِ اٰی هُوَ کَرِیْمٌ۔ اور کبھی

حرف تفسیر نہیں آتا، بعد والا جملہ ہی اس کی وضاحت کرتا ہے۔ جیسے هَلَّا نَفْسَکَ

هَذَّبْتَهَا، اس مثال میں ہذبتھا نے نفسک سے پہلے فعل کی تفسیر بیان کی جو

ہذبت ہے۔

معترضہ: وہ جملہ جو ایسی دو چیزوں کے درمیان آئے جن کا باہمی ربط ہوتا ہے، جیسے

مبتدا اور خبر یا مضاف اور مضاف الیہ وغیرہ۔ جیسے اَلْقَنَاعَةُ، وَفَقَّکَ اللّٰہُ، غِنٰی یا دو

مربوط جملوں کے درمیان آئے۔ جیسے اِنْ تَجْتَهِدْ، وَآبِیْکَ ، تَنْجَحْ

جواب قسم: وہ جملہ، جو جواب قسم بنتا ہے۔ جیسے وَاللّٰہِ لَا اجْتَهَدَنَّ فِیْ حِفْظِ

ذُرْوَسٰی

ایسا جملہ: جو غیر جازمہ ادوات شرط کے جواب میں آئے اور اذا اور ف جزائیہ سے

خالی ہو۔ جیسے لَوْ اجْتَهَدْتُ لَنْجَحْتُ

ایسا جملہ: جو ایسے جملے کا تابع ہو، جس کا اعراب میں محل نہ ہو۔ جیسے اِشْتَرِیْتُ

اَلْکِتَابَ وَ قَرَأْتُهُ

سوالات

- ۱- کتنے جملے ہیں، جن کا اعراب میں محل ہے اور کتنے ایسے ہیں؟ جن کا اعراب میں محل نہیں۔
- ۲- اعراب محلی سے کیا مراد ہے؟
- ۳- جواب شرط کے محل اعراب میں ہونے یا نہ ہونے کی کیا صورت ہے؟
- ۴- جملہ معترضہ اور مفسرہ میں کیا فرق ہے؟
- ۵- جملہ معطوفہ کا اعراب میں کب محل ہوتا ہے اور کب نہیں ہوتا؟
- ۶- آنے والی عبارات میں غور کر کے بتائیے کہ کن کن جملوں کا اعراب میں محل ہے اور کن کا نہیں اور اس کا سبب کیا ہے؟

(۱) نَأْتِ أَبَا الطَّيِّبِ الْمُتَّيِّبِ عِلَّةٌ وَ هُوَ بِمِصْرَ فَكَانَ بَعْضُ إِخْوَانِهِ يُكْثِرُ
الْإِلْمَامَ بِهِ فَلَمَّا أَبْلَى قَطْعَهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ يَقُولُ : وَ صَلَّيْتَنِي ، أَعَزَّكَ اللَّهُ ،
مُعْتَلًا وَ قَطَعْتَنِي مُبِلًا فَإِنْ رَأَيْتَ الْآ تَكْدِيرَ الصَّحْحَةَ عَلَيَّ وَ تَحِبَّ الْعِلَّةَ
إِلَيَّ ، فَعَلَّتْ

(۲) قَالَ الْأَصْمَعِيُّ ، سَمِعْتُ أَعْرَابِيًّا يَعْطُرُ رَجُلًا وَ هُوَ يَقُولُ : إِنَّ فُلَانًا وَ
إِنْ ضَحِكَ إِلَيْكَ ، فَإِنَّهُ يَضْحَكُ مِنْكَ ، وَلَئِنْ أَظْهَرَ الشَّفَقَةَ
عَلَيْكَ ، إِنَّ عَقَابَتَهُ لَتَسْرِي إِلَيْكَ فَإِنْ لَمْ تَتَّعِدْهُ عَلُوا فِي عَلَانِيَتِكَ ،
فَلَا تَجْعَلْهُ صَدِيقًا فِي سِرِّيَتِكَ

۷- درج ذیل فقرات کی ترکیب نحوی کریں:

۱- فِي التَّائِبِي ، أَدَامَكَ اللَّهُ ، السَّلَامَةُ

۲- إِنْ عَمَلًا عَمِلْتَهُ فَاتَّقِنَهُ

۳- هَذَا زَمَنٌ يَفِيضُ النَّيْلُ

سبق: ۵۹

قسم اور جواب قسم

قسم

جب کلام کو مؤکد کرنا ہوتا ہے تو قسم اٹھائی جاتی ہے۔ اس کے لئے دو کلمات ہیں:

۱- حروف قسم ۲- افعال قسم

حروف قسم

واؤ، باء، تاء، لام، جیسے وَأَبِيكَ (تیرے باپ کی قسم) بِاللَّهِ وَتَاللَّهِ وَلِلَّهِ

(اللہ کی قسم)

افعال قسم

جیسے حَلَفَ وَأَقْسَمَ (اس نے قسم اٹھائی) أَقْسِمُ بِأَنَّ اللَّهَ وَاحِدٌ

جواب قسم کی صورتیں اور شرائط

ہر قسم کے لئے جواب قسم کا ہونا ضروری ہوتا ہے اور یہ یا تو جملہ اسمیہ ہوتا ہے یا

فعلیہ، مثبت ہوتا ہے یا منفی، اس لحاظ سے جملہ جواب قسم کی چار صورتیں ہیں:

۱- اسمیہ مثبتہ ۲- اسمیہ منفیہ ۳- فعلیہ مثبتہ ۴- فعلیہ منفیہ

اسمیہ مثبتہ: جواب قسم جب جملہ اسمیہ مثبتہ ہو تو اس سے پہلے اِنَّ اور لام مفتوح دونوں

آتے ہیں۔ جیسے وَاللَّهِ اِنَّ الصَّلٰوةَ لَوَاجِبَةٌ يٰ صِرْف اِنَّ آتا ہے۔ جیسے

وَحَقِّكَ اِنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ يٰ اَكِيْلَا لَامٍ مَّفْتُوحٌ آتا ہے۔ جیسے وَاللّٰهِ لَعَلِيّ

صَادِقٌ

اسمیہ منفیہ: جب جواب قسم جملہ اسمیہ منفیہ ہو تو اس سے پہلے حرف نفی اِنَّ، لَا اور مَا

آتا ہے۔ جیسے وَاللّٰهِ مَا عَلِيٌّ مُّسَافِرًا، لَا طَالِبٌ مُّسَافِرًا، اِنَّ عَلِيٌّ مُّسَافِرًا

(بخدا علی مسافر نہیں ہے)

فعلیہ مثبتہ: جب جملہ فعلیہ مثبتہ جواب قسم ہو اور اس کا فعل ماضی متصرف ہو تو اس سے پہلے لَقَدْ آتا ہے۔ جیسے وَ حَقِّكَ لَقَدْ اجْتَهَدَ التَّلْمِیْذُ فِی حِفْظِ ذُرُوسِهِ، اگر فعل ماضی جامد ہو تو شروع میں صرف لام مفتوح آتا ہے۔ جیسے وَاللّٰهُ لَبِغَمٍ خُلُقًا الصِّدْقِ (خدا کی قسم بہترین عادت سچائی ہے)

اگر فعل مضارع مثبت شروع میں آجائے تو لام تاکید اور نون تاکید کے ساتھ مؤکد ہوتا ہے۔ جیسے وَاللّٰهُ لَأَسَاعِدَنَّ الْفَقِیْرَ (خدا کی قسم میں فقیر کی ضرور مدد کروں گا)

فعلیہ منفیہ: اگر جواب قسم جملہ فعلیہ منفیہ ہو اور اس کا فعل ماضی ہو تو مَا سے شروع ہوتا ہے۔ جیسے وَاللّٰهُ مَا سَاعَدْتُ الظَّالِمَ اور اگر فعل مضارع ہو تو لَا اور لَنْ سے شروع ہوتا ہے۔ جیسے وَاللّٰهُ لَا أُسَاعِدُ الظَّالِمَ اور لَنْ أُسَاعِدُهُ (خدا کی قسم میں ظالم کی مدد نہیں کروں گا)

جواب قسم کا حذف

جب قرینہ پایا جائے تو جواب قسم حذف ہو جاتا ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں:

- ۱- قسم سے پہلے ایسا جملہ آجائے جو جواب قسم بن سکتا ہو۔ جیسے اَللّٰهُ وَاٰحِدٌ وَاللّٰهُ
- ۲- جب قسم ایسے جملہ کے درمیان آجائے جو جواب قسم بننے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ جیسے اَللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاٰحِدٌ

سوالات

- ۱- قسم کے لئے کس چیز کی ضرورت ہوتی ہے؟
- ۲- جواب قسم کے لئے کیا کیا شرائط ہیں؟
- ۳- کیا جواب قسم کو حذف کرنا جائز ہے اور اس کی کیا صورت ہے؟
- ۴- درج ذیل فقرات میں سے جواب قسم تلاش کریں:
 - ۱- لَعْمَرِي لَقَدْ أَضْبَحَتِ الْبِحَارُ مَظْهَرَ قُوَّةِ الْأَمَمِ
 - ۲- فِي ذِمَّتِي لَأَنْتَ أَسْعَدُ بِهِذَا الصَّدِيقِ إِذَا ظَفِرَتْ بِهِ مِمَّنْ مَلَكَ نَفَائِسَ الدُّنْيَا وَ ذَخَائِرَهَا
 - ۳- وَ أَبِيكَ إِنْ زُرْتَنِي إِنِّي لَشَاكِرٌ
 - ۴- إِنَّ الْغَنِيَّ إِنْ أَحْسَنَ إِلَى الْفُقَرَاءِ وَاللَّهُ لَيَجْنِبُهُ (بے شک غنی اگر فقراء کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تو بخدا وہ ضرور اسے پسند کریں گے)
 - ۵- وَاللَّهُ مَنْ مَدَحَكَ بِمَا لَيْسَ لِيكَ مِنَ الْجَمِيلِ لَقَدْ ذَمَّكَ (خدا کی قسم جو تیری تعریف کرے اس خوبی کے ساتھ جو تجھ میں نہیں تو اس نے تیری مذمت کی)

حروف کا بیان

حروف کی دو قسمیں ہیں: ۱- حروف مبانی ۲- حروف معانی

حروف مبانی

وہ حروف ہیں جو کسی خاص معنی پر دلالت نہیں کرتے بلکہ ان کے ساتھ کلمات مرکب کئے جاتے ہیں۔ جیسے اَبَ ثَ ثَ وغیرہ، ان کو حروف تہجی کہتے ہیں اور یہ انتیس ہیں۔

حروف معانی

وہ حروف ہیں جو کسی معنی پر دلالت کرنے کے لئے بنائے گئے ہیں جیسے

مِنْ (سے) اُ (کیا)

نوٹ: حروف معانی ہوں یا مبانی تمام بنی ہوتے ہیں۔

اقسام

حروف معانی کی دو قسمیں ہیں: ۱- عاملہ ۲- غیر عاملہ

حروف عاملہ: وہ حروف ہیں، جو کلمہ یا جملہ سے پہلے آ کر رفع، نصب، جر اور جزم کا عمل کرتے ہیں۔

حروف غیر عاملہ: وہ حروف ہیں، جو کلمہ یا جملہ پر داخل ہو کر کوئی عمل نہیں کرتے۔

۱- حروف عاملہ کی تفصیل

حروف جارہ

وہ حروف ہیں، جو اسم سے پہلے آتے ہیں اور اس کے آخر کو جردیتے ہیں۔ جیسے فی

الْكِتَابِ ، بِالْحِكْمَةِ یہ سترہ حروف ہیں جو یہ ہیں:

بَاءٌ وَ تَاءٌ وَ كَافٌ وَ لَامٌ وَ وَاوٌ مُنْذُ مُنْذُ ، خَلَا

رُبٌّ حَاشَا مِنْ عَدَا فِي عَنْ عَلَى حَتَّى إِلَى

ان حروف کے معانی مجرورات کی بحث میں بیان ہو چکے ہیں۔

حروف مشبہ بالفعل

یہ مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں، مبتدا کو نصب دیتے ہیں، جو ان کا اسم ہوتا ہے اور خبر کو رفع دیتے ہیں، جو ان کی خبر کہلاتی ہے۔ جیسے إِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ان کی تفصیل بیان ہو چکی ہے۔

حروف نداء

یہ پانچ ہیں: یَا، أَيُّهَا، أَيْ، أَأَ، اِنْكَرِهْ، مضاف، مشابہ مضاف یا نکرہ غیر معین ہو تو وہ منصوب ہوتا ہے۔ جیسے يَا رَسُولَ اللّٰهِ اور اِنْكَرِهْ معین یا معرفہ مفرد ہو تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے يَا اَللّٰهُ، يَا تَلْمِيْذُ اجْتَهِدْ (اے طالب علم محنت کر)

۱- یَا: یہ منادئی قریب اور بعید دونوں کے لئے آتا ہے جیسے مذکورہ مثالیں

۲- أَيُّهَا، هَيَّا: یہ دونوں منادئی بعید کے لئے آتے ہیں۔ جیسے أَيُّهَا خَالِدُ، هَيَّا شَرِيْفُ

القَوْمِ

۳- أَيْ، أَ: یہ دونوں منادئی قریب کے لئے آتے ہیں جیسے أَيْ رَبَّنَا اسْتَجِبْ دُعَانَنَا (اے ہمارے پروردگار ہماری دعا قبول فرما) اَعْبُدِ اللّٰهَ اسْمَعُ كَلَامِيْ (اے عبد اللہ میری بات سن)

حروف شرط

یہ نو حروف ہیں: ۱- اِنْ ۲- اِذَا ۳- لَوْ ۴- لَوْلَا ۵- لَوْ مَا

۶- لَمَّا ۷- كَلَّمَا ۸- اِذَا ۹- اَمَّا

اِنْ اور اِذَا کے علاوہ تمام حروف شرط غیر لازمہ ہیں۔

یہ حروف شرط دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں اور پہلا جملہ دوسرے جملے کے حصول کا

سبب ہوتا ہے، پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ جیسے اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

(اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا) اِنْ حَرْفِ شَرْطٍ تَنْصُرُوا اللّٰهَ فَعَلُ فاعِل مفعول بل کر شرط یَنْصُرُكُمْ جزاء شرط و جزاء بل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

اِنْ اور اِذْمَا: یہ حروف جازمہ ہیں، اپنے مابعد دونوں فعلوں کو جزم دیتے ہیں بشرطیکہ وہ فعل مضارع ہوں۔ جیسے اِنْ تَرْحَمِ تَرْحَمِ (اگر تو رحم کرے گا تو تجھ پر رحم کیا جائے گا) اِذْمَا تَتَّقِ تَتَّقِ (اگر تو پرہیز کرے گا تو ترقی کرے گا)

لَوْ: یہ شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے جزاء کے نہ پائے جانے پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے لَوْ اِخْتَمَى الْمَرِيضُ لَسَلِمَ (اگر مریض پرہیز کرتا تو نجات جاتا) اگر لَوْ کا جواب شرط فعل ماضی مثبت ہو تو عموماً اس سے پہلے لام مفتوح آتا ہے۔ جیسے لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبِ لَاسْتَكْتَفْتُ مِنَ الْخَيْرِ (اگر میں غیب جانتا تو خیر کثیر جمع کر لیتا)

اگر جواب شرط مضارع منفی بَلَّمْ ہو تو اس پر لام مفتوح لانا جائز نہیں اور اگر جواب شرط فعل ماضی منفی بَمَا ہو تو اس سے پہلے کبھی لام مفتوح آجاتا ہے اور کبھی نہیں آتا۔ لَوْ لَا، لَوْ مَا: (اگر نہ) یہ دونوں شرط کے پائے جانے کی وجہ سے جواب شرط کے نہ پائے جانے پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے لَوْ لَا الْهَوَاءُ مَا عَاشَ الْاِنْسَانُ (اگر ہوا نہ ہوتی تو انسان زندہ نہ رہتا)، لَوْ مَا التَّعَبُ مَا كَانَتِ الرَّاحَةُ (اگر تھکاوٹ نہ ہوتی تو آرام نہ ہوتا)

ان دونوں کے جواب شرط پر لام مفتوح کا لانا یا نہ لانا لَوْ کے جواب شرط کی مانند ہے۔

لَمَّا و كَلَّمَا: یہ دونوں ظرف زمانہ ماضی کے لئے آتے ہیں، ان کے ساتھ ہمیشہ فعل ماضی آتا ہے كَلَّمَا تکرار کا فائدہ دیتا ہے اور لَمَّا، حِينَ کا معنی دیتا ہے جیسے لَمَّا نَزَلَ الْمَطَرُ رَبَّا الزَّرْعُ (جب بارش ہوئی تو کھیتی بڑھی) كَلَّمَا رَأَيْتُ فَقِيْرًا عَطَفْتُ عَلَيْهِ (جب بھی میں نے فقیر کو دیکھا اس پر مہربانی کی)

اِذَا: یہ ظرف زمان مستقبل کے لئے آتا ہے، یہ ہمیشہ جملہ فعلیہ پر داخل ہوتا ہے خواہ فعل لفظوں میں ظاہر ہو یا مقدر ہو۔ جیسے اِذَا مَرَضْتَ فَادْهَبْ اِلَى الطَّبِيبِ (جب تو بیمار ہو تو طبیب کی طرف جا) اِذَا الطَّبِيبُ نَصَحَ لَكَ فَاعْمَلْ بِنُصْحِهِ اصل میں اِذَا نَصَحَ الطَّبِيبُ نَصَحَ لَكَ فَاعْمَلْ بِنُصْحِهِ ہے۔

اَمَّا: یہ حرف تفصیل ہے، یعنی اپنے ناقبل اجمال کی وضاحت کے لئے آتا ہے، یہ فعل شرط اور حرف شرط کے قائم مقام ہوتا ہے اور اس کے جواب پر فاء لازم ہے۔ جیسے مَصَافِيْفُ مِصْرَ جَمِيْلَةٌ اَمَّا الْاَسْكَندَرِيَّةُ فَاَوْفَرُهَا عُمْرَانَا وَاكْثَرُهَا سُكَّانَا اصل میں مَهْمَا يَكُنْ مِنْ شَيْءٍ فَاِلَا سْكَندَرِيَّةً اَوْ فَرُهَا عُمْرَانَا وَاكْثَرُهَا سُكَّانَا ہے۔

۶،۵: حروف نواصب و جوازم کی تفصیل بیان ہو چکی ہیں۔

۷- حروف نافیہ: یہ سات ہیں: لَمْ، لَمَّا، لَنْ، مَا، لَا، لَات، اِنْ۔ ان کی تفصیل گزر چکی ہے۔

۲- حروف غیر عاملہ کی تفصیل

- ۱- الف ۲- آل ۳- حروف عطف ۴- حروف تشبیہ ۵- حروف ایجاب
 ۶- حروف تھضیف ۷- حروف مصدریہ ۸- حروف تاکید ۹- حروف تفسیر
 ۱۰- حرف ردع ۱۱- حرف استفہام ۱۲- حرف توقع ۱۳- حروف استثناء
 ۱۴- حروف استقبال ۱۵- حروف تفصیل۔
 تفصیل یہ ہے:

الف

یہ ہمیشہ ساکن ہوتا ہے، کلمات مبنیہ کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے ذاء، ما
 یہ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

۱- استغاثہ ۲- تعجب ۳- فصل ۴- تشبیہ جیسے اَسْلِمًا

مثالیں: استغاثہ، جیسے يَا رَجُلًا لِلْفَقِيرِ، تعجب، جیسے يَا حَرًّا، فصل، جیسے
 اَنْصُرْنَا نِيْ يٰ نُوْنِ ضَمِيْرِيْ اور ثقيلہ کے درمیان فاصل ہوتا ہے۔

آل

اس کی تین قسمیں ہیں: ۱- تعریف کیلئے ۲- بمعنی الَّذِي ۳- زائدہ

تعریف کے لئے: یہ اسم مکرہ کو معرّفہ بنا دیتا ہے۔ جیسے جَاءَ نَبِيُّ التَّلْمِيْذِ (میرے
 پاس خاص طالب علم آیا۔ اس کی چار قسمیں ہیں:

۱- جنسی ۲- استفراقی ۳- عہد خارجی ۴- عہد ذہنی

۱- جنسی: یہ اپنے مدخول کی ماہیت پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے اَلرُّجُلُ خَيْرٌ مِّنْ
 اَلْمَرَاةِ (جنس مرد جنس عورت سے بہتر ہے)

۲- استفراقی: یہ اپنے مدخول کے افراد پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے اَلْحَصْدُ لِلّٰهِ مَاتِ

اَلْعَلَمِيْنَ

۳- عہد خارجی: یہ اپنے مدخول کے فرد معین یا فرد مابین متکلم و مخاطب پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے وَمَا أُنْتُمْ الرَّسُولُ فَحَدُّوهُ (جو تمہیں اللہ کا رسول دے وہ لے لو)

۴- عہد ذہنی: یہ اپنے مدخول کے فرد غیر معین پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے أَخَافُ أَنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ (میں ڈرتا ہوں کہ اسے کوئی غیر معین بھیڑیا کھا جائے گا)

آل بمعنی الذی: وہ آل ہے جو اسم فاعل اور اسم مفعول پر آتا ہے۔ جیسے حَضَرَ الْمُسَافِرُ (الذی ہو مسافر)، رَجَعَ الْجَيْشُ الْمَنْصُورُ (الذی ہو منصور) زائدہ: یہ تعریف کا فائدہ نہیں دیتا، اس کی دو صورتیں ہیں:

۱- لازمی جیسے الَّذِي، الْآنَ وغیرہ: ۲- غیر لازمی: جو اعلام پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے الْخَلِيلُ، النُّعْمَانُ

حروف عطف

یہ اپنے ماقبل اور مابعد کو ایک حکم میں شریک کرنے کے لئے آتے ہیں، ان کے ماقبل کو معطوف علیہ اور مابعد کو معطوف کہتے ہیں۔ یہ نو ہیں: واو، فاء، ثم، او، ام، لا، بل، لیکن، حتیٰ

۱- واو: یہ معطوف اور معطوف علیہ کو ایک حکم میں جمع کرنے کے لئے آتی ہے۔ جیسے تَوَلَّى الْخِلَافَةَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُثْمَانُ (ابو بکر اور عثمان خلافت کے والی بنے)

۲- فاء: یہ ترتیب مع التحقیب کے لئے آتی ہے یعنی ایک کام کے ختم ہونے کے فوراً بعد دوسرا کام کرنے کو ظاہر کرتی ہے۔ جیسے دَخَلَ الْمُدْرَسُ فَوَقَفَ التَّلَامِيذُ (مدرس داخل ہوا تو فوراً طلباء کھڑے ہو گئے)

۳- ثم: یہ ترتیب اور تراخی کیلئے آتا ہے یعنی ایک کام کے ختم ہونے کے بعد دوسرے کام کے تاخیر سے کرنے پر دلالت کرتا ہے خواہ یہ تاخیر فی الزمان ہو، خواہ فی المرتبہ۔ جیسے

خَرَجَ الشُّبَّانُ ثُمَّ الشُّيُوخُ (نوجوان نکلے پھر کچھ دیر بعد بوڑھے نکلے)

۴- او (یا): یہ دو معنوں میں آتا ہے: ۱- شک ۲- تخییر

اگر جملہ خبریہ میں ہو تو شک کا معنی دیتا ہے۔ جیسے نَقَلَ الْخَبَرَ عَلَيَّ أَوْ فَرَيْدًا (علی یا فرید نے خبر نقل کی)، اور اگر جملہ انشائیہ میں ہو تو تخنیر کا معنی دیتا ہے جیسے خُذْ رُمَانًا أَوْ تَفَاحًا (چاہے انار لے یا سیب)

۵- اَمَّ (یا): اس کی دو قسمیں ہیں: ۱- متصلہ ۲- منقطعہ

اَمَّ متصلہ: یہ دو مساوی امور میں سے ایک کی تعیین کے لئے ہمزہ استفہام کے بعد آتا ہے، جو کلمہ ہمزہ استفہام کے بعد آتا ہے وہی اس کے بعد آتا ہے، اگر ہمزہ کے بعد اسم ہو تو اَمَّ کے بعد بھی اسم آتا ہے جیسے اَكْتَابَ عِنْدَكَ اَمَّ قَلَمًا، اگر ہمزہ کے بعد فعل ہو تو اس کے بعد بھی فعل آتا ہے۔ جیسے اَنْجَحَ تَلْمِيْذًا فِي الْاِمْتِحَانِ اَمَّ رَسَبَ (طالب علم امتحان میں کامیاب ہو یا ناکام) اس کا جواب نَعَمُ یا بَلَى سے نہیں ہوتا بلکہ ایک کو متعین کرنے کے ساتھ آتا ہے، اسے اَمَّ مُعَادِلَه بھی کہتے ہیں۔

ام منقطعہ: وہ ہے، جس سے پہلے ہمزہ استفہام نہیں ہوتا اور یہ بَل کی طرح اضراب کا معنی دیتا ہے جیسے اِنَّهَا لَا بِلَّ اَمَّ شَاةٌ (بے شک وہ اونٹ بلکہ بکری ہے)

۶، ۷، ۸- بَل، لَا، لِكِنْ: بَل اضراب کے لئے آتا ہے۔ جیسے اِشْتَرَيْتُ ذَوَاةً بَلَّ قَلَمًا، لا معطوف سے حکم کی نفی کرتا ہے۔ جیسے جَاءَ السَّيِّدُ لَا خَادِمَهُ، لِكِنْ یہ استدارک کے لئے آتا ہے یعنی سابقہ جملہ سے پیدا شدہ وہم کے ازالہ کے لئے آتا ہے۔ جیسے مَا حَضَرَ الْوَلَدُ لِكِنْ اُسْتَاذُهُ

۹- حَتَّى: یہ انتہائے غایت کے لئے آتا ہے۔ جیسے فَرَّ الْجُنُودُ حَتَّى الْقَائِدُ (سپاہی بھاگے حتیٰ کہ سپہ سالار بھی)

حروف تنبیہ

یہ تین ہیں: اَلَا، اَمَّا، هَا جیسے اَلَا اِنْ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۱۳۔ اَمَّا عموماً قسم سے پہلے آتا ہے۔ جیسے اَمَّا وَاللّٰهِ لَا نَصْرَ لَنَا، هَا تَنْتُمْ اَوْلَاؤُكُمْ ۱۴۔

حروف ایجاب

یہ ہیں: نَعَمْ، بَلَى، اِیْ، جَبِيْرٌ، اَجَلٌ، جَلَلٌ

۱- نَعَمْ: یہ نفی اور اثبات دونوں کے لئے آتا ہے، اگر مثبت کلام کے جواب میں آئے تو اثبات کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے اَنْتَ تَقُوْلُ لَهٗ الصِّدِّیْقُ قَالَ: نَعَمْ (کیا تو بھی اسے صدیق کہتا ہے تو کہا ہاں) اور اگر منفی کلام کے جواب میں آئے تو نفی کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے اَلَمْ تَحْفَظْ دَرُسَكَ قَالَ نَعَمْ (کیا تو نے سبق یاد کیا تو نعم کے ساتھ اس نے سبق نہ یاد کرنے کی تصدیق کی)

۲- بَلَى: یہ اگر نفی کے جواب میں آئے تو اثبات کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے اَلَمْ تَرَ حَدِيْقَتَنَا (کیا تو نے ہمارا باغ نہیں دیکھا) قَالَ بَلَى تو معنی ہوگا کہ اس نے باغ دیکھا ہے۔ یہ اکثر نفی اور استفہام کے جواب میں آتا ہے۔

۳- اِیْ: یہ قسم سے پہلے آتا ہے۔ جیسے اِیْ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ

۴، ۵، ۶- اَجَلٌ، جَلَلٌ اور جَبِيْرٌ: یہ نعم کی طرح ہیں اور بہت کم استعمال ہوتے

ہیں۔

حروف تخصیض و توجیح

یہ وہ حروف ہیں، جو براہیختہ کرنے اور ملامت کرنے کے لئے آتے ہیں اور یہ پانچ ہیں: اَلَا، هَلَّا، اَلَا، لَوْلَا، لَوْمًا،

جب یہ حروف فعل ماضی سے پہلے آتے ہیں تو ملامت اور توجیح کے لئے ہوتے ہیں اور اگر فعل مضارع سے پہلے آئیں تو ترغیب کے لئے آتے ہیں۔ جیسے هَلَّا حَفِظْتَ دَرُسَكَ (تو نے اپنا سبق کیوں یاد نہیں کیا) لَوْلَا اجْتَهَدْتَ فِي الدَّرْسِ (تو نے علم حاصل کرنے میں کوشش کیوں نہیں کی)، یہ ملامت کے لئے ہیں لَوْمًا تُكْرِمُ الْكِبَارَ (تو بڑوں کی عزت کیوں نہیں کرتا) اَلَا تَجْتَهِدُوْنَ فِي دُرُوْسِكُمْ (اپنے سبق یاد کرنے میں تم کوشش کیوں نہیں کرتے) لَوْلَا يَعْبُدُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ۚ (اللہ تعالیٰ

ہمیں کیوں عذاب نکل دیتا ہے اس کے جوہم کہتے ہیں) ان مثالوں میں یہ حروف ترغیب کے لئے ہیں۔

حروف تفسیر

یہ دو ہیں: ۱- ائى ۲- اَن

یہ دونوں اپنے ماقبل کی وضاحت کے لئے آتے ہیں، ان کے ماقبل کو مفسر اور مابعد کو مفسر کہتے ہیں۔ جیسے اِذَا وَحْيًا إِلَىٰ اُوتِكَ مَا يُوحَىٰ ﴿١﴾ اِنْ اَقْبَلْ فِيهِ لَءَاۤءٌ اِسْ مِنْ مَّا يُوْحَىٰ مَفْسَرًا، اَنْ حَرْفِ تَفْسِيرٍ، اِقْدِفِيهِ مَفْسَرًا هُوَ مَدْنِيٌّ اِى مَنسُوبٌ اِلَى الْمَدِيْنَةِ مَدْنِيٌّ مَفْسَرٌ اِى حَرْفِ تَفْسِيرٍ مَنسُوبٌ اِلَى الْمَدِيْنَةِ مَفْسَرٌ هُوَ۔

حروف استثناء

یہ دو حروف ہیں: ۱- اِلَّا ۲- لَمَّا

۱- اِلَّا، جیسے حَضَرَ جَمِيعُ التَّلَامِيذِ فِي الدَّرْسِ اِلَّا وَاحِدًا (سب میں تمام طالب علم حاضر ہوئے سوائے ایک کے)

۲- اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيهَا حَافِظٌ ﴿٤﴾ (ہر نفس پر محافظ ہے)۔ اِنْ حَرْفِ نَفْسِي كُلِّ نَفْسٍ مَبْتَدَا لَمَّا بِمَعْنَى اِلَّا حَرْفِ اسْتِثْنَاءٍ عَلَيهَا حَافِظٌ خَبْرٌ هُوَ۔

حروف استقبال

وہ حروف جو مضارع کو مستقبل کے معنی میں کر دیتے ہیں، یہ چھ ہیں: سین،

سوف، اَنْ، لَنْ، اِنْ، هَلْ

ان کی تفصیل پہلے بیان ہو چکی ہے۔

حروف مصدریہ

یہ پانچ حروف ہیں: ۱- اَنْ ۲- مَا ۳- لَوْ ۴- اَنَّ ۵- سَكِي

یہ حروف جملہ کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں۔ اَنْ، مَا، لَوْ اور سَكِي فِعْلٌ عَلِيٌّ

داخل ہوتے ہیں، اسے مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں، اَنْ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور اسے مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے، اسے مصدر مُوَوَّل کہتے ہیں جیسے یُفْرِحُكَ اَنْ تَنْجَحَ (تیرا کامیاب ہونا تجھے خوش کرتا ہے) اِذَا صَافَتْ عَلَيْهِمُ الْاَمْرَاضُ بِمَا رَاحَبَتْ ۱ (وسیج ہونے کے باوجود ان پر زمین تنگ ہوگئی) يَوِّدُ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعْمَرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۲ (ان میں سے ہر ایک ہزار سال زندہ رہنا پسند کرتا ہے) يَسْرُنِي اَنْكَ مُطِيعٌ (تیرا اطاعت کرنا مجھے خوش کرتا ہے) ذَهَبْتُ اِلَى بَهِيْرَةَ كَيْ اَنْظَرَ ذَارَ الْعُلُوْمِ الْمُحَمَّدِيَّةِ الْغَوْثِيَّةِ (میں بھیرہ کی طرف دارالعلوم محمدیہ غوثیہ دیکھنے گیا) حروف تاکید

وہ حروف ہیں جو جملہ پر داخل ہو کر اس میں تاکید کا معنی پیدا کرتے ہیں، اور یہ پانچ ہیں:

۱- اِنَّ ۲- اَنَّ ۳- نون تاکید ۴- لام ابتدائیہ ۵- قَدْ-
تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

حرف ردع

یہ صرف ایک حرف ہے: كَلَّا، جو جھڑکنے اور ڈانٹنے کے لئے آتا ہے اور عموماً دو طرح سے استعمال ہوتا ہے:

۱- ماقبل کی تردید کے لئے، جبکہ اس پر وقف کیا جائے۔ جیسے كَلَّا اِنَّهَا لَطِي ۱
نَزَاعَةٌ لِّلشَّوْمِ ۲ (ہرگز نہیں، بے شک آگ بھڑک رہی ہوگی جو گوشت پوست کو نونوچ لے گی)

۲- حَقًّا کے معنی میں، جبکہ مابعد کے ساتھ متصل ہو۔ جیسے كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۳
(وہ یقیناً جان لیں گے)

حروف استفہام

یہ دو ہیں: ۱- ا ۲- هَلْ

ان دونوں کے ذریعہ جملہ کے مضمون کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔ جیسے اَطَّلَعَتِ الشَّمْسُ؟ هَلْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ؟ (کیا سورج طلوع ہوا) ہمزہ استفہام دو یا دو سے زائد اشیاء میں سے کسی ایک کے متعلق استفہام کے لئے بھی آتا ہے۔ جیسے اَصْبَحَا حَضَرْتُ اَم مَسَاءً (کیا تو صبح کو یا شام کو حاضر ہوا) حرف توقع

یہ صرف قَدْ ہے، یہ اگر ماضی سے پہلے آئے تو تحقیق کا معنی دیتا ہے۔ جیسے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكَّهَا۔ اور مضارع سے پہلے آئے تو کبھی تکلیل کے لئے ہوتا ہے۔ جیسے قَدْ يَجُودُ الْبَخِيلُ (کبھی بخیل بھی سخاوت کر دیتا ہے) اور کبھی توقع کے لئے۔ جیسے قَدْ يَفْقَهُ الْمَسَافِرُ اللَّيْلَةَ (آج رات مسافر کے آنے کی توقع ہے)

جملوں کی ترکیب

(مشق)

- ۱- بسم اللہ الرحمن الرحیم
- ۲- اَلَمْ يَكُنْ لَكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ
- ۳- هذا نبی کریم
- ۴- القرآن المجید کلام اللہ
- ۵- زہرہ صفراء ذبلت
- ۶- فی البستان حارس
- ۷- الذی یعجبنی فی دارالعلوم المحمدیة الغوثیة نظامہا و تعلیمہا
- ۸- یقطع القطار المسافہ من لاهور الی راولپنڈی فی ثلاث ساعات و
عشرین دقیقہ
- ۹- الریاضة تنشط الجسم
- ۱۰- تسلقت شجرة غلیظا جذعها
- ۱۱- و اذا طفت فی انحاء لاهور وجدت قصورا شامخا بنیانها
- ۱۲- ماضعت الامتعة الآ حقیبة
- ۱۳- رکت الحصان و هو متعب
- ۱۴- ابصرت الطائر فوق الغصن و سمعته یغرد تغریدا حسنا
- ۱۵- لعب الأطفال فی نشاط و عاد و امسرورین
- ۱۶- یقتتل الفلاحون علی شبر ارض یغتصبه احدہم من الآخر
- ۱۷- یا رجال اتقنوا اعمالکم
- ۱۸- یا ظا لما تبصر فی العواقب
- ۱۹- الملک کلہ للہ
- ۲۰- مشیت و سور الحدیقة
- ۲۱- رکت الزورق عینہ مع صدیقی کلہما
- ۲۲- اذہبوا انتم انفسکم الی الناظر
- ۲۳- الشجرة تنمو و تثمر
- ۲۴- الاتحبّ الاقامة فی القری؟
- ۲۵- بنفسی ہذی الارض ما اطیب الربا

۲۶- لیحرص کل انسان علی اداء واجبه

۲۷- الحمد لله قد خرجت البلاد من هذه النازلة سليمة ظافرة

۲۸- من طلب العلا من غير كد اضاع العمر في طلب المحال

۲۹- لو عرف الانسان مقداره لم يفخر المولى على عبده

۳۰- صديقي من يرد الشرعني ويرمي بالعداوة من رمانى

۳۱- وما الحسن وجه الفتى شرفاله اذا لم يكن في فعله والخلاتق

وما احسن المصطاف والمتربعا

هذا ما تيسر لي من جمع قواعد النحو و ترتيبها بفضل الله العلام

الحى القيوم الملك الوهاب والحمد لله الذى وفقنى هذا التوفيق

وارجو عنه تعالى ان يشرفها بحسن القبول واتضرع اليه بالدعاء منه

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم و تب علينا انك انت التواب

الرحيم اللهم انت فاطر السموات والارض انت و لى فى الدنيا

والآخرة توفنى مسلما والحقنى بالصلحين اللهم اغفرلى و لوالدى

ولا ساتدى و ارحمهم كما ربونى صغيرا -

اللهم اجعلها نافعة للتلاميذ المبتدين والمنتهين الذين يريدون فهم

القران والحديث واللغة ويسرلى و لهم ما قصدته و ما قصده و لا

تجعل لنا ما ناعما اردناه بتو فيك و صل وسلم دائما ابدا على

حبيب الاكرم و خليفتك الاعظم و كنزك المطلبم محمد

المصطفى و على الهه الواقفين على اسرار كتابك واصحابه الفائزين

بحكم خطابك

كان الفراغ من جمع القواعد و ترتيبها فى اليوم الحادى

والعشرين من رجب سنة ست و اربع مائة و الف من هجرة سيد

الاولين و الاخرين عليه و على الهه الطيبين الطاهرين و على ازواجه

الطَّاهِرَاتِ امهات المؤمنین و علی سائر الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِیْنَ اِجْمَعِیْنَ
ازکی التَّحِیَّاتِ و اطهر التسلیمات

وانا الراجی رحمة ربی الکریم الحافظ مُحَمَّدُ خَانُ الابدالوی
النوری من علماء دارالعلوم المحمدیة الغوثیة (بهیره) (لا زالت
ترتقی ولا برحت شمس فضلها تطلع الی ابد الابد) غفرله ولوالدیہ
و اساتذتہ و من اعانه رب العالمین ملک یوم الدین امین بجاه النبی
الکریم علیہ الصَّلوة و التسلیم

اپریل: ۲، ۱۹۸۶ء

www.kitabosunnat.com

قرآن کتاب ہدایت ہے۔
مکمل ضابطہ حیات ہے۔

قرآن ہماری ذہنی اور اخروی کامیابی کا ضامن ہے۔
قرآن کو سمجھنے اور اس عمل کرنے کی کوشش کریں۔

پیر محمد کرم شاہ رضا ازہری کی معرکہ آرا تفسیر

خوبصورت ترجمہ بہترین تفسیر

ضیاء القرآن

فہم قرآن کا بہترین ذریعہ ہے

ترجمہ: جس کے ہر لفظ سے اغماز قرآن کا حسن نظر آتا ہے
تفسیر: اہل دل کے لیے درد و سوز کا ارمغان

لاہور - کراچی
پاکستان

ضیاء القرآن پبلیشرز